ناشر
جَامعَه فاطمَة الزهرا دو نار چوک، در بھنگہ، (بہار)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
أحکام القرآن
بحوالہ
خزائن العرفان
از:
غلام سرور مصباحی
ناشر
جامعہ فاطمۃ الزہرا
دونار چوک، دربھنگہ، (بہار)

نام کتاب	:	احکام القرآن بحوالہ خزائن العرفان
مرتب	:	غلام سرور مصباحی
کمپوزنگ	:	محمد جاوید رہبر مصباحی وغلام نبی مصباحی
پروف ریڈنگ	:	محمد عرف اچھے میاں، محمد خالد خان، ،فیضان رضا،احمد رضا ، محمد حسین، عبدالقیوم، محمد کمال ۔
سن اشاعت	:	۱۴۳۵ھ/۲۰۱۴ء
تعداد	:	۱۱۰۰۔
صفحات	:	۱۵۶۔

(ملنے کا پتہ)

(۱)- المجمع الاسلامی ملت نگر مبارک پور۔
(۲)- جامعہ فاطمہ زہرہ دونار چوک در بھنگہ۔
(۳)- نوری کتاب گھر مبارک پور۔
(۴)- مجبیٰ فاؤنڈیشن سیتامڑھی۔
(۵)- ہدیٰ فاؤنڈیشن مدھوبنی۔
(۶)- حافظ ملت اکیڈمی مبارک پور۔
(۷)- فیضی کتاب گھر، مہسول چوک سیتامڑھی۔

تہدیہ

جلالۃ العلم حافظ ملت

علامہ الشاہ **عبدالعزیز** محدث مرادآبادعلیہ الرحمۃ والرضوان

(بانی الجامعۃ الاشرفیہ عربک یونیورسٹی)

و

مناظر اہل سنت شیر بہار حضرت علامہ

مفتی **محمد اسلم** رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان

(بانی جامعہ قادریہ مقصودپور)

☆...☆...☆...☆

برائے ایصال ثواب

محسن شبنم صدیقی مرحومہ
(والدہ محترمہ مولانا تحسین رضا مصباحی ناظم اعلیٰ جامعہ فاطمہ زہرا)
اللہ تعالیٰ ان کے قبر پر رحمتوں کی بارشیں برسائے

غلام سرور مصباحی

اظہارِ تشکر

اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اس نے ہماری ہدایت و رہنمائی کے لیے اپنے محبوب دانائے غیوب ﷺ پر قرآن پاک جیسی کتاب نازل فرمائی یہ وہ کتاب ہے جس میں شعبہائے حیات کے جملہ مسائل کا حل موجود ہے یہ اور بات ہے کہ ہماری نظریں وہاں تک نہیں پہنچتیں۔

یہ بھی ایک زمینی سچائی ہے کہ جن بزرگوں نے اس بحر بیکراں میں غواصی کی ہے کہ وہ نادر و نایاب موتی کے حصول سے ہمکنار ہوئے ہیں۔

علاوہ ازیں یہ فصاحت و بلاغت کے اس مقام کے پر فائز ہے جہاں تک بلغائے روزگار کی عقلیں رسائی کرنے سے قاصر نظر آتی ہیں، اعلی حضرت عظیم البرکت، نعمت من نعم اللہ، معجزۃ من معجزات النبی ﷺ، امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ اس مفہوم کی ترجمانی اس دلکش انداز میں فرماتے ہیں کہ

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منھ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

جامعہ اشرفیہ کے مبارک پور کے اکثر طلبہ اپنی دستار بندی کے پر بہار موقع پر کوئی مفید رسالہ ترجمہ و تصنیف کرتے یا ترتیب دیتے ہیں میرے دل میں بھی یہ جذبہ پیدا ہوا کہ کیوں نہ کوئی ایسی کتاب ترتیب دے دوں جا عوام و خواص کے لیے یکساں مفید ہو، اسی جذبے کی تکمیل کی خاطر میں نے اپنے احباب سے گفتگو کی تو انہوں نہ صرف یہ کہ میری حوصلہ افزائی کی بلکہ اپنی دعاؤں نوازتے ہوئے یہ مشورہ بھی دیا کہ اگر آپ "خزائن العرفان" از صدر الافاضل حضرت سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ کے جملہ مسائل کو یکجا کر کے شائع کر دیں تو لائق تحسین اور عوام کے لیے نفع بخش کارنامہ ہو گا،

پھر کیا تھا درسی مصروفیات سے وقت نکال کر خدائے ذوالجلال کا نام لے کر میں نے خزان العرفان کے مسائل کی ترتیب کا آغاز کر دیا(الابتداء منی و الاکمال من اللہ) دوران ترتیب استاد محترم حضرت مولانا حبیب اللہ بیگ مصباحی ازہری دام ظلہ نے مناسب رہنمائی فرمائی اور اپنی گراں قدر مشوروں سے نوازا، نیز عدیم الفرصتی کی باوجود ایک وقیع مقدمہ تحریر فرمایا، اللہ تعالیٰ حضرت کو جزائے خیر عطا فرمائیں۔

مصلح قوم و ملت حضرت علامہ عبد المبین نعمانی صاحب قبلہ دام ظلہ العالی نے کتاب کو جستہ جستہ دیکھا، فہرست بغور مطالعہ فرمایا اس میں موجود خامیوں کی اصلاح فرما کر کتاب کی اہمیت کو دوبالا کر دیا، اور

دعاؤں سے نوازتے ہوئے اس کتاب کا نام احکام القرآن بحوالہ خزائن العرفان رکھا، خدا کی بارگاہ میں دعا ہے حضرت کا سایہ عوام اہل سنت پر تادیر قائم ودائم رہے، آمین۔

میں بے حد ممنون و مشکور ہوں خطیب ایشیا و یورپ، حافظ احادیث کثیرہ حضرت علامہ محمد حسین صدیقی ابو الحقانی۔ (سربراہ اعلیٰ سنی جمعیۃ العلما دربھنگہ کمشنری، بہار) اور استاذ محترم سیاح امریکہ حضرت علامہ مولانا مسعود احمد برکاتی (استاذ الجامعۃ الاشرفیہ) اور حضرت علامہ نصر الحق رضوی مصباحی (خطیب و امام جامع مسجد ہلوارہ) کا جنہوں نے کتاب کے مطالعہ کے بعد دعائیہ کلمات سے نواز کر ہماری حوصلہ افزائی کی، مولیٰ تعالیٰ ان مقدس علمائے کرام کو سلامت رکھے، آمین۔

میں اپنے ان تمام دوستوں کا بھی احسان مند ہوں جنھوں نے اس راہ میں میرا ساتھ دیا بالخصوص رفیق درس مولانا محمد جاوید خان رہبر مصباحی و مولانا غلام نبی مصباحی کا جنہوں نے کتاب کی اشاعت و طباعت میں ہر طرح سے میری معاونت کی۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

بڑی ناانصافی ہوگی اگر اس موقع پر رفیق محترم حضرت مولانا تحسین رضا مصباحی (ناظم اعلیٰ جامعہ فاطمہ زہرا دونار چوک دربھنگہ، بہار) کا تذکرہ نہ کروں جنہوں نے ہر ہر قدم پر میری مدد فرمائی اور کتاب کی تکمیل میں ہر ممکن کوشش کی حتیٰ کہ طباعت کے بار گراں سے بھی مجھے آزاد کر دیا، اللہ تعالیٰ حضرت کو جزائے خیر دے اور ان کی والدہ محترمہ حجن شبنم صدیقی مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے، آمین۔

بحمد اللہ! تصحیح وطباعت کے مرحلے سے گزر کر یہ مجموعہ بنام "احکام القرآن بحوالہ خزائن العرفان" آپ کے ہاتھوں میں ہے، میں نے اس کی ترتیب میں اپنی بساط بھر کوشش صرف کی ہے پھر بھی اگر کوئی غلطی نظر آئے تو اسے اس فقیر کی غفلت پر محمول کریں اور حضرت مفسر علیہ الرحمۃ کی ذات کو اس سے پاک وصاف سمجھے، اور جہاں تک ہو سکے اس غلطی پر مطلع فرما کر علمی تعاون فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جا سکے۔

اللہ رب العزت اپنے حبیب ﷺ کے طفیل اس حقیر سی کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائیں اور عوام اہل سنت کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور فقیر کے لیے اسے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ.

احقر العباد

غلام سرور مصباحی

۱/۳/۲۰۱۴ء، بمطابق ۲۸/ربیع الآخرہ ۱۴۳۵ھ

تقریظ جلیل

مصلح قوم وملت حضرت علامہ عبدالمبین نعمانی صاحب قبلہ دام ظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نسلم علیٰ رسولہ الکریم و آلہ و صحبہ اجمعین

”احکام القرآن بحوالۂ خزائن العرفان“عزیزی مولوی غلام سرور مصباحی (سیتامڑھی) کی ایک ایمان افروز کوشش ہے انہوں نے کنزالایمان ترجمہ قرآن از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ پر لکھی گئی حضور صدر الافاضل مرادآبادی علیہ الرحمۃ والرضوان کی تفسیر خزائن العرفان کے مسائل کو یکجا کرنے کی کوشش کی ہے جو قابل قدر اور مفید ہے، اس سے ایک طرف تو حضرت مفسر علاّم علیہ الرحمۃ کے فقہی مقام کا پتہ چلے گا دوسرے یہ فائدہ بھی ہوگا کہ جو مسائل خزائن العرفان میں مختلف مقامات پر بکھرے ہوئے ہیں اور ان کو تلاش کرنا ایک مشکل کام تھا وہ اب آسان ہو جائے گا اکثر ذہن میں یہ بات رہتی ہے کہ فلاں مسئلہ تفسیر خزائن میں ہے لیکن یہ یاد رکھنا مشکل ہوتا ہے کہ کہاں ہے کیوں کہ بہت سے مسائل ضمنی طور پر آ گئے جن کو تلاش کرنا بہت مشکل تھا ضرورت اس بات کی بھی تھی کہ تمام مسائل کی کتب فقہ وتفاسیر سے تخریج بھی کی جاتی مگر بڑا جاں کاہ اور جاں گسل ہے کہیں کہیں تفصیل کی بھی ضرورت محسوس کی جاتی ہے یہ کام مؤلف موصوف نہ کر سکے مگر طرح ڈال گئے، کاش کوئی جیالا اور علم وفن کا متوالا اٹھے اور یہ کام بھی کر جائے۔

میں نے سرسری طور پر کتاب کا جائزہ لیا اور فہرست مضامین کو بغور پڑھا پوری کتاب بالاستیعاب دیکھنے کا موقع نہ ملا کہ وقت کم تھا اس کتاب کا عرس حافظ ملت علیہ الرحمہ میں آنا تھا اور عرس کو صرف ماہ باقی ہے ورنہ میں پوری کتاب دیکھتا اور اپنی معلومات کی حد تک بہت اضافہ بھی کرتا۔

مولیٰ عزّوجل عزیز موصوف کی اس سعی محمود کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے اور مزید اس طرح کے دینی علمی کاموں کی توفیق بخشے آمین بجاہ حبیبک سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین۔

محمد عبدالمبین نعمانی عفی عنہ

المجمع الاسلامی مبارک پور

۲۷/ربیع الآخرۃ ۱۴۳۵ھ

تقــریظ

حافظ احادیث کثیرہ، خطیب ایشیاو یورپ حضرت علامہ **محمد حسین صدیقی** ابوالحقانی
(سربراہ اعلیٰ سنی جمیعۃ العلما در بھنگہ کمشنری بہار)

الحمد لولیه و الصلوٰة علیٰ نبیه

اے رضا ہر کام کا ایک وقت ہے　　　　دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

"احکام القرآن بحوالۂ خزائن العرفان" بشکل مسودہ پیش نظر ہے دو چار صفحات جا بجا سے دیکھا کتاب پسند آئی، مولانا غلام سرور مصباحی نے بڑی عرق ریزی و جاں فشانی کر کے سند الاتقیا، سلطان الاصفیا، مجدد اعظم، امام اہل سنت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ و الرضوان کے ترجمۂ قرآن کنز الایمان اور مفسر قرآن، کاشف الغمہ، نعیم الامہ حضرت علامہ مفتی محمد نعیم الدین علیہ الرحمۃ کی تفسیر خزائن العرفان سے من و عن ان آیات و تفاسیر کو جمع کیا ہے جن آیتوں سے مسائل دینیہ کا استنباط ہوتا ہے، عوام و خواص سب کے لیے مفید ہے اپنی طرف سے کچھ اضافہ نہیں کیا

دور حاضر میں مسلک اعلیٰ حضرت جو مترادف ہے مسلک اہل سنت کے اسی پر قائم رہنا حقانیت کی دلیل ہے اس سے انحراف گمرہی کی علامت ہے مولانا موصوف نے اس کا بھی خیال رکھا ہے اور اپنے اکابرین کے نقش قدم کو اختیار کیا ہے۔

دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم و فضل میں اور اضافہ فرمائے اور تادم حیات مسلک اعلیٰ حضرت پر قائم رکھے ۔

فقط والسلام

محمد حسین صدیقی (ابوالحقانی)

۲۵ / فروری ۲۰۱۴ء

دعائیہ کلمات

سیاح امریکہ حضرت علامہ و مولانا مسعود احمد برکاتی صاحب قبلہ استاد الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

باسمہ تعالیٰ و تقدس

مولانا غلام سرور مصباحی جامعہ اشرفیہ مبارک پور سے امسال فارغ ہونے والے سعادت مند فاضلین میں سے ہیں ان کی سعادت مندیوں میں سے ہے کہ تفسیر خزائن العرفان از صدر الافاضل علیہ الرحمہ کے درمیان جو مسائل مختلف جگہوں پر ذکر کیے گئے تھے ان تمام مسائل کو یکجا کر دیا ہے تاکہ مسائل شرعیہ سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لیے وہ مسائل جو تیس پاروں کی تفسیر میں بکھرے ہیں وہ سو صفحے کی کتاب میں اکٹھا ہو جائیں اور مطالعہ کرنے والے حضرات کم وقت میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔ ان شاء اللہ یہ مجموعہ طباعت کے مراحل سے گزر کر عرس عزیزی میں مولانا موصوف کی دستار فضیلت کے موقع پر آپ حضرات کے ہاتھوں میں ہوگا ظاہر ہے کہ اس خدمت کے لیے مولانا موصوف نے ترجمۂ قرآن کنزالایمان اور تفسیر خزائن العرفان کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہوگا جو خود بہت بڑی سعادت مندی اور خوش نصیبی ہے کیوں کہ رب العالمین کے کلام کے ترجمہ اور اس کی پوری تفسیر کے مطالعہ کی توفیق اس کے سعادت مند بندوں کو نصیب ہوتی ہے۔

مولانا غلام سرور مصباحی زید مجدہ اس سعادت مندی پر اس ناچیز کی طرف سے مبارک باد کے مستحق ہیں رب تعالیٰ ان کی اس تالیف کو قبولیت بخشے اور مطالعہ کرنے والوں کے علم و عمل میں اضافہ کا سبب بنائے، آمین۔ مولانا کو بافیض عالم دین بنائے اور ان کے علم و عمل کی نورانیت سے عالم کو منور فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد مسعود احمد برکاتی
جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ یوپی
۲۸ر فروری ۲۰۱۴ء

تاثرگرامی

حضرت مولانا **نصر الحق** رضوی مصباحی خطیب وامام جامع مسجد ہلوارہ، لدھیانا، پنجاب

قرآن کریم ہدایت و رہ نمائی کا سرچشمہ ہے۔اس کے اصول دائمی اور ابدی ہیں۔اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ زمانے کی وسعتیں اس کے اندر سمائی ہوئی ہیں۔

قرآن کریم کی اہمیت و افادیت ہر زمانے میں مسلم رہی ہے اور رہے گی، جو باتیں صدیوں کے انسانی مشاہدات و تجربات سے معلوم ہوتی ہیں قرآن نے تجربات کی تاریکیوں سے نکال کر انہیں ہمارے سامنے لاکر رکھ دی ہیں۔ یہ قرآن کا اتنا عظیم احسان ہے جس کا شکریہ نوع انسانی ادا نہیں کرسکتی۔

چند دنوں پہلے میرے بھانجے عزیز اسعد مولانا غلام سرور مصباحی (جو فی الوقت جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں فضیلت کے طالب علم ہیں) فون پر بتایا کہ صدرالافاضل حضرت علامہ نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ کی تفسیر بنام خزائن العرفان میں جتنے مسائل مندرج ہیں ان تمام کو میں نے یکجا کرکے کتابی شکل دے دی ہے۔ سن کر بڑی مسرت ہوئی۔ عزیز موصوف کی یہ کاوش نہ صرف قابل ستائش ہے بلکہ مدارس کے طلبہ کے لیے لائق تقلید بھی۔ مجھے امید ہے کہ عوام و خواص اس سے فائدہ حاصل کریں گے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے علم و عمل میں اضافہ فرمائے اور مزید قلمی خدمات انجام دینے کی توفیق جمیل عطا فرمائے۔

محمد نصر الحق مصباحی
۲۶؍ فروری ۲۰۱۴ء

مقدمہ

حضرت علامہ و مولانا حبیب اللہ بیگ مصباحی ازہری صاحب قبلہ، استاد الجامعۃ الاشرفیہ

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی ۱۳۴۰ھ کے ترجمہ قرآن ”کنزالایمان“ اور صدر الافاضل بدرالاماثل حضرت سید نعیم الدین مرادآبادی متوفی ۱۳۶۷ھ کی تفسیر ”خزائن العرفان فی تفسیر القرآن“ کو علمی حلقوں میں کافی شہرت و مقبولیت حاصل ہے، عوام و خواص سبھی اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ اور ان شاء اللہ تا قیامت استفادہ کرتے رہیں گے۔ تاہم اس کی افادیت کو عام سے عام تر کرنے، اور آسان سے آسان بنانے کے لیے مختلف جہتوں سے کام کرنے کی ضرورت ہے، اس اہم ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے مولانا غلام سرور مصباحی (سن فراغت ۲۰۱۴ء) نے تفسیر خزائن العرفان کے منتخب مقامات کا ایک حسین گلدستہ بنام ”احکام القرآن من تفسیر خزائن العرفان“ تیار کیا۔

موصوف نے اس رسالے میں آیات احکام کو یکجا کیا، پھر کنزالایمان اور خزائن العرفان سے متعلقہ مقامات کے ترجمہ و تفسیر کو شامل کیا۔ قارئین کی سہولت کے لیے فقہی ترتیب قائم کرنے کے بجائے موجودہ ترتیب ہی کو باقی رکھا۔

اہل علم جانتے ہیں کہ فقہی احکام پر مشتمل آیات کا انتخاب اور کسی ایک تفسیر سے متعلقہ مقامات کی تفسیر کی جمع و ترتیب بڑی عرق ریزی اور جانفشانی کا کام ہے۔ موصوف دور طالب علمی کی اس اہم کاوش پر لائق ستائش بھی ہیں اور مبارک باد بھی۔

امید ہے کہ اپنا عزم سفر جاری رکھیں گے، اور وسیع پیمانے پر خدمت قرآن کے لیے خود کو تیار کریں گے، اور قرآنی موضوعات پر تحریری و تقریری خدمات دیتے رہیں گے، حدیث پاک میں ”خیر کم من تعلم القرآن و علم“ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس عظیم خدمت کو قبول فرمائے۔ اور دونوں جہاں کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین و آلہ و صحبہ اجمعین.

محمد حبیب اللہ بیگ مصباحی ازہری
جامعہ اشرفیہ مبارک پور
۲۷/ربیع الآخرۃ ۱۴۳۵ھ

پہلا پارہ

آیت: الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ۔

(آیت،۳،البقرہ:)

ترجمہ: اور وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔(کنزالایمان)

مسئلہ طبرانی و بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میت کو دفن کر کے قبر کے سرہانے سورہ بقرہ کی اول آیتیں اور پاؤں کی طرف آخری آیتیں پڑھو۔

مسئلہ گیارہویں،فاتحہ،تیجہ،چالیسواں وغیرہ بھی اس میں داخل ہے کہ وہ سب صدقات نافلہ ہیں اور قرآن پاک اور کلمہ شریف کا پڑھنا نیکی کے ساتھ اور نیکی ملا کر اجر وثواب بڑھاتا ہے۔

مسئلہ ''مِمَّا'' میں ''من'' تبعیضیہ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ انفاق میں اسراف ممنوع ہے یعنی انفاق خواہ اپنے نفس پر ہو یا اپنے اہل پر یا کسی اور پر اعتدال کے ساتھ ہو اسراف نہ ہونے پائے، ''رَزَقْنَاهُمْ'' کی تقدیم اور رزق کو اپنی طرف نسبت فرما کر ظاہر فرمایا کہ مال تمہارا پیدا کیا ہوا نہیں، ہمارا عطا فرمایا ہوا ہے اس کو اگر ہمارے حکم سے ہماری راہ میں خرچ نہ کرو تو تم نہایت ہی بخیل ہو اور یہ بخل نہایت قبیح۔

(آیت) وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ. (آیت ۴،البقرہ)

ترجمہ: اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں۔(کنزالایمان)

مسئلہ جس طرح قرآن پاک پر ایمان لانا ہر مکلف پر فرض ہے اسی طرح کتب سابقہ پر ایمان لانا بھی ضروری ہے جو اللہ تعالی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قبل انبیاء علیہم السلام پر نازل فرمائیں البتہ ان کے جو احکام ہماری شریعت میں منسوخ ہو گئے ان پر عمل درست نہیں مگر ایمان ضروری ہے، مثلا ،پچھلی شریعتوں میں بیت المقدس قبلہ تھا اس پر ایمان لانا تو ہمارے لیے ضروری ہے مگر عمل یعنی

نماز میں بیت المقدس کی طرف منھ کرنا جائز نہیں منسوخ ہوچکا۔

مسئلہ قرآن کریم سے پہلے جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے انبیا پر نازل ہوا ان سب پر اجمالاً ایمان فرض عین ہے اور قرآن شریف پر تفصیلاً فرض کفایہ ہے لہٰذا عوام پر اس کی تفصیلات کے علم کی تحصیل فرض نہیں جب کہ علما موجود ہوں جنھوں نے اس کی تحصیل علم میں پوری جد و جہد صرف کی ہو۔

(آیت) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ.

(آیت۶،البقرہ)

ترجمہ: بیشک وہ جنکی قسمت میں کفر ہے انہیں برابر ہے چاہے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں۔(کنزالایمان)

مسئلہ اگر قوم پند پذیر نہ ہو تب بھی ہادی کو ہدایت کا ثواب ملے گا اس آیت میں حضور ﷺ کی تسکین خاطر ہے کہ کفار کے ایمان نہ لانے سے آپ مغموم نہ ہوں آپ کی سعیٔ تبلیغ کامل ہے اس کا اجر ملے گا محروم تو یہ بد نصیب ہیں جنہوں نے آپ کی اطاعت نہ کی، کفر کے معنی اللہ تعالیٰ کے وجود یا اس کی وحدانیت یا کسی نبی کی نبوت یا ضروریات دین سے کسی امر کا انکار یا کوئی ایسا فعل جو عند الشرع انکار کی دلیل ہو کفر ہے۔

(آیت) يُخَادِعُونَ اللهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ .

(آیت۹،البقرہ)

ترجمہ:فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے ہیں مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جتنے فرقے ایمان کا دعوی کرتے ہیں اور کفر کا اعتقاد رکھتے ہیں سب کا یہی حکم ہے کہ کافر خارج از اسلام ہیں، شرع میں ایسے کو منافق کہتے ہیں ان کا ضرر کھلے کافروں سے زیادہ ہے۔

(آیت) فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ.

(آیت۱۰،البقرہ)

ترجمہ: ان کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی اور ان کے لیے

دردناک عذاب ہے بدلہ ان کے جھوٹ کا۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ تقیہ بڑا عیب ہے جس مذہب کی بنا تقیہ پر ہو وہ باطل ہے تقیہ والے کا حال قابل اعتماد نہیں ہوتا، توبہ نا قابل اطمنان ہوتا ہے اس لیے علما نے فرمایا "لا تقبل توبة الزندیق"۔

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جھوٹ حرام ہے اس پر عذاب الٰہی مرتب ہوتا ہے۔

(آیت) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ.

(آیت ۱۱، البقرہ)

ترجمہ: اور جو ان سے کہا جائے زمین مین فساد نہ مچاؤ تو کہتے ہیں ہم تو سنور نے والے ہیں۔(کنزالایمان)

مسئلہ کفار سے میل جول ان سے خاطر دین میں ملاہنت اور باطل کے ساتھ تملق و چاپلوسی اور ان کی اکوشی کے لیے صلح کلی بن جانا اور اظہار حق کے سے باز رہنا شان منافق اور حرام ہے اسی کو منافقین کا فساد فر،مایا گیا آکل بہت لوگوں نے شیوہ کر لیا ہے ہے کہ جس جلسہ میں گئے ویسے ہی ہو گئے اسلام میں اسی کی ممانعت ہے ظاہر و باطن۔

(آیت) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَكِنْ لَا يَعْلَمُونَ (آیت ۱۳، البقرہ)

ترجمہ: اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں سنتا ہے، وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں۔(کنزالایمان)

مسئلہ آمنوا کما آمن سے ثابت ہوا کہ صالحین کا اتباع محمود و مطلوب ہے۔

مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ مذہب اہل سنت حق ہے کیوں کہ اس میں صالحین کا اتباع ہے۔

مسئلہ باقی تمام فرقے صالحین سے منحرف ہیں لہذا گمراہ ہیں۔

مسئلہ بعض علما نے اس آیت کو زندیق کی توبہ مقبول ہونے کی دلیل قرار دیا۔(بیضاوی)

زندیق وہ ہے جو نبوت کا مقر ہو، شعائر اسلام کا اظہار کرے اور باطن میں ایسے عقیدے رکھے جو باالاتفاق کفر ہوں یہ بھی منافقوں میں داخل ہے۔

(آیت) وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ

إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِؤُنَ . (آیت ۴، البقرہ)

ترجمہ: اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے، اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں تو کہیں ہم تمھارے ساتھ ہیں، ہم تو یونہی ہنسی کرتے ہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ انبیا علیہم السلام اور دین کے ساتھ استہزاو تمسخر کفر ہے۔

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام و پیشوایان دین کا تمسخر اڑانا کفر ہے۔

(آیت) أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ. (آیت ۱۶، البقرہ)

ترجمہ : یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی توان کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سودے کی راہ جانتے ہی نہ تھے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے بیع تعاطی کا جواز ثابت ہوا یعنی خرید و فروخت کے الفاظ کہے بغیر محض رضامندی سے ایک چیز کے بدلے دوسری چیز لینا جائز ہے۔

(آیت) يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (آیت ۲۰، البقرہ)

ترجمہ: بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں اچک لے جائے گی جب کچھ چمک ہوئی اس میں چلنے لگے اور جب اندھیرا ہوا کھڑے رہ گئے اور اللہ چاہتا تو ان کے کان اور آنکھیں لے جاتا بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اسباب کی تاثیر مشیت الٰہی کے ساتھ مشروط کہ بغیر مشیت تنہا اسباب کچھ نہیں کر سکتے۔

مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ مشیت اسباب کے محتاج نہیں، وہ بے سبب جو چاہے کر سکتا ہے۔

مسئلہ باری تعالی کے لیے جھوٹ اور تمام عیوب محال ہیں اسی لیے قدرت کو ان سے کچھ واسطہ نہیں۔

(آیت) يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ. (آیت ۲۱، البقرہ)

ترجمہ: اے لوگو اپنے رب کو پوجو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا یہ امید کرتے

ہوئے کہ تمہیں پرہیز گاری ملے۔(کنزالایمان)

مسئلہ کفار عبادت کے مامور ہیں جس طرح بے وضو ہونا نماز کے فرض ہونے کا مانع نہیں،اسی طرح کافر ہونا وجوب عبادت کو منع نہیں کرتا اور جیسے بے وضو شخص پر نماز کی فرضیت رفع حدث لازم کرتی ہے ایسے ہی کافر پر کہ وجوب عبادت سے ترک کفر لازم آتا ہے۔

(آیت) فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ. (آیت ۲۴،البقرہ)

ترجمہ: پھر اگر نہ لاسکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لاسکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار رکھی ہے کافروں کے لیے۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے

مسئلہ یہ بھی اشارہ ہے کہ مومنین کے لیے بکرمہ تعالیٰ خلود نار یعنی ہمیشہ جہنم میں رہنا نہیں۔

(آیت) وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ .(آیت ۲۵۔البقرہ)

ترجمہ: اور خوشخبری دے انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا(صورت دیکھ کر) کہیں گے یہ تو وہی رزق ہے جو ہمیں پہلے ملا تھا اور وہ(صورت میں)ملتا جلتا انہیں دیا گیا ان کے لیے ان باغوں میں ستھری بیبیاں ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔(کنزالایمان)

مسئلہ عمل صالح کا ایمان پر عطف دلیل ہے اس کی کہ عمل جزو ایمان نہیں۔

مسئلہ یہ بشارت مومنین صالحین کے لیے بلا قید ہے اور گنہ گاروں کو جو بشارت دی گئی ہے وہ مقید بمشیت الٰہی ہے کہ چاہے از راہ کرم معاف فرمائے چاہے گناہوں کی سزا دے کر جنت عطا کرے۔(مدارک)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جنت واہل جنت کے لیے فنا نہیں۔

(آیت) هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ. (آیت ۲۹،البقرہ)

ترجمہ: وہی ہے جس نے تمھارے لیے بنایا جو کچھ زمین میں ہے پھر آسمان کی طرف استوا (قصد) فرمایا تو ٹھیک سات آسمان بنائے اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ کرخی و ابو بکر رازی وغیرہ نے خلق لکم کو قابل انتفاع اشیا کے مباح الاصل ہونے کی دلیل قرار دی ہے۔

(آیت) وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ. (آیت ۳۰،البقرہ)

ترجمہ: اور یاد کرو جب تمھارے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں بولے کیا ایسے کو نائب کرے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا اور خونریزیاں کرے گا اور ہم تجھے سراہتے ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی بولتے ہیں فرمایا مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے ۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس میں بندوں کو تعلیم ہے کہ وہ کام سے پہلے مشورہ کیا کریں اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کو مشورہ کی حاجت ہو۔

(آیت) وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هٰؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (آیت ۳۱،البقرہ)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ آدم کو تمام اشیا کے نام سکھائے پھر سب اشیا کو ملائکہ پر پیش کر کے فرمایا سچے ہو تو انکے نام بتاؤ۔(کنزالایمان)

مسئلہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے ملائکہ پر افضل ہونے کا سبب، علم ظاہر فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ علم اسماء خلوت اور تنہائیوں کی عبادت سے افضل ہے۔

مسئلہ آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ انبیا علیہم السلام، ملائکہ سے افضل ہیں۔

(آیت) قَالَ يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ (آیت ۳۳،البقرہ)

ترجمہ: فرمایا اے آدم بتا دے انہیں سب (اشیا) کے نام تو جب اس نے یعنی (آدم نے) انہیں سب کے نام بتا دیے فرمایا میں نہ کہتا تھا کہ میں جانتا ہوں آسمانوں اور زمین کی سب چھپی چیزیں اور

میں جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے انسان کی شرافت اور علم کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف تعلیم کی نسبت کرنا صحیح ہے اگرچہ اس کو معلم نہ کہا جائے گا کیوں کہ معلم پیشہ ور تعلیم دینے والے کو کہتے ہیں۔

مسئلہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جملہ لغات اور کل زبانیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔

مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ ملائکہ کے علوم و کمالات میں زیادتی ہوتی ہے۔

(آیت) وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ (آیت ۳۴، البقرہ)

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا۔

مسئلہ سجدہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک سجدۂ عبادت جو بقصد پرستش کیا جاتا ہے دوسرا سجدۂ تحیت جس سے مسجود کی تعظیم منظور ہوتی ہے نہ کہ عبادت۔

مسئلہ سجدۂ عبادت اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے کسی اور کے لیے نہیں ہو سکتا نہ کسی شریعت میں کبھی جائز ہوا یہاں جو مفسرین سجدۂ عبادت مراد لیتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ سجدہ خاص اللہ تعالیٰ کے لیے تھا اور حضرت آدم علیہ السلام قبلہ بنائے گئے تھے تو وہ مسجود الیہ تھے نہ کہ مسجود لہ مگر یہ قول ضعیف ہے کیوں کہ اس سجدہ سے حضرت آدم علیہ السلام کا فضل و شرف ظاہر فرمانا مقصود تھا، اور مسجود الیہ کا ساجد سے افضل ہونا کچھ ضروری نہیں، جیسا کہ کعبۂ معظّمہ حضور سید انبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قبلہ و مسجود الیہ ہے باوجود کہ حضور اس سے افضل ہیں، دوسرا قول یہ ہے کہ یہاں سجدۂ عبادت نہ تھا سجدۂ تحیت تھا اور خاص حضرت آدم علیہ السلام کے لیے تھا زمین پر پیشانی رکھ کر تھا نہ کہ صرف جھکنا یہی قول صحیح ہے اور اسی پر جمہور ہیں۔ (مدارک)

مسئلہ سجدۂ تحیت پہلی شریعتوں میں جائز تھا ہماری شریعت میں منسوخ کیا گیا اب کسی کے لیے جائز نہیں ہے کیوں کہ جب حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کا ارادہ کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مخلوق کو نہ چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ کرے۔ (مدارک) ملائکہ میں سب سے پہلے سجدہ کرنے والے حضرت جبرئیل ہیں پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر

عزرائیل پھر اور ملائکہ مقربین یہ سجدہ جمعہ کے روز وقت زوال سے عصر تک کیا گیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ملائکہ مقربین سو برس اور ایک قول میں پانچ سو برس سجدہ میں رہے شیطان نے سجدہ نہ کیا اور براہ تکبر یہ اعتقاد کرتا رہا کہ وہ حضرت آدم سے افضل ہے اس کے لیے سجدہ کا حکم معاذاللہ تعالی خلاف حکمت ہے اس اعتقاد باطل سے وہ کافر ہو گیا۔

مسئلہ آیت میں دلالت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام فرشتوں سے افضل ہیں کہ ان سے انہیں سجدہ کرایا گیا۔

مسئلہ تکبر نہایت قبیح ہے اس سے کبھی متکبر کی نوبت کفر تک پہنچتی ہے۔ (بیضاوی)

(آیت) وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ. (آیت ۳۵، البقرہ)

ترجمہ: اور ہم نے فرمایا اے آدم تو اور تیری بیوی اس جنت میں رہو اور کھاؤ اس میں سے بے روک ٹوک جہاں تمہارا جی چاہے مگر اس پیڑ کے پاس نہ جانا کہ حد سے بڑھنے والوں میں ہو جاؤ گے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ انبیا علیہم السلام کو ظالم کہنا اہانت و کفر ہے جو کہے وہ کافر ہو جائے گا اللہ تعالی مالک و مولی ہے جو چاہے فرمائے اس میں ان کی عزت ہے دوسرے کی کیا مجال کہ خلاف ادب کلمہ زبان پر لائے اور خطاب حضرت حق کو اپنی جرأت کے لیے سند بنائے ہمیں تعظیم و توقیر اور ادب و طاعت کا حکم فرمایا، ہم پر یہی لازم ہے۔

(آیت) فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (آیت ۳۷، البقرہ)

ترجمہ: پھر سیکھ لیے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی بے شک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔ (کنزالایمان)

طبرانی و حاکم و ابو نعیم و بیہقی نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعًا روایت کی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام پر عتاب ہوا تو آپ فکر توبہ میں حیران تھے اس پریشانی کے عالم میں یاد آیا کہ وقت پیدائش میں نے سر اٹھا کر دیکھا تھا کہ عرش پر لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں سمجھا تھا کہ بارگاہِ

الٰہی میں وہ رُتبہ کسی کو میسر نہیں جو حضرت محمد ﷺ کو حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام اپنے نام اقدس کے ساتھ عرش پر مکتوب فرمایا لہذا آپ نے اپنی دعا میں "رَبَّنَا ظَلَمْنَا "الآیہ" کے ساتھ یہ عرض کیا "اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ "ابن منذر کی روایت میں یہ کلمے ہیں۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ بِجَاہِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَكَرَامَتِہٖ عَلَیْكَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ خَطِیْئَتِیْ "یعنی یارب میں تجھ سے تیرے بندۂ خاص محمد مصطفیٰ ﷺ کے جاہ و مرتبت کے طفیل میں اور اس کرامت کے صدقہ میں جو انہیں تیرے دربار میں حاصل ہے مغفرت چاہتا ہوں یہ دعا کرنی تھی کہ حق تعالیٰ نے ان کی مغفرت فرمائی۔

مسئلہ اس روایت سے ثابت ہوا کہ مقبولان بارگاہ کے وسیلہ سے دعا بحق فلاں اور بجاہ فلاں کہہ کر مانگنا جائز اور حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔

مسئلہ اللہ تعالیٰ پر کسی کا حق واجب نہیں ہوتا لیکن وہ اپنے مقبولوں کو اپنے فضل و کرم سے حق دیتا ہے اسی تفضلی حق کے وسیلے سے دعا کی جاتی ہے صحیح احادیث سے یہ حق ثابت ہے جیسے وارد ہوا "من آمن باللہ و رسولہ و اقام الصلوۃ و صام رمضان کان حقا علی اللہ ان یدخل الجنۃ" حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ دسویں محرم کو قبول ہوئی، جنت سے اخراج کے وقت اور نعمتوں کے ساتھ عربی زبان بھی آپ سے سلب کر لی گئی بجائے اس کے زبان مبارک پر سریانی جاری کر دی گئی تھی قبول توبہ کے بعد پھر عربی زبان عطا ہوئی۔(فتح العزیز)

مسئلہ توبہ کی اصل رجوع الی اللہ ہے اس کے تین رکن ہیں ایک اعتراف جرم، دوسرے ندامت، تیسرے عزم ترک اگر گناہ قابل تلافی ہو تو اس کی تلافی بھی لازم ہے، مثلاً تارک صلوۃ کی توبہ کے لیے پچھلی نمازوں کی قضا پڑھنا بھی ضروری ہے، توبہ کے بعد حضرت جبرئیل نے زمین کے تمام جانوروں میں حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت کا اعلان کیا اور سب پر ان کی فرماں برداری لازم ہونے کا حکم سنایا، سب نے قبول اطاعت کا اظہار کیا۔(فتح العزیز)

(آیت) یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِیْۤ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ (آیت ۴۰، البقرہ)

ترجمہ: اے یعقوب کی اولاد یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا اور میرا عہد پورا کرو میں

تمھارا عہد پورا کروں گا اور خاص میرا ہی ڈر رکھو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت میں شکر و نعمت اور وفا عہد کے واجب ہونے کا بیان ہے اور یہ بھی کہ مومن کو چاہیے کہ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے۔

(آیت) وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ آتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِين. (آیت ۴۳، البقرہ)

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ جماعت کی ترغیب بھی ہے، حدیث شریف میں ہے، جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

(آیت) وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنْجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُون .

(آیت ۵۰، البقرہ)

ترجمہ: اور جب ہم نے تمھارے لیے دریا پھاڑ دیا تو تمہیں بچا لیا اور فرعون والوں کو تمھاری آنکھوں کے سامنے ڈبو دیا۔ (کنزالایمان)

جس دن فرعونیوں کو غرق کیا گیا وہ دن عاشورہ کا تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن شکر کا روزہ رکھا، یہود حضور کے زمانے سے اس دن کا روزہ رکھتے تھے، حضور نے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اس دن کا روزہ رکھا اور فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فتح کی خوشی منانے اور اس کی شکر گزاری کرنے کے ہم یہود سے زیادہ حقدار ہیں۔

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ عاشورہ کا روزہ سنت ہے۔

مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیا پر جو انعام الٰہی ہوا اس کی یادگار قائم کرنا اور شکر بجالانا مسنون ہے۔

مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے امور میں دن کا تعین کرنا سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔

مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاے کرام کی یادگار اگر کفار بھی قائم کرتے ہوں جب بھی اس کو نہ چھوڑا جائے گا۔

(آیت) ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُون (آیت ۵۲، البقرہ)

ترجمہ: پھر اس کے بعد ہم نے تمہیں معافی دی کہ کہیں تم احسان مانو۔

مسئلہ شرک سے مسلمان مرتد ہو جاتا ہے۔

مسئلہ مرتد کی سزا قتل ہی ہے کیوں کہ اللہ تعالی سے بغاوت، قتل و خونریزی سے سخت تر جرم ہے۔

(آیت) وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوا إِلَىٰ بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (آیت ۵۴، البقرہ)

ترجمہ: اور جب موسی نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تم نے بچھڑا بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع لاؤ تو آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو یہ تمھارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمھارے لیے بہتر ہے، تو اس نے تمھاری توبہ قبول کی بے شک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے شان انبیا علیہم السلام معلوم ہوتی ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام سے "لن نومن لك" کہنے کی شامت میں بھی اسرائیل ہلاک کیے گئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے عہد والوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ انبیا علیہم السلام کی جناب میں ترک ادب غضب الٰہی کا باعث ہوتا ہے اس سے ڈرتے رہیں۔

مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالی اپنے مقبولان بارگاہ کی دعا سے مردے زندہ فرماتا ہے۔

(آیت) وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ. (آیت ۵۸، البقرہ)

ترجمہ: اور جب ہم نے فرمایا اس بستی میں جاؤ پھر اس میں جہاں چاہو ر ہو، بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں، ہم تمھاری خطائیں بخش دیں گے اور قریب ہے نیکی والوں کو اور زیادہ دیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ آیت سے معلوم ہوا کہ کہ زبان سے استغفار کرنا اور بدنی عبادت، سجدہ وغیرہ بجالانا توبہ کا متمم ہے۔

مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ مشہور گناہ کی توبہ باعلان ہونی چاہیے۔

مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ مقامات متبرکہ جو رحمت الٰہی کے مورد ہوں وہاں توبہ کرنا اور اطاعت بجالانا ثمرات نیک اور سرعت قبول کا سبب ہوتا ہے، (فتح العزیز) اسی لیے صالحین کا دستور

رہاہے کہ انبیاواولیا کے موالد و مزارات پر حاضر ہوکر استغفار وطاعت بجالاتے ہیں عرس وزیارت میں بھی یہ فائدہ متصور ہے۔

(آیت) فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۔ (آیت ۵۹،البقرہ)

ترجمہ: توظالموں نے اور بات بدل دی جو فرمائی گئی تھی اس کے سوا تو ہم نے آسمان سے ان پر عذاب اتارابدلہ ان کی بے حکمی کا۔(کنزالایمان)

مسئلہ حدیث میں ہے کہ طاعون پچھلی امتون کے عذاب کا بقیہ ہے جب تمھارے شہر میں واقع ہو وہاں سے نہ بھاگو، دوسرے شہر میں ہو تو وہاں نہ جاؤ۔

مسئلہ صحیح حدیث میں ہے کہ جو لوگ مقام وبا میں رضائے الٰہی پر صابر رہیں اگر وہ وبا سے محفوظ رہیں جب بھی انہیں شہادت کا ثواب ملے گا۔

(آیت) قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ۔ (آیت ۷۰،البقرہ)

ترجمہ: بولے اپنے رب سے دعا کیجیے کے ہمارے لیے صاف بیان کرے وہ گائے کیسی ہے بے شک گایوں میں ہم کو شبہ پڑ گیا اور اللہ چاہے تو ہم راہ پائیں گے۔(کنزالایمان)

مسئلہ ہر کام میں انشاءاللہ کہنا مستحب اور باعث برکت ہے۔

(آیت) قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَا شِيَةَ فِيهَا قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ۔ (آیت ۷۱،البقرہ)

ترجمہ: کہاوہ فرماتا پر کہ وہ ایک گائے ہے جس سے خدمت نہیں لی جاتی کہ زمین جوتے اور نہ کھیتی کو پانی دے بے عیب ہے جس میں کوئی داغ نہیں بولے اب آپ ٹھیک بات لائے تو اسے ذبح کیا اور (ذبح) کرتے معلوم نہ ہوتے تھے۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جو اپنے عیال کو اللہ کے سپرد کرے اللہ تعالیٰ اس کی ایسی عمدہ پرورش فرماتا ہے۔

مسئلہ جو اپنا مال اللہ کے بھروسے پر اس کی امانت میں دے اللہ اس میں برکت دیتا ہے۔

مسئلہ والدین کی فرماں برداری اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

مسئلہ غیبی فیض، قربانی وخیرات کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

مسئلہ راہ خدا میں نفیس مال دینا چاہیے گائے کی قربانی افضل ہے۔

(آیت) فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا كَذَٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ. (آیت ۷۳، البقرہ)

ترجمہ: توہم نے فرمایا اس مقتول کو اس گائے کا ٹکڑا مارو اللہ یونہی مردے جلائے گا اور تمھیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے کہ کہیں تمھیں عقل ہو۔(کنزالایمان)

مسئلہ قاتل، مقتول کی میراث سے محروم رہے گا۔

مسئلہ لیکن اگر عادل نے باغی کو قتل کیا یا کسی حملہ آور نے جان بچانے کے لیے مدافعت کی اس میں وہ قتل ہو گیا تو مقتول کی میراث سے محروم نہ ہو گا۔

(آیت) وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ مُعْرِضُونَ. (آیت ۸۳، البقرہ)

ترجمہ: اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے، اور لوگون سے اچھی بات کہو اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو پھر تم پھر گئے مگر تم میں کہ تھوڑے، اور تم روگرداں ہو۔(کنزالایمان)

مسئلہ اگر والدین اپنی خدمت کے لیے نوافل چھوڑنے کا حکم دیں تو چھوڑ دے ان کی خدمت نفل سے مقدم ہے۔

مسئلہ واجبات والدین کے حکم سے ترک نہیں کیے جا سکتے والدین کے ساتھ احسان کے طریقہ جو احادیث سے ثابت ہیں یہ ہیں کہ تہِ دل سے ان کے ساتھ محبت رکھے رفتار وگفتار میں، نشست وبرخاست میں ادب لازم جانے، ان کی شان میں تعظیم کے لفظ کہے ان کو راضی کرنے کی سعی کرتا رہے اپنے نفیس مال کو ان سے نہ بچائے ان کے مرنے کے بعد ان کی وصیتیں جاری کرے ان کے لیے فاتحہ، صدقات اور تلاوت قرآن سے ایصال ثواب کرے، اللہ تعالیٰ سے

ان کی مغفرت کی دعا کرے، ہفتہ وار ان کی قبر کی زیارت کرے۔(فتح العزیز)والدین کے ساتھ بھلائی کرنے میں یہ بھی داخل ہے کہ اگر وہ گناہوں کے عادی ہوں یا کسی بدمذہبی میں گرفتار ہوں تو ان کو بہ نرمی اصلاح وتقویٰ اور عقیدہ حقہ کی طرف لانے کی کوشش کرتا رہے۔(خازن)

(آیت) ثُمَّ أَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِنْ يَأْتُوكُمْ أُسَارَى تُفَادُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ. (آیت ۸۵،البقرہ)

ترجمہ: پھر یہ ہو جو تم اپنے کو قتل کرنے لگے اور اپنے میں سے ایک گروہ کو ان کے وطن سے نکالتے ہو ان پر مدد دیتے ہو (ان کے مخالف کو) گناہ اور زیادتی میں اور اگر وہ قیدی ہو کر تمھارے پاس آئیں تو بدلہ دے کر چھڑا لیتے ہو اور ان کا نکالنا تم پر حرام ہے تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو، تو جو تم میں ایسا کرے اس کا بدلہ کیا ہے، مگر یہ کہ دنیا میں رسوا ہو اور قیامت میں سخت تر عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے اور اللہ تمھارے کوتکوں (کاموں) سے بے خبر نہیں۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ظلم وحرام پر امداد کرنا بھی حرام ہے۔

مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ حرام قطعی کو حلال جاننا کفر ہے۔

مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ کتاب الٰہی کے ایک حکم کا نہ ماننا بھی ساری کتاب کا نہ ماننا اور کفر ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ کسی کی طرفداری میں دنیا کی مخالفت کرنا علاوہ اخروی عذاب کے دنیا میں بھی ذلت ورسوائی کا باعث ہوگا۔

(آیت) وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ. (آیت۸۹،البقرہ)

ترجمہ: اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب آئی جو ان کے ساتھ والی کتاب کی تصدیق

فرماتی ہے اور اس سے پہلے اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مقبولان حق کے وسیلہ سے دعا قبول ہوتی ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور سے قبل جہان میں حضور کی تشریف آواری کا شہرہ تھا اس وقت بھی حضور کے وسیلہ سے خلق کی حاجت روائی ہوتی تھی۔

(آیت) بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ أَنْ يَكْفُرُوا بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا أَنْ يُنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ فَبَاءُوا بِغَضَبٍ عَلَى غَضَبٍ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُهِينٌ. (آیت ۹۰،البقرہ)

ترجمہ: کس برے مولوں انہوں نے اپنی جانوں کو خریدا کہ اللہ اتارے سے منکر ہو، اس کی جلن سے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے جس بندے پر چاہے وحی اتارے، تو غضب پر غضب کے سزاوار ہوئے اور کافروں کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ حسد حرام اور محرومیوں کا باعث ہے۔

(آیت) وَلَنْ يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ.

(آیت ۹۵،البقرہ)

ترجمہ: اور ہر گز کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے ان بداعمالیوں کے سبب جو آگے کر چکے اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو۔(کنزالایمان)

مسئلہ موت کی محبت اور لقائے پروردگار کا شوق اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر نماز کے بعد دعا فرماتے "اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلك و وفاۃ ببلد رسولك" یارب مجھے اپنی راہ میں شہادت اور اپنے رسول کے شہر میں وفات نصیب فرما، بالعموم تمام صحابہ کبار اور بالخصوص شہدائے بدر واحد اور اصحاب بیعت رضوان موت فی سبیل اللہ کی محبت رکھتے تھے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لشکر کفار کے سردار رستم بن فرخ زاد کے پاس جو خط بھیجا اس میں تحریر فرمایا تھا "ان معنا قوم یحبون الموت کما یحب اعاجم الخمر" یعنی میرے ساتھ ایسی قوم ہے جو موت کو اتنا محبوب رکھتی ہے جتنا عجمی شراب کو اس میں لطیف اشارہ

تھا کہ شراب کی ناقص مستی کو محبت دنیا کے دیوانے پسند کرتے ہیں اور اہل اللہ موت کو محبوب حقیقی کے وصال کا ذریعہ سمجھ کر محبوب جانتے ہیں۔ فی الجملہ اہل ایمان آخرت کی رغبت رکھتے ہیں اور اگر طول حیات کی تمنا بھی کریں تو وہ اس لیے ہوتی ہے کہ نیکیاں کرنے کے لیے کچھ اور عرصہ مل جائے جس سے آخرت کے لیے ذخیرہ سعادت زیادہ کر سکیں اگر گذشتہ ایام میں گناہ ہوئے ہیں تو ان سے توبہ واستغفار کرلیں۔

مسئلہ صحاح ستہ کی حدیث میں ہے کوئی دنیوی مصیبت سے پریشان ہو کر موت کی تمنا نہ کرے اور در حقیقت حوادث دنیا سے تنگ آکر موت کی دعا کرنا، صبر و رضا، تسلیم و توکل کے خلاف و ناجائز ہے

(آیت) وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ. (آیت ۱۰۲، البقرہ)

ترجمہ: اور اس کے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتا تھے سلطنت سلیمان کے زمانے میں اور سلیمان نے کفر نہ کیا، ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور وہ (جادو) جو بابل میں دو فرشتوں، ہاروت اور ماروت پر اترا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم نری آزمائش ہیں تو اپنا ایمان نہ کھو تو ان سے سیکھتے وہ جس سے جدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں اور اس سے ضرر نہیں پہنچا سکتے کسی کو، مگر خدا کے حکم سے۔ اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے گا نفع نہ دے گا اور بے شک ضرور انہیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور بے شک کیا بری چیز ہے وہ جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانیں بیچیں کسی طرح انہیں علم ہوتا۔ (کنزالایمان)

مسئلہ جو سحر (جادو) کفر ہے اس کا عامل مرد ہے تو قتل کر دیا جائے گا۔

مسئلہ جو سحر کفر نہیں مگر اس سے جانیں ہلاک کی جاتی ہیں اس کا عامل قطاع طریق (ڈاکو) کے حکم میں ہے مرد ہو یا عورت۔

مسئلہ جادوگر کی توبہ قبول ہے۔ (مدارک)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور تاثیر اسباب تحت مشیت ہے۔

(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ . (آیت ۱۰۴، البقرہ)

ترجمہ: اے ایمان والوں! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو، اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ انبیا کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔

مسئلہ دربار انبیا میں آدمی کو ادب کے اعلیٰ مراتب کا لحاظ لازم ہے۔

مسئلہ للکافرین میں اشارہ میں ہے کہ انبیا علیہم السلام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے۔

(آیت) مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (آیت ۱۰۶، البقرہ)

ترجمہ: جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ جس طرح آیت دوسری آیت سے منسوخ ہوتی ہے اسی طرح حدیث متواتر سے بھی (منسوخ) ہوتی ہے۔

مسئلہ نسخ کبھی صرف تلاوت کا ہوتا ہے، کبھی صرف حکم کا، کبھی تلاوت اور حکم دونوں کا۔ بیہقی نے ابوامامہ سے روایت کی کہ ایک انصاری صحابی شب کو تہجد کے لیے اٹھے اور سورہ فاتحہ کے بعد جو سورہ ہمیشہ پڑھا کرتے تھے اس کو پڑھنا چاہا لیکن وہ بالکل یاد نہ آئی اور سوائے بسم اللہ کے کچھ نہ پڑھ سکے صبح کو دوسرے صحابہ سے اس کا ذکر کیا ان حضرات نے فرمایا ہمارا بھی یہی حال ہے وہ سورت ہمیں بھی یاد تھی اور اب ہمارے حافظہ میں بھی نہ رہی سب نے سید عالم ﷺ کی

خدمت میں واقعہ عرض کیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا آج شب وہ سورت اٹھالی گئی اس کے حکم و تلاوت دونوں منسوخ ہوئے جن کاغذوں پر وہ لکھیں گئی تھی ان پر نقش تک باقی نہ رہا۔

(آیت) أَمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَسْأَلُوا رَسُولَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوسَى مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ. (آیت۱۰۸،البقرہ)

ترجمہ: کیا چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے ویسا سوال کرو جو پہلے موسیٰ سے پہلے ہوا تھا اور جو ایمان کو بدلے کفر لے وہ ٹھیک راستہ بہک گیا۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جس سوال میں مفسدہ ہو وہ بزرگوں کے سامنے پیش کرنا جائز نہیں۔اور سب سے بڑا مفسدہ یہ کہ اس سے نافرمانی ظاہر ہوتی ہو۔

(آیت) وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (آیت۱۰۹،البقرہ)

ترجمہ: بہت کتابیوں نے چاہا کاش تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں اپنے دلوں کی جلن سے بعد اس کے کہ حق ان پر خوب ظاہر ہو چکا ہے تو تم چھوڑو اور در گذر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

مسئلہ حدیث شریف میں ہے سید عالم ﷺ نے فرمایا حسد سے بچو وہ نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو۔

مسئلہ حسد حرام ہے۔

مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت یا اثر و وجاہت سے گمراہی و بے دینی پھیلاتا ہو تو اس کے فتنے سے محفوظ رہنے کے لیے اس کے زوال نعمت کی تمنا حسد میں داخل نہیں اور حرام بھی نہیں۔

(آیت) وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَى تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ. (آیت۱۱۱،البقرہ)

ترجمہ: اور اہل کتاب بولے ہرگز جنت میں نہ جائے گا مگر وہ جو یہودی یا نصرانی ہو یہ ان کی خیال بندیاں ہیں تم فرماؤ لاؤ اپنی دلیل اگر سچے ہو۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ نفی کے مدعی کو بھی دلیل لانا ضرور ہے بغیر اس کے دعوٰی باطل ونامسموع ہوگا۔

(آیت) وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَى فِي خَرَابِهَا أُولَـٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيم. (آیت ۱۱۴، البقرہ)

ترجمہ: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کے مسجدوں کو روکے ان میں نام خدا لیے جانے سے اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے ان کو نہ پہنچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لیے دنیامین رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بڑا عذاب۔

مسئلہ جو شخص مسجد کو ذکر ونماز سے معطل کردے وہ مسجد کا ویران کرنے والا اور بہت ظالم ہے۔

مسئلہ مسجد کی ویرانی جیسے ذکر ونماز کے روکنے سے ہوتی ہے ایسے ہی اس کی عمارت کے نقصان پہنچانے اور بے حرمتی کرنے سے۔

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جہت قبلہ نہ معلوم ہوسکے تو جس طرف دل جمے کہ یہ قبلہ ہے اسی طرف منھ کرکے نماز پڑھے۔

(آیت) وَقَالُوا اتَّخَذَ اللهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلٌّ لَهُ قَانِتُون. (آیت ۱۱۶، البقرہ)

ترجمہ: اور بولے خدا نے اپنے لیے اولاد رکھی، پاکی ہے اسے، بلکہ اسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اس کے حضور گردن ڈالے ہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اگر کوئی اپنی اولاد کا مالک ہوجائے وہ اسی وقت آزاد ہوجائے گا، اس لیے کہ مملوک ہونا اولاد ہونے کی منافی ہے۔

(آیت) وَإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ (آیت ۱۲۴، البقرہ)

ترجمہ: اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا تو اس نے وہ پوری کردکھائیں فرمایا میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں عرض کی اور میری اولاد سے فرمایا میرا عہد ظالموں کو

نہیں پہنچتا۔(کنزالایمان)

مسئلہ یعنی آپ کی اولاد میں جو ظالم (کافر) ہیں وہ امامت کا منصب نہ پائیں گے۔

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کافر مسلمانوں کا پیشوا نہیں ہو سکتا اور مسلمانوں کو اس کا اتباع جائز نہیں۔

(آیت) رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ. (آیت ۱۲۸، البقرہ)

ترجمہ: اے رب ہمارے !اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرماں بردار، اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بے شک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔(کنزالایمان)

مسئلہ یہ مقام (ابرہیم) قبول دعا کا ہے اور یہاں دعا و توبہ سنت ابراہیمی ہے۔

(آیت) رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ. (آیت ۱۲۹، البقرہ)

ترجمہ: اے رب ہمارے بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمادے بے شک تو ہی غالب حکمت والا۔

مسئلہ سید عالم ﷺ نے اپنا میلاد شریف خود بیان فرمایا۔امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا، میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا تھا بحالیکہ حضرت آدم کے پتلے کا خمیر ہو رہا تھا میں تمہیں اپنے ابتدائے حال کی خبر دوں میں دعائے ابراہیم ہوں، بشارت عیسیٰ ہوں، اپنی والدہ کے اس خواب کی تعبیر ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھی اور ان کے لیے ایک نور ساطع ظاہر ہوا جس سے ملک شام کے ایوان و قصور ان کے لیے روشن ہو گئے، اس حدیث میں دعائے ابراہیم سے یہی مراد ہے جو اس آیت میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور آخر زمانہ میں حضور سید انبیا محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ الحمد للہ علیٰ احسانہ.

دوسرا پارہ

(آیت) وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ. (آیت ۱۴۳، البقرہ)

ترجمہ: اور بات یونہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمھارے نگہبان و گواہ، اور اے محبوب! تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لیے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے اور بے شک یہ بھاری تھی مگر ان پر جنہیں اللہ نے ہدایت کی اور اللہ کی شان نہیں کہ تمھارا ایمان اکارت کرے بے شک اللہ آدمیوں پر بہت مہربان رحم والا ہے۔

مسئلہ دنیا میں تو یہ کہ مسلمان کی شہادت مومن، کافر سب کے حق میں شرعاً معتبر ہے اور کافر کی شہادت مسلمان پر معتبر نہیں۔

مسئلہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس امت کا اجماع حجت لازم القبول ہے۔

مسئلہ اموات کے حق میں بھی اس امت کی شہادت معتبر ہے رحمت وعذاب کے فرشتے اس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ صحاح کی حدیث میں ہے کہ سید عالم ﷺ کے سامنے ایک جنازہ گذرا صحابہ نے اس کی تعریف کی حضور ﷺ نے فرمایا واجب ہوئی پھر دوسرا جنازہ گذرا صحابہ نے اس کی برائی کی حضور ﷺ نے فرمایا واجب ہوئی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا حضور کیا چیز واجب ہوئی؟ فرمایا پہلے جنازہ کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہوئی دوسرے کی تم نے برائی بیان کی اس کے لیے دوزخ واجب ہوئی تم زمین میں اللہ کے شہدا (گواہ) ہو، پھر حضور ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

مسئلہ یہ تمام شہادتیں صلحائے امت اور اہل صدق کے ساتھ خاص ہیں اور ان کے معتبر ہونے کے لیے زبان کی نگہداشت شرط ہے جو لوگ زبان کی احتیاط نہیں کرتے اور بے جا خلاف

شرع کلمات ان کی زبان سے نکلتے ہیں اور ناحق لعنت کرتے ہیں صحاح کی حدیث میں ہے کہ روز قیامت نہ وہ شافع ہوں گے نہ شاہد اس امت کی ایک شہادت یہ بھی ہے کہ آخرت میں جب تمام اولین و آخرین جمع ہوں گے اور کفار سے فرمایا جائے گا کیا تمھارے پاس میری طرف سے ڈرانے اور احکام پہنچانے والے نہیں آئے تو وہ انکار کریں گے اور کہیں گے کوئی نہیں آیا حضرات انبیا کرام سے دریافت کیا جائے گا وہ عرض کریں گے یہ جھوٹے ہیں ہم نے انہیں تبلیغ کی اس پر ان سے اقامۃ للحجۃ دلیل طلب کی جائے گی وہ عرض کریں گے یہ امت محمدیہ یہ ہماری شاہد ہے یہ امت پیغمبروں کی شہادت دے گی کہ ان حضرات نے تبلیغ فرمائی اس پر گذشتہ امت کے کفار کہیں گے کہ انہیں کیا معلوم یہ ہم سے بعد ہوئے تھے دریافت کیا جائے گا کہ تم کیسے جانتے ہو یہ عرض کریں گے یارب تو نے ہماری طرف اپنے رسول ﷺ کو بھیجا، قرآن پاک نازل فرمایا ان کے ذریعہ سے ہم قطعی اور یقینی طور پر جانتے کہ حضرات انبیاے کرام علیہم السلام نے فرض تبلیغ علیٰ وجہ الکمال ادا کیا پھر سید انبیا ﷺ سے آپ کی امت کی نسبت دریافت فرمایا جائے گا حضور ﷺ ان کی تصدیق فرمائیں گے۔

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اشیا معروفہ میں شہادت تسامع کے ساتھ بھی معتبر ہے یعنی جن چیزوں کا علم سننے سے حاصل ہوا اس پر بھی شہادت دی جاسکتی ہے۔

مسئلہ اسی لیے حضور کی شہادت دنیا میں بحکم شرع امت کے حق میں مقبول ہے، یہی وجہ کہ حضور ﷺ نے اپنے زمانہ کے حاضرین کے متعلق جو کچھ فرمایا مثلاً صحابہ و ازواج و اہل بیت کے فضائل و مناقب یا غائبوں اور بعد والوں کے لیے مثل حضرت اویس قرنی و امام مہدی وغیرہ کے اس پر اعتقاد واجب ہے۔

مسئلہ ہر نبی کو ان کی امت کے احوال پر مطلع کیا جاتا ہے تاکہ روز قیامت شہادت دے سکیں چوں کہ ہمارے نبی ﷺ کی شہادت عام ہوگی اس لیے حضور ﷺ تمام امتوں کے احوال پر مطلع ہیں۔

(آیت) قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهٗ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ. (آیت ۱۴۴، البقرہ)

ترجمہ: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمھارا آسمان کی طرف منھ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمھاری خوشی ہے ابھی اپنا منھ پھیر دو مسجد حرام کی طرف، اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منھ اسی کی طرف کرو اور وہ جنہیں کتاب ملی ہے ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ ان کے کوتکوں سے بے خبر نہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو آپ کی رضا منظور ہے اور آپ ہی کی خاطر کعبہ کو قبلہ بنایا گیا۔

(آیت) الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ. (آیت ۱۴۶، البقرہ)

ترجمہ: جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بے شک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں۔

مسئلہ حق کا چھپانا معصیت و گناہ ہے۔

(آیت) وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ. (آیت ۱۵۴، البقرہ)

ترجمہ: اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

مسئلہ اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار بندوں کو قبر میں جنتی نعمتیں ملتی ہیں شہید وہ مسلمان مکلف ظاہر ہے جو تیز ہتھیار سے ظلماً مارا گیا ہو اور اس کے قتل سے مال بھی واجب نہ ہوا ہو یا معرکۂ جنگ میں مردہ یا زخمی پایا گیا اور اس نے کچھ آسائش نہ پائی اس پر دنیا میں یہ احکام ہیں کہ نہ اس کو غسل دیا جائے نہ کفن اپنے کپڑوں میں ہی رکھا جائے اسی طرح اس پر نماز پڑھی جائے اسی حالت میں دفن کیا جائے آخرت میں شہید کا بڑا رتبہ ہے بعض شہدا وہ ہیں کہ ان پر دنیا کے یہ احکام تو جاری نہیں ہوتے لیکن آخرت میں ان کے لیے شہادت کا درجہ ہے جیسے ڈوب کر، جل کر یا دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا، طالب علم، سفر حج غرض راہ خدا میں مرنے والا اور نفاس میں مرنے والی عورت اور پیٹ کے مرض اور طاعون اور ذات الجنب اور سل میں اور جمعہ کے روز مرنے والے وغیرہ۔

(آیت) إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ

عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ. (آیت۱۸۵،البقرہ)

ترجمہ: بے شک صفااور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں توجواس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تواللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبر دار ہے۔

مسئلہ سعی (یعنی صفاو مروہ کے درمیان دوڑنا) واجب ہے حدیث سے ثابت ہے سید عالم ﷺ نے اس پر مداومت فرمائی ہے اس کے ترک سے دم دینا یعنی قربانی واجب ہوتی ہے۔

مسئلہ صفاو مروہ کے درمیان سعی، حج و عمرہ دونوں میں لازم ہے فرق یہ ہے کہ حج کے اندر عرفات میں جانا اور وہاں سے طواف کعبہ کے لیے آنا شرط ہے اور عمرہ کے لیے عرفات میں جانا شرط نہیں۔

مسئلہ عمرہ کرنے والا اگر بیرون مکہ سے آئے اس کو براہ راست مکہ آکر طواف کرنا چاہیے اور اگر مکہ کا ساکن (رہنے والا) ہو تو اس کو چاہیے کہ حرم سے باہر جائے وہاں سے طواف کعبہ کا احرام باندھ کر آئے حج و عمرہ میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ حج سال میں ایک ہی مرتبہ ہو سکتا ہے کیوں کہ عرفات میں عرفہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ کو جانا جو حج میں شرط ہے سال میں ایک ہی مرتبہ ممکن ہے اور عمرہ ہر دن ہو سکتا ہے اس کے لیے کوئی وقت معین نہیں۔

(آیت) إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُونَ. (آیت۱۵۹،البقرہ)

ترجمہ: بے شک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں بعد اس کے کہ لوگوں کے لیے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے ان پر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ علوم دین کا اظہار فرض ہے۔

(آیت) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. (آیت۱۶۱،البقرہ)

ترجمہ: بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور کافر ہی مرے ان پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور

آدمیوں سب کی۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت میں ان پر لعنت فرمائی گئی جو کفر پر مرے اس سے معلوم ہوا کہ جس کی موت کفر پر معلوم ہو اس پر لعنت کرنی جائز ہے۔

مسئلہ گنہ گار مسلمان پر بالتعیین لعنت کرنا جائز نہیں لیکن علی الاطلاق جائز ہے جیسا کہ حدیث پاک میں چور اور سود خور وغیرہ پر لعنت آئی ہے۔

(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ. (آیت ۱۷۲، البقرہ)

ترجمہ: اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر واجب ہے

(آیت) إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ.(آیت ۱۷۳، البقرہ)

ترجمہ: اس نے یہی تم پر حرام کیے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا تو جو ناچار ہو نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

مسئلہ مردار جانور کا کھانا حرام ہے مگر اس کا پکا ہوا چمڑہ کام میں لانا اور اس کے بال، سینگ، ہڈی، پٹھے اور سم سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔

مسئلہ خون ہر جانور کا حرام ہے اگر بہنے والا ہو، اور دوسری آیت میں فرمایا "دما مسفوحا"

مسئلہ خنزیر (سور) نجس العین ہے اس کا گوشت پوست بال ناخن غیرہ تمام اجزا نجس و حرام ہیں کسی کو کام میں لانا جائز نہیں۔

مسئلہ جس جانور پر وقت ذبح غیر خدا کا نام لیا جائے خواہ تنہا یا خدا کے نام کے ساتھ عطف سے ملا کر وہ حرام ہے۔

مسئلہ اگر ذبح فقط اللہ کے نام پر کیا اور اس سے قبل یا بعد غیر خدا کا نام لیا۔ مثلا یہ کہا کہ عقیقہ

کا بکرا ولیمہ کا دنبہ یا جس کی طرف سے وہ ذبیحہ ہے اسی کا نام لیا، یا جن اولیا کے لیے ایصال ثواب منظور ہے ان کا نام لیا تو یہ جائز ہے اس میں کچھ حرج نہیں۔

(آیت) لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ. (آیت۱۷۷، البقرہ)

ترجمہ: کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منھ مشرق یا مغرب کی طرف کرو ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دیے رشتہ داروں اور یتیموں، مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھڑانیں میں اور نماز قائم رکھے اور زکوۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت، یہی ہیں جنہوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیزگار ہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ دینا بحالت تندرستی زیادہ اجر رکھتا ہے بہ نسبت اس کے کہ مرتے وقت زندگی سے مایوس ہو کر دے۔ (کذا فی حدیث ابو ہریرۃ)

مسئلہ حدیث شریف میں ہے کہ رشتہ داروں کو صدقہ دینے میں دو ثواب ہیں ایک صدقہ کا ، ایک صلہ رحم کا۔ (نسائی شریف)

(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيم. (آیت۱۷۸، البقرہ)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت، تو جس کے لیے اس کے بھائی کی طرف کچھ معافی ہوئی تو بھلائی سے تقاضا ہو اور اچھی طرح ادا، یہ تمھارے رب کی طرف

سے تمھارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت، تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ ولیٔ مقتول کو اختیار ہے کہ خواہ قاتل کو بے عوض معاف کرے یا مال پر صلح کرے اگر وہ اس پر راضی نہ ہو اور قصاص چاہے تو قصاص ہی فرض رہے گا۔ (جمل)

مسئلہ اگر مقتول کے تمام اولیا قصاص معاف کر دیں تو قاتل پر کچھ لازم نہیں رہتا۔

مسئلہ اگر مال پر صلح کریں تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے اور مال واجب ہوتا ہے۔ (تفسیر احمدی)

مسئلہ ولیٔ مقتول کو قاتل کا بھائی فرمانے میں دلالت ہے اس پر کہ قتل گرچہ بڑا گناہ ہے مگر اس سے اخوت ایمانی قطع نہیں ہوتی اس مین خوارج کا ابطال ہے جو مرتکب کبیرہ کو کافر کہتے ہیں۔

(آیت) كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ. (آیت ۱۸۰، البقرہ)

ترجمہ: تم پر فرض ہوا کہ جب تم میں کسی کو موت آئے اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لیے موافق دستور یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر۔ (کنزالایمان)

مسئلہ ابتدائے اسلام میں یہ وصیت فرض تھی جب میراث کے احکام نازل ہوئے منسوخ کی گئی اب غیر واث کے لیے تہائی سے کم میں وصیت کرنا مستحب ہے بشرطیکہ وارث محتاج نہ ہوں یا ترکہ ملنے پر محتاج نہ رہیں ورنہ ترکہ وصیت سے افضل ہے۔ (تفسیر احمدی)

(آیت) أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ. (آیت ۱۸۴، البقرہ)

ترجمہ: گنتی کے دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے۔ اور روزہ رکھنا تمھارے لیے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ مریض کو محض وہم پر روزے کا افطار جائز نہیں جب تک دلیل یا تجربہ یا غیر ظاہر

الفسق طبیب کی خبر سے اس کا غلبہ ظن حاصل نہ ہو کہ روزہ مرض کے طول زیادتی کا سبب ہوگا۔

مسئلہ جو بالفعل بیمار نہ ہو لیکن مسلمان طبیب یہ کہے کہ وہ روزہ رکھنے سے بیمار ہو جائے گا وہ بھی مریض کے حکم میں ہے۔

مسئلہ حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو اگر روزہ رکھنے سے اپنی یا بچے کی جان کا یا اس کے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو بھی افطار جائز ہے۔

مسئلہ جس مسافر نے طلوع فجر سے قبل سفر شروع کیا اس کو تو روزے کا افطار جائز ہے لیکن جس نے بعد طلوع سفر کیا اس کو اس دن کا افطار جائز نہیں۔

مسئلہ جس بوڑھے مرد یا عورت کو پیرانہ سالی کے ضعف سے روزہ رکھنے کی قدرت نہ رہے اور آئندہ قوت حاصل ہونے کی امید بھی نہ ہو اس کو شیخ فانی کہتے ہیں اس کے لیے جائز ہے کہ افطار کرے اور ہر روزے کے بدلے نصف صاع یعنی ایک سو چھتّر،۱۷۵، روپیہ اور ایک اٹھنی بھر گیہوں یا گیہوں کا آٹا یا اس سے دونے جو یا اس کی قیمت بطور فدیہ دے۔

مسئلہ اگر فدیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی قوت آگئی تو روزہ واجب ہوگا۔

مسئلہ اگر شیخ فانی نادار ہو اور فدیہ دینے کی قدرت نہ رکھے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اور اپنے عفو تقصیر کی دعا کرتا رہے۔

(آیت) وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ . (آیت۱۸۶، البقرہ)

ترجمہ: اور اے محبوب! جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انہیں چاہیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں۔(کنزالایمان)

مسئلہ ناجائز امر کی دعا کرنا جائز نہیں، دعا کے آداب میں سے ہے کہ حضور قلب کے ساتھ قبول کا یقین رکھتے ہوئے دعا کرے اور شکایت نہ کرے کہ میری دعا قبول نہ ہوئی۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ نماز کے بعد حمد و ثنا اور درود شریف پڑھے پھر دعا کرے۔

(آیت) أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ

لَهُنَّ عَلِمَ اللهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ. (آیت ۱۸۷، البقرہ)

ترجمہ: روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمھارے لیے حلال ہوا وہ تمھاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمھاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمھارے نصیب میں لکھا ہو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمھارے لیے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پو پھٹکر پھر رات آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو، یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یونہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے۔(کنزالایمان)

مسئلہ صبح صادق تک اجازت دینے میں اشارہ ہے کہ جنابت روزے کے منافی نہیں جس شخص کو بحالت جنابت صبح ہوئی وہ غسل کرلے اس کا روزہ جائز ہے۔(تفسیر احمدی)

مسئلہ اسی سے علمانے یہ مسئلہ اخذ کیا کہ رمضان کے روزے کی نیت دن میں جائز ہے۔

مسئلہ علمانے اس آیت کو صوم وصال یعنی تہ کے روزے کے ممنوع ہونے کی دلیل قرار دیا ہے

مسئلہ اعتکاف میں عورتوں سے قربت اور بوس وکنار حرام ہے۔

مسئلہ مردوں کے اعتکاف کے لیے مسجد ضروری ہے۔

مسئلہ معتکف کو مسجد میں کھانا، پینا، اور سونا جائز ہے۔

مسئلہ عورتوں کا اعتکاف ان کے گھروں میں جائز ہے۔

مسئلہ اعتکاف ہر ایسی مسجد میں جائز ہے جس میں جماعت قائم ہو۔

مسئلہ اعتکاف میں روزہ شرط ہے۔

(آیت) وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ. (آیت ۱۸۸، البقرہ)

ترجمہ: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لیے پہنچاؤ کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز طور پر کھالو جان بوجھ کر۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ ناجائز فائدہ کے لیے کسی پر مقدمہ بنانا اور اس کو حکام تک لے جانا، ناجائز و حرام ہے اسی طرح اپنے فائدہ کی غرض سے دوسرے کو ضرر پہنچانے کے لیے حکام پر اثر ڈالنا، رشوتیں دینا حرام ہے جو حکام ایسے لوگ ہیں وہ اس آیت کو پیش نظر رکھیں۔ حدیث شریف میں مسلمانوں کے ضرر پہنچانے والے پر لعنت آئی ہے۔

(آیت) وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ. (آیت ۱۹۵، البقرہ)

ترجمہ: اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی والے ہو جاؤ بے شک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ علما نے اس سے یہ مسئلہ بھی اخذ کیا ہے جس شہر میں طاعون ہو وہاں نہ جائیں اگرچہ وہاں کے لوگوں کو وہاں سے بھاگنا ممنوع ہے۔

(آیت) وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ. (آیت ۱۹۶، البقرہ)

ترجمہ: اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو پھر اگر تم روکے جاؤ تو قربانی بھیجو جو میسر آئے اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہو تو بدلہ دے، روزے یا خیرات یا قربانی پھر جب تم اطمنان سے ہو تو جو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے اس پر قربانی ہے جیسی میسر آئے پھر جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ یہ پورے دس ہوئے یہ حکم اس کے لیے ہے

جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ حج بقول راجح سنہ ۹ھ میں فرض ہوا اس کی فرضیت قطعی ہے حج کے فرائض یہ ہیں (۱) احرام (۲) عرفہ میں وقوف (۳) طواف زیارت۔ حج کے واجبات (۱) مزدلفہ میں وقوف (۲) صفا و مروہ کے درمیان سعی (۳) رمی جمار (۴) آفاقی کے لیے طواف رجوع (۵) حلق یا تقصیر۔ عمرہ کے رکن طواف و سعی ہیں اور اس کی شرط احرام و حلق ہیں حج و عمرہ کے چار طریقے ہیں۔ (۱) افراد بالحج، وہ یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں یا ان سے قبل میقات سے یا اس سے پہلے حج کا احرام باندھے اور دل سے اس کی نیت کرے خواہ زبان سے تلبیہ کے وقت اس کا نام لے یا نہ لے۔ (۲) افراد بالعمرہ، وہ یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے اشہر (مہینے) حج میں یا ان سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور دل سے اس کا قصد کرے خواہ وقت تلبیہ اس کا زبان سے ذکر کرے یا نہ کرے اور اس کے لیے اشہر حج میں یا اس سے قبل طواف کرے خواہ اس سال میں حج کرے یا نہ کرے، مگر حج و عمرہ کے درمیان المام صحیح کرے اس طرح کہ اپنے اہل کی طرف حلال ہو کر واپس ہو۔ (۳) قران، یہ ہے کہ حج و عمرہ دونوں کو ایک احرام میں جمع کرے وہ احرام میقات سے باندھا ہو یا اس سے پہلے اشہر حج میں یا اس سے قبل، اول سے حج و عمرہ دونوں کی نیت ہو خواہ وقت تلبیہ زبان سے دونوں کا ذکر کرے یا نہ کرے پہلے عمرہ کے ادا کرے پھر حج کے۔ (۴) تمتع، یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے اشہر حج میں یا اس سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور اشہر حج میں عمرہ کرے یا اکثر طواف اس کے اشہر حج میں ہوں اور حلال ہو کر حج کے لیے احرام باندھے اور اسی سال حج کرے اور حج و عمرہ کے درمیان اپنے اہل کے ساتھ المام صحیح نہ کرے۔ مسکین و فتح۔

مسئلہ اس آیت سے علمانے (حج) قران ثابت کیا ہے۔

مسئلہ یہ قربانی بیرون حرم نہیں ہو سکتی۔

مسئلہ اہل مکہ کے لیے نہ تمتع ہے نہ قران اور حدود مواقیت کے اندر رہنے والے اہل مکہ میں داخل ہیں مواقیت پانچ ہیں، (۱) ذوالحلیفہ (۲) ذات عرق (۳) جحفہ (۴) قرن (۵) یلملم۔ ذوالحلیفہ اہل مدینہ کے لیے، ذات عرق اہل عراق کے لیے، جحفہ اہل شام کے لیے، قرن اہل نجد کے لیے اور یلملم اہل یمن کے لیے۔

(آیت) الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ. (آیت ۱۹۷، البقرہ)

ترجمہ: حج کے کئی مہینے ہیں جانے ہوئے تو جو ان میں حج کی نیت کرے تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا حج کے وقت تک اور تم جو بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اگر کسی نے ان ایام سے پہلے حج کا احرام باندھا تو جائز ہے لیکن بکراہت۔

مسئلہ محرم و محرمہ کا نکاح (ان ایام میں) جائز ہے مجامعت جائز نہیں۔

(آیت) لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ. (آیت ۱۹۸، البقرہ)

ترجمہ: تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو تو جب عرفات سے پلٹو تو اللہ کی یاد کرو مشعر حرام کے پاس اور اس کا ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی اور بے شک تم اس سے پہلے بہکے ہوئے تھے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ جب تک تجارت سے افعال حج کی ادا میں فرق نہ آئے اس وقت تک تجارت مباح ہے۔

مسئلہ عرفات میں وقوف فرض ہے کیوں کہ افاضہ بلا وقوف متصور نہیں۔

مسئلہ وادی محسر کے سوا تمام مزدلفہ موقف ہے اس میں وقوف واجب ہے بے عذر ترک کرنے سے دم لازم آتا ہے اور مشعر حرام کے پاس وقوف افضل ہے۔

(آیت) فَإِذَا قَضَيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ. (آیت ۲۰۰، البقرہ)

ترجمہ: پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں دے

اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ذکر جہر اور ذکر جماعت ثابت ہوتا ہے۔

(آیت) وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ . (آیت۲۰۱،البقرہ)

ترجمہ: اور کوئی یوں کہتا ہے اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔(کنزالایمان)

مسئلہ مومن دنیا کی بہتری جو طلب کرتا ہے وہ بھی امر جائز اور دین کی تائید و تقویت کے لیے اس لیے اس کی یہ دعا بھی امور دین سے ہے۔

(آیت) أُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ. (آیت۲۰۲،البقرہ)

ترجمہ: ایسوں کو ان کی کمائی سے بھاگ ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ دعا کسب و اعمال میں داخل ہے۔ حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ اکثر یہی دعا فرماتے تھے "اللھم آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار"۔

(آیت) يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ. (آیت۲۱۵،البقرہ)

ترجمہ: تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں؟ تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیر (مسافر) کے لیے ہے اور جو بھلائی کرو، بے شک اللہ اسے جانتا ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ آیت میں صدقہ نافلہ کا بیان ہے ماں باپ کو زکوۃ اور صدقات واجبہ دینا جائز نہیں (جمل وغیرہ)۔

(آیت) كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَكُمْ وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ. (آیت۲۱۶،البقرہ)

ترجمہ: تم پر فرض ہوا خدا کی راہ مین لڑنا اور وہ تمہیں ناگوار ہے اور قریب ہے کہ کوئی بات

تمہیں بری لگے اور وہ تمھارے حق میں بہتر ہو،اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمھارے حق میں بری ہواور اللہ جانتاہے اور تم نہیں جانتے۔(کنزالایمان)

مسئلہ جہاد فرض ہے جب اس کے شرائط پائے جائیں اگر کافر مسلمانوں کے ملک پر چڑھائی کریں توجہاد فرض عین ہوتا ہے ورنہ فرض کفایہ۔

(آیت) يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ . (آیت۲۱۷،البقرہ)

ترجمہ: تم سے پوچھتے ہیں ماہ حرام میں لڑنے کاحکم تم فرماؤاس میں لڑنابڑاگناہ ہے اور اللہ کی راہ سے روکنااور اس پر ایمان نہ لانااور مسجد حرام سے روکنااور اس کے بسنے والوں کو نکال دینااللہ کے نزدیک یہ گناہ اس سے بھی بڑے ہیں اور ان کافساد قتل سے سخت تر ہے ااور ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمھارے دین سے پھیر دیں اگر بن پڑے اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہوکر مرے توان لوگوں کاکیا(ہواعمل)اکارت(بے کار)گیادنیامیں اور آخرت میں اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔(کنزالایمان)

مسئلہ ماہ ہائے حرام میں جنگ کی حرمت کاحکم آیۃ اقلتو ا المشر کین حیث و جد تمو ھم سے منسوخ ہوگیا۔

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہواکہ ارتداد سے تمام عمل باطل ہوجاتے ہیں آخرت میں تواس طرح کہ ان پر کوئی اجرو ثواب نہیں اور دنیامیں اس طرح کہ شریعت مرتد کے قتل کاحکم دیتی ہے اس کی عورت اس پر حلال نہیں رہتی وہ اپنے اقارب کا ورثہ پانے کامستحق نہیں رہتا اس کا مال معصوم نہیں رہتااس کی مدح وثناوامداد جائز نہیں۔(روح البیان)

(آیت) إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أُولَئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللهِ وَاللهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ. (آیت۲۱۸،البقرہ)

ترجمہ: وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لیے اپنے گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے وہ رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ یرجون سے ظاہر ہوا کہ عمل سے اجر واجب نہیں ہوتا بلکہ ثواب دینا محض فضل الٰہی ہے۔

(آیت) وَ لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَتْكُمْ وَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكُمْ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ. (آیت ۲۲۱، البقرہ)

ترجمہ: اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور بیشک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی اگرچہ وہ تمہیں بھاتی ہو اور مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں اور بیشک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے اگرچہ وہ تمہیں بھاتا ہو وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اپنے حکم سے اور اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ مسلمان عورت کا نکاح مشرک و کافر کے ساتھ باطل و حرام ہے۔

(آیت) وَ لَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ. (آیت ۲۲۴، البقرہ)

ترجمہ: اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو کہ احسان اور پرہیزگاری اور لوگوں میں صلح کرنے کی قسم کرلو اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اگر کوئی شخص نیکی سے باز رہنے کی قسم کھالے تو اس کو چاہیے کہ قسم کو پورا نہ کرے' بلکہ وہ نیک کام کرے اور قسم کا کفارہ دے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کسی امر پر قسم کھالی پھر معلوم ہوا کہ خیر اور بہتری اس کے خلاف میں ہے تو چاہیے کہ اس امر خیر کو کرے اور قسم کا کفارہ دے۔

مسئلہ بعض مفسرین نے یہ بھی کہا ہے کہ اس آیت سے بکثرت قسم کھانے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔

(آیت) لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ (آیت ۲۲۵، البقرہ)

ترجمہ: اللہ تمہیں نہیں پکڑتا ان قسموں میں جو بے ارادہ زبان سے نکل جائے ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کام تمھارے دلوں نے کیے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ قسم تین طرح کی ہوتی ہے (۱) لغو (۲) غموس (۳) منعقدہ (۱) لغو یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے امر پر اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھائے اور در حقیقت وہ اس کے خلاف ہو یہ معاف ہے اور اس پر کفارہ نہیں۔ (۲) غموس یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے امر پر دانستہ جھوٹی قسم کھائے اس میں گنہگار ہوگا۔ (۳) منعقدہ یہ ہے کہ کسی آئندہ امر پر قصد کر کے قسم کھائے اس قسم کو اگر توڑے تو گنہگار بھی ہے اور کفارہ بھی لازم۔

(آیت) اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ وَلَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْـًٔا اِلَّآ اَنْ یَّخَافَآ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ . (آیت ۲۲۹، البقرہ)

ترجمہ: یہ طلاق دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے اور تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا اس میں سے کچھ واپس لو مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں گے پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں ٹھیک انہیں حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلہ دے کر عورت چھٹی لے یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ خُلع طلاق بائن ہوتا ہے۔

مسئلہ خُلع میں لفظ خلع کا ذکر ضروری ہے۔

مسئلہ اگر جدائی کی طلب گار عورت ہو تو خُلع میں مقدار مہر سے زائد لینا مکروہ ہے اور اگر عورت کی طرف سے نشوز نہ ہو مرد ہی علیحدگی چاہے تو مرد کو طلاق کے عوض مال لینا مطلقاً مکروہ ہے۔

(آیت) فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ .(آیت ۲۳۰،البقرہ)

ترجمہ: پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہو گی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے پھر وہ دوسرا اگر اسے طلاق دے دے توان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں اگر سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں نباہیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے دانش مندوں کے لیے .(کنزالایمان)

مسئلہ تین طلاقوں کے بعد عورت شوہر پر بحرمت مغلظہ حرام ہوجاتی ہے اب نہ اس سے رجوع ہوسکتا ہے نہ دوبارہ نکاح جب تک کہ حلالہ نہ ہو یعنی بعد عدت دوسرے سے نکاح کرے اور وہ بعد صحبت طلاق دے پھر عدت گزارے۔

(آیت) وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ .(آیت ۲۳۳،البقرہ)

ترجمہ: اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس اس کے لیے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہیے اور جس کا بچہ ہے اس پر عورتوں کا کھانا پہننا ہے حسب دستور کسی جان پر بوجھ نہ رکھا جائے گا مگراس کے مقدور بھر ماں کو ضرر نہ دیا جائے اس کے بچہ سے اور نہ اولاد والے کو اس کی اولاد سے یا ماں ضرر نہ دے اپنے بچہ کو اور نہ اولاد والا اپنی اولاد کو اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی واجب ہے پھر اگر ماں باپ دونوں آپس کی رضا اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ دائیوں سے اپنے بچوں س کو دودھ پلواؤ تو بھی تم پر مضائقہ نہیں جب کہ جو دینا ٹھہرا تھا بھلائی کے ساتھ انہیں ادا کر دو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تمھارے کام دیکھ رہا ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ ماں خواہ مطلقہ ہو یا نہ ہو اس پر اپنے بچے کو دودھ پلانا واجب ہے بشرطیکہ باپ کو اجرت پر دودھ پلوانے کی قدرت و استطاعت نہ ہو' یا کوئی دودھ پلانے والی میسر نہ آئے یا بچہ ماں کے سوا اور کسی کا دودھ قبول نہ کرے اگر یہ باتیں نہ ہوں یعنی بچہ کی پرورش خاص ماں کے دودھ پر موقوف نہ ہو تو ماں پر دودھ پلانا واجب نہیں مستحب ہے۔(تفسیر احمدی وجمل وغیرہ)

مسئلہ بچہ کی پرورش اور اس کو دودھ پلوانا باپ کے ذمہ واجب ہے اس کے لیے وہ دودھ پلانے والی مقرر کرے لیکن اگر ماں اپنی رغبت سے بچہ کو دودھ پلائے تو مستحب ہے۔

مسئلہ شوہر اپنی زوجہ پر بچہ کے دودھ پلانے کے لیے جبر نہیں کر سکتا اور نہ عورت شوہر سے بچہ کے دودھ پلانے کی اجرت طلب کر سکتی ہے جب تک کہ اس کے نکاح یا عدت میں رہے۔

مسئلہ اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دی اور عدت گزر چکی تو وہ اس سے بچہ کے دودھ پلانے کی اجرت لے سکتی ہے۔

مسئلہ اگر باپ نے کسی عورت کو اپنے بچہ کے دودھ پلانے پر بہ اجرت مقرر کیا اور اس کی ماں اسی اجرت پر یا بے معاوضہ دودھ پلانے پر راضی ہوئی تو ماں ہی دودھ پلانے کی زیادہ مستحق ہے اور اگر ماں نے زیادہ اجرت طلب کی تو باپ کو اس سے دودھ پلوانے پر مجبور نہ کیا جائے گا۔

(تفسیر احمدی مدارک)

المعروف سے مراد یہ ہے کہ حسب حیثیت ہو بغیر تنگی اور فضول خرچی کے۔

تیسرا پارہ

(آیت) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ آتَاهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ.

(آیت ۲۸۵، البقرہ)

ترجمہ: اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا اسے جو ابراہیم سے جھگڑا اس کے رب کے بارے میں اس پر کہ اللہ نے اسے بادشاہی عطا کی جب کہ ابراہیم نے کہا کہ میرا رب وہ ہے کہ جلاتا اور مارتا ہے بولا میں جلاتا اور مارتا ہوں ؟ ابراہیم نے فرمایا تو اللہ سورج کو لاتا ہے پورب سے تو اس کو پچھّم سے لے آ تو ہوش اڑ گئے کافر کے اور اللہ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے علم کلام میں مناظرہ کرنے کا ثبوت ہوتا ہے۔

(آیت) مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (آیت ۲۶۱، البقرہ)

ترجمہ: ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانے کی طرح ہے جس نے اوگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اسناد مجازی جائز ہے جب کہ اسناد کرنے والا غیر خدا کو مستقل فی التصرف اعتقاد نہ کرتا ہو اسی لیے یہ کہنا جائز ہے کہ یہ دوا نافع ہے یہ مضر ہے، یہ درد کی دافع ہے، ماں باپ نے پالا یا عالم نے گمراہی سے بچایا ہے، بزرگوں نے حاجت روائی کی وغیرہ سب میں اسناد مجازی ہے اور مسلمان کے اعتقاد میں فاعل حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے باقی سب وسائل۔

(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ. (آیت ۲۶۷، البقرہ)

ترجمہ: اے ایمان والوں اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو اور اس میں سے جو ہم نے تمھارے لیے زمین سے نکالا اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ دو تو اس میں سے اور تمہیں ملے تو نہ لوگے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو جان رکھو اللہ کہ بے پرواہ سراہا گیا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے کسب کی اباحت اور اموال تجارت میں زکوۃ ثابت ہوتی ہے (خازن ومدارک) یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آیت صدقۂ نافلہ وفرضیہ دونو کو عام ہو۔ (تفسیر احمدی)۔

مسئلہ مصدق یعنی صدقہ وصول کرنے والے کو چاہیے کہ وہ متوسط مال لے نہ بالکل خراب نہ سب سے اعلیٰ۔

(آیت) إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ. (آیت ۲۷۱، البقرہ)

ترجمہ: اگر خیرات اعلانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو یہ تمھارے لیے سب سے بہتر ہے اور اس میں تمھارے کچھ گناہ گھٹیں گے اور اللہ کو تمھارے کاموں کی خبر ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ صدقہ فرض کا ظاہر کرکے دینا افضل ہے اور نفل کا چھپا کر۔

مسئلہ اور اگر نفل صدقہ دینے والا دوسروں کو خیرات کی ترغیب دینے کے لیے ظاہر کرکے دے تو یہ اظہار بھی افضل ہے۔ (مدارک)

(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَى أَجَلِهِ ذَلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَى أَلَّا تَرْتَابُوا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا

وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللهُ وَاللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ. (آیت ۲۸۲، البقرہ)

ترجمہ: اے ایمان والوں جب تم ایک مقرر مدت تک کسی دین کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو اور چاہیے کہ تمھارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک لکھے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے تو اسے لکھ دینا چاہیے اور جس بات پر حق آتا ہے وہ لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے پھر جس پر حق آتا ہے اگر بے عقل یا ناتواں ہو یا لکھا نہ سکے تو اس کا ولی انصاف سے لکھائے اور دو گواہ کرلو اپنے مردوں میں سے پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلادے اور گواہ جب بلائے جائیں تو آنے سے انکار نہ کریں اور اسے بھاری نہ جانو کہ دین چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد تک لکھت کرلو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہہ نہ پڑے مگر یہ کہ کوئی سر دست کا سودا دست بدست ہو تو اس کے نہ لکھنے کا تم پر گناہ نہیں اور جب خرید و فروخت کرو تو گواہ اور نہ کسی لکھنے والے کو ضرر دیا جائے نہ گواہ کو (یا نہ لکھنے والا ضرر دے نہ گواہ) اور جو تم ایسا کرو تو یہ تمھارا فسق ہوگا اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

(کنزالایمان)

مسئلہ تنہا عورتوں کی شہادت جائز نہیں خواہ وہ چار کیوں نہ ہوں مگر جن امور پر مرد مطلع نہیں ہوسکتے جیسے کہ بچہ جننا، باکرہ ہونا اور نسائی عیوب اس میں ایک عورت کی گواہی بھی مقبول ہے۔

(مدارک واحمدی)

مسئلہ حدود و قصاص میں عورتوں کی شہادت بالکل معتبر نہیں صرف مردوں کی شہادت ضروری ہے اس کے سوا اور معاملات میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی بھی مقبول ہے۔

(مدارک واحمدی)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ادائے شہادت فرض ہے جب مدعی گواہوں کو طلب کرے تو انہیں گواہی کا چھپانا جائز نہیں یہ حکم حدود کے سوا اور امور میں ہے لیکن حدود میں گواہ کو اظہار

واخفا کا اختیار ہے بلکہ اخفا افضل ہے، حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا جو مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کی ستاری کرے گا لیکن چوری میں مال لینے کی شہادت دینا واجب ہے تاکہ جس کا مال چوری کیا ہے اس کا حق تلف نہ ہو گواہ اتنی احتیاط کرسکتا ہے کہ چوری کا لفظ نہ کہے گواہی میں یہ کہنے پر اکتفا کرے کہ یہ مال فلاں شخص نے لیا ہے

(آیت) وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ. (آیت ۲۸۳، البقرہ)

ترجمہ: اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو گرو ہو قبضہ میں دیا ہوا اور اگر تم میں ایک کو دوسرے پر اطمینان ہو تو وہ جسے اس نے امین سمجھا تھا اپنی امانت ادا کردے اور اللہ سے ڈرے جو اُس کا رب ہے اور گواہی نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اس کا دل گنہگار ہے اور اللہ تمھارے کاموں کو جانتا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے رہن کا جواز اور قبضہ کا شرط ہونا ثابت ہوتا ہے۔

مسئلہ یہ مستحب ہے اور حالت سفر میں رہن آیت سے ثابت ہوا اور غیر سفر کی حالت میں حدیث سے ثابت ہے چناں چہ حضور ﷺ نے مدینہ طیبہ میں اپنی زرہ مبارک ایک یہودی کے پاس گرو رکھ کر بیس صاع جو لیے۔

(آیت) لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْر.

(آیت ۲۸۴، البقرہ)

ترجمہ: اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمھارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ کفر کا عزم کرنا کفر ہے اور گناہ کا عزم کرکے اگر آدمی اس پر ثابت رہے اور اس کا مقصد وارادہ رکھے لیکن اس گناہ کو عمل میں لانے کے اسباب اس کو بہم نہ پہنچیں اور مجبوراً وہ اس کو نہ کر

سکے تو جمہور کے نزدیک اس سے مواخذہ کیا جائے گا، شیخ رابع منصور ماتریدی اور شمس الائمہ حلوائی اسی طرف گئے ہیں اور ان کی دلیل آیت "ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ"، حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ بندہ جس گناہ کا قصد کرتا ہے اگر وہ عمل نہ آئے جب بھی اس پر عتاب کیا جاتا ہے۔

مسئلہ اگر بندے نے کسی گناہ کا ارادہ کیا پھر اس پر نادم ہوا اور استغفار کیا تو اللہ اس کو معاف فرمائے گا۔

(آیت) اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ٘ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ (آیت ۲۲، آل عمران)

ترجمہ: یہ ہیں وہ جن کے اعمال اکارت گئے دنیا و آخرت میں اور اُن کا کوئی مددگار نہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ انبیا کی جناب میں بے ادبی کفر ہے اور یہ بھی کہ کفر سے تمام اعمال اکارت ہو جاتے ہیں

(آیت) فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا٘ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِیَّا٘ؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ٘ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا٘ۚ قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا٘ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ٘ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ (آیت ۳۷، آل عمران)

ترجمہ: تو اُسے اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا اور اُسے اچھا پروان چڑھایا اور اُسے زکریا کی نگہبانی میں دیا جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ یہ آیت کرامات اولیا کے ثبوت کی دلیل ہے اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر خوارق ظاہر فرماتا ہے حضرت زکریا علیہ السلام نے جب یہ دیکھا تو فرمایا کہ جو ذات پاک، مریم کو بے وقت بے فصل اور بغیر سبب کے میوہ عطا فرمانے پر قادر ہے وہ بے شک اس پر قادر ہے کہ میری بانجھ بیوی کو تندرستی دے اور مجھے اس بڑھاپے کی عمر میں امید منقطع ہو جانے کے بعد فرزند عطا کرے بایں

خیال آپ نے دعا کی جس کا اگلی آیت میں بیان ہے۔

(آیت) رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ.

(آیت ۵۳، آل عمران)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے اتارا اور رسول کے تابع ہوئے تو ہمیں حق پر گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔(کنزالایمان، سورہ آل عمران آیت ۵۳)

مسئلہ اس آیت سے اسلام و ایمان کے ایک ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے انبیا کا دین اسلام تھا نہ کہ یہودیت و نصرانیت۔

(آیت) وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ. (آیت ۵۴، آل عمران)

ترجمہ: اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ لفظ "مکر" لغت عرب میں ستر یعنی پوشیدگی کے معنٰی میں ہے اسی لیے خفیہ تدبیر کو بھی مکر کہتے ہیں اور وہ تدبیر اگر اچھے مقصد کے لیے ہو تو محمود، اور کسی قبیح غرض کے لیے ہو تو مذموم ہوتی ہے مگر اردو زبان میں یہ لفظ، فریب میں استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے اس کا استعمال ہرگز شان الٰہی میں نہ کیا جائے گا۔

(آیت) يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ. (آیت ۷۴، آل عمران)

ترجمہ: اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس سے ثابت ہو کہ نبوت جس کسی کو ملتی ہے اللہ کے فضل سے ملتی ہے اس میں استحقاق کا دخل نہیں۔

چوتھا پارہ

(آیت) وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ. (آیت۹۷،آل عمران)

ترجمہ: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت میں حج کی فرضیت کا بیان ہے اور اس کا کہ استطاعت شرط ہے، حدیث میں ہے سید عالم ﷺ نے اس کی تفسیر زادو راحلہ سے فرمائی زاد یعنی توشہ کھانے پینے کا انتظام اس قدر ہونا چاہیے کہ جا کر واپس آنے تک کے لیے کافی ہو اور یہ واپسی کے وقت تک اہل و عیال نفقہ کے علاوہ ہونا چاہیے راہ کی امن بھی ضروری ہے کیوں کہ بغیر اس کے استطاعت ثابت نہیں ہوتی۔

مسئلہ اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ فرض قطعی کا منکر کافر ہے۔

(آیت) وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ. (آیت۱۰۵،آل عمران)

ترجمہ: اور اُن جیسے نہ ہونا جو آپس میں پھٹ گئے اور اُن میں پھوٹ پڑ گئی بعد اس کے کہ روشن نشانیاں انہیں آچکی تھیں اور اُن کے لیے بڑا عذاب ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ آیت میں مسلمانوں کو آپس میں اتفاق و اجتماع کا حکم دیا گیا ہے اور اختلاف اور اس کے اسباب پیدا کرنے کی ممانعت فرمائی گئی احادیث میں بھی اس کی بہت تاکیدیں وارد ہیں اور جماعت مسلمین سے جدا ہونے کی سختی سے ممانعت فرمائی گئی ہے جو فرقہ پیدا ہوتا ہے اس حکم کی مخالفت کر کے ہی پیدا ہوتا ہے اور جماعت مسلمین میں تفرقہ اندازی کے جرم کا مرتکب ہوتا اور حسب ارشادِ حدیث وہ شیطان کا شکار ہے۔اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ

(آیت) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ. (آیت۱۱۸،آل عمران)

ترجمہ: اے ایمان والو غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمھاری بُرائی میں کمی نہیں کرتے اُن کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے بیر ان کی باتوں سے جھلک اُٹھا اور وہ جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنادیں اگر تمہیں عقل ہو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ کفار سے دوستی و محبت اور انہیں اپنا رازدار بنانا ناجائز و ممنوع ہے۔

(آیت) اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ. (آیت ۱۲۰، آل عمران)

ترجمہ: تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں بُرا لگے اور تم کو بُرائی پہنچے تو اس پر خوش ہوں اور اگر تم صبر اور پرہیزگاری کیے رہو تو اُن کا داؤں تمھارا کچھ نہ بگاڑے گا بے شک اُن کے سب کام خدا کے گھیرے میں ہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ دشمن کے مقابلہ میں صبر و تقویٰ کام آتا ہے۔

(آیت) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ . (آیت ۱۳۰، آل عمران)

ترجمہ: اے ایمان والو سود دونا دون نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ تمہیں فلاح ملے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت میں سود کی ممانعت فرمائی گئی ہے مع توبیخ کے اس زیادتی پر جو اس زمانے میں معمول تھی کہ جب میعاد آجاتی تھی اور قرض دار کے پاس ادا کی کوئی صورت نہ ہوتی تو قرض خواہ مال زیادہ کر کے مدت بڑھا دیتا اور ایسا بار بار کرتے جیسا کی اس ملک میں سود خوار کرتے ہیں اور اس کو سود در سود کہتے ہیں۔

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ کبیرہ سے آدمی ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔

مسئلہ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ. (آیت ۱۴۷، آل عمران)

ترجمہ: اور وہ کچھ بھی نہ کہتے تھے سوا اس دعا کے کہ اے ہمارے رب بخش دے ہمارے گناہ اور جو زیادتیاں ہم نے اپنے کام میں کیں اور ہمارے قدم جمادے اور ہمیں ان کافر لوگوں پر

مدد دے۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ طلب حاجت سے قبل توبہ واستغفار آداب دعا میں سے ہے۔

(آیت) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یَرُدُّوْکُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ (آیت ۱۴۹، آل عمران)

ترجمہ: اے ایمان والو اگر تم کافروں کے کہے پر چلے تو وہ تمہیں اُلٹے پاؤں لوٹا دیں گے پھر ٹوٹا کھا کے پلٹ جاؤ گے۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ کفار سے علیحدگی اختیار کریں اور ہرگز ان کی رائے ومشورے پر عمل نہ کریں اور ان کے کہے پر نہ چلیں۔

(آیت) فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِیْنَ (آیت ۱۵۰، آل عمران)

ترجمہ: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمھارے گرد سے پریشان ہو جاتے تو تم انہیں معاف فرماؤ اور ان کی شفاعت کرو اور کاموں میں ان سے مشورہ لو اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو بے شک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس سے اجتہاد کا جواز اور قیاس کا حجت ہونا ثابت ہوا۔(مدارک وخازن)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مشورہ توکل کے خلاف نہیں ہے۔

(آیت) وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ.(آیت ۱۸۷، آل عمران)

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کر دینا اور نہ چھپانا تو انہوں نے اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے ذلیل دام حاصل کیے تو کتنی بری خریداری ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ علما پر واجب ہے کہ اپنے علم سے فائدہ پہنچائیں اور حق ظاہر کریں اور کسی غرض فاسد کے لیے اس میں سے کچھ نہ چھپائیں۔

(آیت) لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (آیت ۱۸۸، آل عمران)

ترجمہ: ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کیے اُن کی تعریف ہو ایسوں کو ہرگز عذاب سے دُور نہ جاننا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت میں وعید ہے خودپسندی کرنے والے کے لیے اور اس کے لیے جو لوگوں سے اپنی جھوٹی تعریف چاہے جو لوگ بغیر علم اپنے آپ کو عالم کہلواتے ہیں یا اسی طرح اور کوئی غلط وصف اپنے لیے پسند کرتے ہیں انہیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔

(آیت) وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا. (آیت ۳، النساء)

ترجمہ: اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو، دو اور تین، تین اور چار، چار پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ آزاد مرد کے لیے ایک وقت میں چار عورتوں تک سے نکاح جائز ہے خواہ وہ حرہ ہو یا امہ یعنی باندی۔

مسئلہ تمام امت کا اجماع ہے کہ ایک وقت میں چار عورتوں سے زیادہ نکاح میں رکھنا کسی کے لیے جائز نہیں سوائے رسول ﷺ کے یہ آپ کے خصائص میں سے ہے۔

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ بیبیوں کے درمیان عدل فرض ہے نئی، پرانی، باکرہ، ثیبہ سب اس استحقاق میں برابر ہیں یہ عدل لباس، کھانے، پینے میں سکنیٰ یعنی رہنے کی جگہ میں اور رات کو رہنے میں لازم ہے ان امور میں سب کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔

(آیت) وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَىْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ

هَنِيْٓــًٔا مَّرِيْٓــًٔا. (آیت ۴،النساء)

ترجمہ: اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا۔ (کنزالایمان)

مسئلہ عورتوں کو اختیار ہے کہ وہ اپنے شوہروں کو مہر کا کوئی جز ہبہ کریں یا کل مہر مگر مہر بخشوانے کے لیے انہیں مجبور کرنا ان کے ساتھ بد خلقی کرنا نہ چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے "طبن لکم "فرمایا ہے جس کے معنی ہے خوشی سے معاف کرنا۔

(آیت) وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا. (آیت ۲۱،النساء)

ترجمہ: اور کیوں کر اُسے واپس لو گے حالانکہ تم میں ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ ہولیا اور وہ تم سے گاڑھا عہد لے چکیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ یہ آیت دلیل ہے اس پر کہ خلوت صحیحہ سے مہر مؤکد ہو جاتا ہے۔

پانچواں پارہ

(آیت) وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كِتَابَ اللهِ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا. (آیت ۲۴، النساء)

ترجمہ: اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمھاری ملک میں آجائیں یہ اللہ کا نوشتہ ہے تم پر اور ان کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو قید لاتے نہ پانی گراتے تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو اور قرار داد کے بعد اگر تمھارے آپس میں کچھ رضامندی ہو جائے تو اس میں گناہ نہیں بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ نکاح میں مہر ضروری ہے۔

مسئلہ اگر مہر معین نہ کیا ہو جب بھی واجب ہوتا ہے۔

مسئلہ مہر مال ہی ہوتا ہے نہ کہ خدمت و تعلیم وغیرہ جو چیزیں مال نہیں ہے۔

مسئلہ اتنا قلیل جس کو مال نہ کہا جائے مہر ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا حضرت جابر اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی سے مروی ہے کہ مہر کی ادنٰی مقدار دس درہم ہے اس سے کم نہیں ہو سکتا۔

(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا. (آیت ۲۹، النساء)

ترجمہ: اے ایمان والوں آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمھاری باہمی رضامندی کا ہو اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے خودکشی کی حرمت ثابت ہوئی اور نفس کا اتباع کر کے حرام میں مبتلا ہونا بھی اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے۔

(آیت) إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا. (آیت ۳۱، النساء)

ترجمہ: اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمھارے اور گناہ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ کفرو شرک تو نہ بخشا جائے گا اگر آدمی اسی پر مرا (اللہ کی پناہ) باقی تمام گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ اللہ کی مشیت میں ہیں چاہے ان پر عذاب کرے چاہے انہیں معاف فرمائے۔

(آیت) الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللهُ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِنَّ اللهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا. (آیت ۳۴، النساء)

ترجمہ: مرد افسر ہیں عورتوں پر اس لیے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لیے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کیے تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ اور انہیں مارو پھر اگر وہ تمھارے حکم میں آجائیں تو اُن پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو بے شک اللہ بلند بڑا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے نفقے مردوں پر واجب ہیں۔

(آیت) الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا. (آیت ۳۷۔ النساء)

ترجمہ: جو آپ بخل کریں اور، اوروں سے بخل کے لیے کہیں اور اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اسے چھپائیں اور کافروں کے لیے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ علم کو چھپانا مذموم ہے۔

مسئلہ اللہ کی نعمت کا اظہار اخلاص کے ساتھ ہو تو یہ بھی شکر ہے اور اس لیے آدمی کو اپنی حیثیت کے لائق جائز لباسوں میں بہتر پہننا مستحب ہے۔

(آیت) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا

فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا. (آیت۴۳،النساء)

ترجمہ: اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو اور نہ ناپاکی کی حالت میں بے نہائے مگر مسافری میں اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ آدمی نشہ کی حالت میں کلمۂ کفر زبان پر لانے سے کافر نہیں ہوتا اس لیے کہ "قل یا ایھا الکافرون" میں دونوں جگہ "لا" کا ترک کفر ہے لیکن اس حالت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر کفر کا حکم نہ فرمایا بلکہ قرآن پاک میں ان کو "یا ایھا الذین آمنوا" سے خطاب فرمایا گیا۔

مسئلہ حیض و نفاس سے طہارت کے لیے بھی پانی سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمم جائز ہے۔

مسئلہ پانی کے ساتھ طہارت اصل ہے اور تیمم پانی سے عاجز ہونے کی حالت میں اس کا پورا پورا قائم مقام ہے جس طرح حدث پانی سے زائل ہوتا ہے اسی طرح تیمم سے حتیٰ کہ ایک تیمم سے بہت سے فرائض و نوافل پڑھے جاسکتے ہیں۔

مسئلہ تیمم کرنے والے کے پیچھے غسل اور وضو کرنے والے کی اقتدا صحیح ہے۔

(آیت) وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِيمًا. (آیت۶۴،النساء)

ترجمہ: اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرضِ حاجت کے لیے اس کے مقبولوں کو وسیلہ بنانا ذریعہ کامیابی ہے۔

مسئلہ قبر پر حاجت کے لیے جانا بھی جاؤك میں داخل اور خیر القرون کا معمول ہے۔

مسئلہ بعد وفات مقبولان حق کو "یا" کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے۔

مسئلہ مقبولان حق مدد فرماتے ہیں اور ان کی دعا سے حاجت روائی ہوتی ہے۔

(آیت) مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا وَكَفَى بِاللهِ شَهِيدًا. (آیت۷۹، النساء)

ترجمہ: اے سننے والے تجھے جو بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچے وہ تیری طرف سے ہے اور اے محبوب ہم نے تمہیں سب لوگوں کے لیے رسول بھیجا اور اللہ کافی ہے گواہ۔ (کنزالایمان)

مسئلہ یہاں برائی کی نسبت بندے کی طرف مجاز ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ بدی کی نسبت بندے کی طرف برسبیل ادب ہے خلاصہ یہ کہ بندہ جب فاعل حقیقی کی طرف نظر کرے تو ہر چیز کو اسی کی طرف سے جانے اور جب اسباب پر نظر کرے تو برائیوں کو اپنی شامت نفس کے سبب سے سمجھے۔

(آیت) وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلاً. (آیت۸۳، النساء)

ترجمہ: اور جب ان کے پاس کوئی بات اطمینان یا ڈر کی آتی ہے اس کا چرچا کر بیٹھتے ہیں اور اگر اس میں رسول اور اپنے ذی اختیار لوگوں کی طرف رجوع لاتے تو ضرور ان سے اس کی حقیقت جان لیتے یہ جو بعد میں کاوش کرتے ہیں اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ضرور تم شیطان کے پیچھے لگ جاتے مگر تھوڑے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ مفسرین نے فرمایا: اس آیت میں دلیل ہے جواز قیاس پر اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک علم تو وہ ہے جو بہ نص قرآن وحدیث سے حاصل ہو اور ایک علم وہ ہے جو قرآن وحدیث سے استنباط وقیاس کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔

مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ امور دینیہ میں ہر شخص کو دخل دینا جائز نہیں جو اہل ہو اس کو تفویض کرنا چاہیے۔

(آیت) وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا. (آیت۸۶، النساء)

ترجمہ: اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا

وہی کہہ دو بے شک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا فرض اور جواب میں افضل یہ ہے کہ سلام کرنے والے کے سلام پر کچھ بڑھائے مثلاً، پہلا شخص السلام علیکم کہے تو دوسرا شخص وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہے اور اگر پہلے نے ورحمۃ اللہ بھی کہا تھا تو یہ وبرکاتہ اور بڑھائے پس اس سے زیادہ سلام و جواب میں کوئی اضافہ نہیں ہے۔ کافر، فاسق، گمراہ، اور استنجا کرتے مسلمانوں کو سلام نہ کرے۔ جو شخص خطبہ یا تلاوت قرآن پاک یا حدیث یا مذاکرۂ علم یا اذان یا تکبیر میں مشغول ہو اس حال میں ان کو سلام نہ کیا جائے اور اگر کوئی سلام کرے تو ان پر جواب دینا لازم نہیں، اور جو شخص شطرنج، چوسر، تاش، گنجفہ وغیرہ کوئی ناجائز کھیل کھیل رہا ہو یا گانے بجانے میں مشغول ہو یا پاخانہ یا غسل خانہ میں یا بے عذر برہنہ ہو اس کو سلام نہ کیا جائے۔

مسئلہ آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہو تو بی بی کو سلام کرے، ہندوستان مین یہ بڑی غلط رسم ہے کہ مرد و عورت اتنے گہرے تعلقات ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے کو سلام سے محروم کرتے ہیں باوجود کہ سلام جس کو کیا جاتا ہے اس کے لیے سلامتی کی دعا ہے۔

مسئلہ بہتر سواری والا کمتر سواری والے کو اور کمتر سواری والا پیدل چلنے والے کو اور پیدل بیٹھے ہوئے کو اور چھوٹے بڑے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔

(آیت) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا. (آیت ۹۴، النساء)

ترجمہ: اے ایمان والو جب تم جہاد کو چلو تو تحقیق کر لو اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں تم جیتی دنیا کا اسباب چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بہتیری غنیمتیں ہیں پہلے تم بھی ایسے ہی تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا تو تم پر تحقیق کرنا لازم ہے بے شک اللہ کو تمھارے کاموں کی خبر ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ اکثر فقہا نے فرمایا کہ اگر یہودی یا نصرانی یہ کہے کہ میں مومن ہوں تو اس کو مومن نہ مانا جائے گا کیوں کہ وہ اپنے عقیدہ ہی کو ایمان کہتا ہے اور اگر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے جب بھی اس کے مسلمان ہونے کا حکم نہ کیا جائے گا جب تک کہ وہ اپنے دین سے بیزاری کا اظہار اور اس

کے باطل ہونے کا اعتراف نہ کرے، اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کفر میں مبتلا ہو اس کے لیے اس کفر سے بیزاری اور اس کو کفر جاننا ضرور ہے۔

(آیت) لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِینَ غَیْرُ أُولِی الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِی سَبِیلِ اللهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللهُ الْمُجَاهِدِینَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِینَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ اللهُ الْحُسْنَى وَفَضَّلَ اللهُ الْمُجَاهِدِینَ عَلَى الْقَاعِدِینَ أَجْرًا عَظِیمًا. (آیت ۹۵، النساء)

ترجمہ: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے بڑا کیا، اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور اللہ نے جہاد والوں کو بیٹھنے والوں پر بڑے ثواب سے فضیلت دی ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو بیماری یا پیری و ناطاقتی یا نابینائی یا ہاتھ پاؤں کے ناکارہ ہونے اور عذر کی وجہ سے جہاد میں حاضر نہ ہوں وہ فضیلت سے محروم نہ کیے جائیں گے اگر نیت صالح رکھتے ہوں۔

(آیت) إِنَّ الَّذِینَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِی أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِیمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِینَ فِی الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِیهَا فَأُولَئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِیرًا. (آیت ۹۷، النساء)

ترجمہ: اور وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے ان سے فرشتے کہتے ہیں تم کاہے میں تھے کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے تو ایسوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور بہت بری جگہ پلٹنے کی۔ (کنزالایمان)

مسئلہ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ جو شخص کسی شہر میں اپنے دین پر قائم نہ رہ سکتا ہو اور یہ جانے کہ دوسری جگہ جانے سے اپنے فرائض دینی ادا کر سکے گا اس پر ہجرت واجب ہو جاتی ہے۔

(آیت) وَمَنْ یُهَاجِرْ فِی سَبِیلِ اللهِ یَجِدْ فِی الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِیرًا وَسَعَةً وَمَنْ یَخْرُجْ مِنْ بَیْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ وَكَانَ اللهُ غَفُورًا رَحِیمًا. (آیت ۱۰۰، النساء)

ترجمہ: اور جو اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ کر نکلے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور گنجائش پائے گا

اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ جو کوئی نیکی کا ارادہ کرے اور اس کو پورا کرنے سے عاجز ہو جائے وہ اس طاعت کا ثواب پائے گا۔

مسئلہ طلب علم، جہاد، حج، زیارت، طاعت، زہد و قناعت اور رزق حلال کی طلب کے لیے ترک وطن کرنا خدا اور سول کی طرف ہجرت ہے اس راہ میں مرجانے والا اجر پائے گا۔

(آیت) وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا.(آیت ۱۰۱، النساء)

ترجمہ: اور جب تم زمیں میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے بے شک کفار تمھارے کھلے دشمن ہیں۔(کنزالایمان)

مسئلہ خوف کفار قصر کے لیے شرط نہیں، حدیث: یعلیٰ بن امیہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ہم تو امن میں ہیں پھر ہم کیوں قصر کرتے ہیں؟ فرمایا اس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارے لیے یہ اللہ کی طرف سے صدقہ ہے تم اس کا صدقہ قبول کرو۔ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ سفر میں چار رکعت والی نماز کو پورا پڑھنا جائز نہیں ہے کیوں کہ جو چیزیں قابل تملیک نہیں ہیں ان کا صدقہ اسقاط محض ہے رد کا احتمال نہیں رکھتا، آیت کے نزول کے وقت سفر اندیشہ سے خالی نہ ہوتے تھے اس لیے آیت میں اس کا ذکر بیان حال ہے شرط قصر نہیں، حضرت عبداللہ بن عمر کی قرأت بھی اس کی دلیل ہے جس میں "ان یفتنکم" بغیر "ان خفتم" کے ہے، صحابہ کا بھی یہی عمل تھا کہ امن کے سفروں میں بھی قصر فرماتے جیسا کہ اوپر کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے اور احادیث سے بھی یہ ثابت ہے اور پوری چار پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کے صدقہ کا رد کرنا لازم آتا ہے، لہٰذا قصر ضروری ہے۔

مدت سفر:

مسئلہ جس سفر میں قصر کیا جاتا ہے اس کی ادنیٰ مدت، تین رات دن کی مسافت ہے جو اونٹ یا پیدل کی متوسط رفتار سے طے کی جاتی ہو اور اس کی مقداریں خشکی اور دریا اور پہاڑوں میں مختلف ہو جاتی ہیں جو مسافت متوسط رفتار سے چلنے والے تین روز میں طے کرتے ہوں اس کے سفر میں قصر ہو گا۔

مسئلہ مسافر کی جلدی اور دیر کا اعتبار نہیں خواہ وہ تین روز کی مسافت تین گھنٹے میں طے کرے جب بھی قصر ہوگا، اور اگر ایک روز کی مسافت تین روز سے زیادہ میں طے کرے تو قصر نہ ہوگا غرض اعتبار مسافت کا ہے۔

(آیت) وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا. (آیت ۱۰۲، النساء)

ترجمہ: اور اے محبوب جب تم ان میں تشریف فرما ہو پھر نماز میں ان کی امامت کرو تو چاہیے کہ ان میں ایک جماعت تمھارے ساتھ ہو اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں پھر جب وہ سجدے کرلیں تو ہٹ کر تم سے پیچھے ہوجائیں اور اب دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی اب وہ تمھارے مقتدی ہوں اور چاہیے کہ اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہوجاؤ تو ایک دفعہ تم پر جھک پڑیں اور تم پر مضائقہ نہیں اگر تمہیں مینھ کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی پناہ لیے رہو بے شک اللہ نے کافروں کے لیے خواری کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ حالت سفر میں اگر صورتِ خوف پیش آئے تو اس کا یہ بیان ہوا لیکن اگر مقیم کو ایسی حالت پیش آئے تو وہ چار رکعت والی نمازوں میں ہر ہر جماعت کو دو دو رکعت پڑھائے اور تین رکعت والی نماز میں پہلی جماعت کو دو رکعت اور دوسری کو ایک۔

(آیت) فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِكُمْ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا. (آیت ۱۰۳، النساء)

ترجمہ: پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے پھر جب مطمئن ہو جاؤ تو حسب دستور نماز قائم کرو بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے نمازوں کے بعد بغیر فصل کے کلمہ توحید پڑھنے پر استدلال کیا جاسکتا ہے جیسا کہ مشائخ کی عادت ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

مسئلہ: ذکر میں تسبیح، تحمید، تہلیل، تکبیر، ثنا اور دعا سب داخل ہیں۔

(آیت) وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ أَنْ يُضِلُّوكَ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِنْ شَيْءٍ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا. (آیت ۱۱۳، النساء)

ترجمہ: اور اے محبوب اگر اللہ کا فضل و رحمت تم پر نہ ہوتا تو ان میں کے کچھ لوگ یہ چاہتے کہ تمہیں دھوکہ دے دیں اور وہ اپنے ہی آپ کو بہکا رہے ہیں اور تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو تمام کائنات کے علوم عطا فرمائے اور کتاب و حکمت کے اسرار و حقائق پر مطلع کیا یہ مسئلہ قرآن کریم کی بہت آیات اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔

(آیت) وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولٰٓئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا. (آیت ۱۲۴، النساء)

ترجمہ: اور جو کچھ بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے اور انہیں تل بھر نقصان نہ دیا جائے گا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس میں اشارہ ہے کہ اعمال داخل ایمان نہیں۔

(آیت) الَّذِينَ يَتَرَبَّصُونَ بِكُمْ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِنَ اللّٰهِ قَالُوا أَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ وَإِنْ كَانَ لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ قَالُوا أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا. (آیت ۱۴۱، النساء)

ترجمہ: وہ جو تمہاری حالت تکا (دیکھا) کرتے ہیں تو اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم کو فتح ملے، کہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے اور اگر کافروں کا حصہ ہو تو ان سے کہیں کیا ہمیں تم پر قابو نہ تھا اور ہم نے تمہیں مسلمانوں سے بچایا تو اللہ تم سب میں قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا اور اللہ کافروں کو مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: علما نے اس آیت سے چند مسائل مستنبط کیے ہیں: (۱) کافر مسلمان کا وارث نہیں (۲) کافر مسلمان کے مال پر استیلا پا کر مالک نہیں ہو سکتا (۳) کافر کو مسلمان غلام کے خریدنے کا مجاز نہیں (۴) ذمی کے عوض مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا۔ (جمل)

چھٹا پارہ

(آیت) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا. (آیت ۱۵۲، النساء)

ترجمہ: اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا انہیں عنقریب اللہ اُن کے ثواب دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ یہ آیت صفات فعلیہ (جیسے کہ مغفرت ورحمت) کے قدیم ہونے پر دلالت کرتی ہے کیوں کے حدوث کے قائل کو کہنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ (معاذاللہ) ازل میں غفور ورحیم نہیں تھا پھر ہو گیا اس کے اس قول کو یہ آیت باطل کرتی ہے۔

(آیت) رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا. (آیت ۱۶۵، النساء)

ترجمہ: رسول خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے کہ رسولوں کے بعد اللہ کے یہاں لوگوں کو کوئی عذر نہ رہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسولوں کی بعثت سے قبل خلق پر عذاب نہیں فرماتا جیسا دوسری جگہ ارشاد فرمایا "وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا" اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ معرفت الٰہی بیان شرع وزبان انبیاء ہی سے حاصل ہوتی ہے عقل محض سے اس منزل تک پہنچنا میسر نہیں ہوتا۔

(آیت) يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِى الْكَلٰلَةِ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ (آیت ۱۷۶، النساء)

ترجمہ: اے محبوب تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی اولاد نہ ہو پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی اور اگر

بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر اللہ تمھارے لیے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے۔(کنزالایمان)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار تھے ،حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عیادت کے لیے گئے ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے ہوش تھے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو فرما کر آئے آب وضوان کے چہرے پر ڈالا تو انہیں افاقہ ہوا، افاقہ کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مال کا کیا انتظام کروں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(بخاری ومسلم) ابوداؤد میں یہ بھی ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے جابر! میرے علم میں تمھاری موت اس بیماری سے نہیں ہے۔

مسئلہ اس حدیث سے یہ مسئلے معلوم ہوئے:

(۱) بزرگوں کا آب وضو تبرک ہے اور اس کو حصول شفا کے لیے استعمال کرنا سنت ہے۔
(۲) مریضوں کی عیادت سنت ہے۔(۳) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب عطا فرمائے ہیں۔اس لیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موت اس مرض میں نہیں ہے۔

(آیت) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِیْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰى عَلَیْكُمْ غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ اِنَّ اللّٰهَ یَحْكُمُ مَا یُرِیْدُ. (آیت ۱،المائدہ)

ترجمہ: اے ایمان والو اپنے قول پورے کرو تمھارے لیے حلال ہوئے بے زبان مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو بے شک اللہ حکم فرماتا ہے جو چاہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ کہ خشکی کا شکار حالتِ احرام میں حرام ہے اور دریائی شکار جائز ہے جیسا کہ اس سورۃ کے آخر میں آئے گا۔

(آیت) اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَةٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ. (آیت ۳،المائدہ)

ترجمہ: آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو دین پسند کیا تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار ہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔(کنزالایمان)

بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک یہودی آیا اور اس نے کہا

کہ اے امیر المومنین آپ کی کتاب میں ایک آیت ہے اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم روزِ نُزول کو عید مناتے فرمایا کون سی آیت؟ اس نے یہی آیت "اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ" پڑھی آپ نے فرمایا میں اس دن کو جانتا ہوں جس میں یہ نازل ہوئی تھی اور اس کے مقامِ نُزول کو بھی پہچانتا ہوں وہ مقام عرفات کا تھا اور دن جمعہ کا، آپ کی مراد اس سے یہ تھی کہ ہمارے لیے وہ دن عید ہے۔ ترمذی شریف میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے آپ سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا کہ جس روز یہ نازل ہوئی اس دن ۲ دو عیدیں تھیں جمعہ و عرفہ۔

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی دینی کامیابی کے دن کو خوشی کا دن منانا جائز اور صحابہ سے ثابت ہے ورنہ حضرت عمر و ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم صاف فرمادیتے کہ جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور اس روز کو عید منانا ہم بدعت جانتے ہیں، اس سے ثابت ہوا کہ عیدِ میلاد منانا جائز ہے کیونکہ وہ اعظم نِعَمِ الٰہیہ کی یادگار و شکر گزاری ہے۔

(آیت) یَسْـَٔلُوْنَکَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُکَلِّبِیْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَکُمُ اللّٰهُ فَکُلُوْا مِمَّآ اَمْسَکْنَ عَلَیْکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ. (آیت ۴، المائدہ)

ترجمہ: اے محبوب تم سے پوچھتے ہیں کہ اُن کے لیے کیا حلال ہوا تم فرمادو کہ حلال کی گئیں تمھارے لیے پاک چیزیں اور جو شکاری جانور تم نے سدھا لیے انہیں شکار پر دوڑاتے جو علم تمہیں خدا نے دیا اس میں سے اُنھیں سکھاتے تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر تمھارے لیے رہنے دیں اور اس پر اللہ کا نام لو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کو حساب کرتے دیر نہیں لگتی۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کی حرمت پر دلیل نہ ہونا بھی اس کی حلت کے لیے کافی ہے۔

مسئلہ تیر سے شکار کرنے کا بھی یہی حکم ہے اگر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر تیر مارا اور اس سے شکار مجروح ہو کر مر گیا تو حلال ہے اور اگر نہ مرا تو دوبارہ اس کو بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرے اگر اس پر بسم اللہ نہ پڑھی یا تیر کا زخم اس کو نہ لگا یا زندہ پانے کے بعد اس کو ذبح نہ کیا ان سب صورتوں میں حرام ہے۔

(آیت) اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ حِلٌّ لَّکُمْ وَطَعَامُکُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ اِذَآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ وَلَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ وَمَنْ یَّکْفُرْ

بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ. (آیت ۵، المائدہ)

ترجمہ: آج تمھارے لیے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا تمھارے لیے حلال ہے اور تمھارا کھانا اُن کے لیے حلال ہے اور پارسا عورتیں مسلمان اور پارسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی جب تم انہیں ان کے مہر دو قید میں لاتے ہوئے نہ مستی نکالتے اور نہ آشنا بناتے اور جو مسلمان سے کافر ہو اس کا کیا دھرا سب اکارت گیا اور وہ آخرت میں زیاں کار (گھاٹے میں) ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ مسلم و کتابی کا ذبیحہ حلال ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا بچہ۔

(آیت) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ مِّنْهُ مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ. (آیت ۶، المائدہ)

ترجمہ: اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منھ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہولو اور اگر تم بیمار یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمّم کرو تو اپنے منھ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کردے اور اپنی نعمت تم پر پوری کردے کہ کہیں تم احسان مانو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ جنابت سے طہارت کاملہ لازم ہوتی ہے جنابت کبھی بیداری میں دفق و شہوت کے ساتھ انزال سے ہوتی ہے اور کبھی نیند میں احتلام سے جس کے بعد اثر پایا جائے حتیٰ کہ اگر خواب یاد آیا مگر تری نہ پائی تو غسل واجب نہ ہوگا؛ اور کبھی سبیلین میں سے کسی میں ادخال حشفہ فاعل اور مفعول دونوں کے حق میں خواہ انزال ہو یا نہ ہو یہ تمام صورتیں جنابت میں داخل ہیں ان سے غسل واجب ہوجاتا ہے۔

مسئلہ حیض و نفاس سے بھی غسل لازم ہوتا ہے۔

(آیت) یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى

اَدۡبَارِكُمۡ فَتَنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِيۡنَ. (آیت۲۱،المائدہ)

ترجمہ: اے قوم اس پاک زمین میں داخل ہو جو اللہ نے تمھارے لیے لکھی ہے اور پیچھے نہ پلٹو کہ نقصان پر پلٹو گے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ (اس زمین کو مقدس اس لیے کہا گیا کہ وہ انبیا کی مسکن تھی) اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی سکونت سے زمینوں کو بھی شرف حاصل ہوتا ہے اور دوسرے کے لیے باعث برکت ہوتا ہے۔

(آیت) وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقۡطَعُوۡۤا اَيۡدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ. (سورہ مائدہ، آیت ۳۸)

ترجمہ: اور جو مرد یا عورت چور ہو تو انکا ہاتھ کاٹو ان کے کیے کا بدلہ اللہ کی طرف سے سزا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ پہلی مرتبہ کی چوری میں داہنا ہاتھ کاٹا جائے گا پھر دوبارہ اگر کرے تو بایاں پاؤں اس کے بعد بھی اگر چوری کرے تو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے۔

مسئلہ چور کا ہاتھ کاٹنا واجب ہے اور مال مسروق موجود ہو تو اس کا واپس کرنا بھی واجب ہے اور اگر وہ ضائع ہو گیا تو ضمان واجب نہیں۔ (تفسیر احمدی)

(آیت) اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ يُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ. (آیت۴۰،المائدہ)

ترجمہ: کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی سزا دیتا ہے جسے چاہے اور بخشتا ہے جسے چاہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ عذاب کرنا اور رحمت فرمانا اللہ تعالیٰ کی مشیّت پر ہے وہ مالک ہے جو چاہے کرے کسی کو مجالِ اعتراض نہیں، اس سے قدریہ و معتزلہ کا ابطال ہو گیا جو مطیع پر رحمت اور عاصی پر عذاب کرنا اللہ تعالیٰ پر واجب کہتے ہیں۔

(آیت) سَمّٰعُوۡنَ لِلۡكَذِبِ اَكّٰلُوۡنَ لِلسُّحۡتِ فَاِنۡ جَآءُوۡكَ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ اَوۡ اَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ وَاِنۡ تُعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ فَلَنۡ يَّضُرُّوۡكَ شَيۡـئًا وَاِنۡ حَكَمۡتَ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ. (آیت۴۲،المائدہ)

ترجمہ: بڑے جھوٹ سننے والے بڑے حرام خور تو اگر تمھارے حضور حاضر ہوں تو ان میں

فیصلہ فرماؤ یا ان سے منھ پھیر لو اور اگر تم ان سے منھ پھیر لو گے تو وہ تمھارا کچھ نہ بگاڑیں گے اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو بے شک انصاف والے اللہ کو پسند ہیں۔(کنزالایمان)

مسئلہ رشوت کا لینا دینا دونوں حرام ہیں حدیث شریف میں رشوت لینے ،دینے والے دونوں پر لعنت آئی ہے۔

(آیت) اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِیْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ. (آیت ۴۴،المائدہ)

ترجمہ: بے شک ہم نے توریت اتاری اس میں ہدایت اور نور ہے اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرماں بردار نبی اور عالم اور فقیہ کہ ان سے کتاب اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی اور وہ اس پر گواہ تھے تو لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے ذلیل قیمت نہ لو اور جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں۔(کنزالایمان)

مسئلہ توریت کے مطابق انبیا کا حکم دینا جو اس آیت میں مذکور ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم سے پہلی شریعتوں کو جو احکام اللہ اور رسول نے بیان فرمائے ہوں اور ان کے ہمیں ترک کا حکم نہ دیا ہو، منسوخ نہ کیے گئے ہوں وہ ہم پر لازم ہوئے ہیں۔(جمل وابوالسعود)

(آیت) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ. (آیت ۵۱المائدہ)

ترجمہ: اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا ۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و موالات یعنی ان کی مدد کرنا، ان سے مدد چاہنا، ان کے ساتھ محبت کے روابط رکھنا ممنوع فرمایا گیا یہ حکم عام ہے اگرچہ آیت کا نزول کسی خاص واقعہ میں نازل ہوا ہو۔

(آیت) لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ

مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ. (آیت ۶۳،المائدہ)

ترجمہ: انہیں کیوں نہیں منع کرتے اُن کے پادری اور درویش گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے بے شک بہت ہی برے کام کررہے ہیں۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ علما پر نصیحت اور بدی سے روکنا واجب ہے، اور جو شخص بری بات سے منع کرنے کو ترک کرے اور نہی منکر سے باز رہے وہ بمنزلہ مرتکب گناہ کے ہے۔

(آیت) كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ. (آیت ۷۹،المائدہ)

ترجمہ: جو بُری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت ہی برے کام کرتے تھے۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ نہی منکر یعنی برائی سے لوگوں کو روکنا واجب ہے اور بدی کو منع کرنے سے باز رہنا سخت گناہ ہے۔

(آیت) تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ.

ترجمہ: ان میں تم بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں کیا ہی بُری چیز اپنے لیے خود آگے بھیجی یہ کہ اللہ کا ان پر غضب ہوا اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار سے دوستی و موالات حرام اور اللہ تعالیٰ کے غضب کا سبب ہے۔

(آیت) لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ. (آیت ۸۲،المائدہ)

ترجمہ: ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے اور ضرور تم مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے جو کہتے تھے ہم نصاریٰ ہیں یہ اس لیے کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور یہ غرور نہیں کرتے۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ علم اور ترک تکبر بہت کام آنے والی چیزیں ہیں اور ان کی بدولت ہدایت نصیب ہوتی ہے۔

ساتواں پارہ

(آیت) لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ فَکَفَّارَتُہٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَۃِ مَسٰکِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَھْلِیْکُمْ اَوْ کِسْوَتُھُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ ذٰلِکَ کَفَّارَۃُ اَیْمَانِکُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْٓا اَیْمَانَکُمْ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۔ (آیت۸۹،المائدہ)

ترجمہ: اللہ تمھیں نہیں پکڑ تا تمھاری غلط فہمی کی قسموں پر ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنھیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑے دینا یا ایک بردہ آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ بدلہ ہے تمھاری قسموں کا جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ یہ بھی جائز ہے کہ ایک مسکین کو دس روز دے دے یا کھلا دیا کرے۔

مسئلہ روزہ سے کفارہ جب ہی ادا ہو سکتا ہے جب کہ کھانا کھلانے، کپڑا دینے اور غلام آزاد کرنے کی قدرت نہ ہو۔

مسئلہ یہ بھی ضروری ہے کہ روزے متواتر رکھے جائیں۔

مسئلہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست نہیں۔

مسئلہ کفارہ میں ان تینوں باتوں کا اختیار ہے خواہ کھانا کھلائے، کپڑا دے، یا غلام آزاد کرے ہر ایک سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔

(آیت) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَہٗ مِنْکُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْکُمُ بِہٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْکُمْ ھَدْیًا بٰلِغَ الْکَعْبَۃِ اَوْ کَفَّارَۃٌ طَعَامُ مَسٰکِیْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِکَ صِیَامًا لِّیَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِہٖ عَفَا اللّٰہُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰہُ مِنْہُ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ (آیت۹۵،المائدہ)

ترجمہ: اے ایمان والو شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے تم میں کے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں یہ قربانی ہو کعبہ کو

پہنچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا اور جو اَب کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا۔ (کنزالایمان)

مسئلہ محرم پر شکار یعنی خشکی کے کسی وحشی جانور کو مارنا حرام ہے۔

مسئلہ جانور کی طرف شکار کرنے کے لیے اشارہ کرنا یا کسی طرح بتانا بھی شکار میں داخل اور ممنوع ہے۔

مسئلہ حالت احرام میں ہر وحشی جانور کا شکار ممنوع ہے خواہ وہ حلال ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ کاٹنے والا کتا اور کوا اور بچھو اور چیل اور چوہا اور بھیڑیا اور سانپ ان جانوروں کو احادیث میں فواسق فرمایا گیا ہے اور ان کے قتل کی اجازت دی گئی۔

مسئلہ مچھر، پسو، چیونٹی، مکھی اور حشرات الارض اور حملہ آور درندوں کو مارنا معاف ہے۔ (تفسیر احمدی)

مسئلہ حالت احرام میں جن جانورون کو مارنا ممنوع ہے وہ ہر حال میں ممنوع ہے عمداً ہو یا خطا عمداً کا حکم تو اس آیت سے معلوم ہوا اور خطا کا حدیث شریف سے ثابت ہے۔ (مدارک)

مسئلہ یہ بھی جائز ہے کہ شکار کی قیمت کا غلّہ خرید کر مساکین کو اس طرح دے کہ ہر مسکین کو صدقۂ فطر کے برابر پہنچے اور یہ بھی جائز ہے کہ اس قیمت میں جتنے مسکینوں کے ایسے حصّے ہوتے تھے اتنے روزے رکھے۔

مسئلہ یہ بھی جائز ہے کہ اس قیمت میں جتنے مسکینوں کے ایسے حصے ہوتے تھے اتنے روزے رکھے۔

(آیت) اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّکُمْ وَلِلسَّیَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَیْکُمْ صَیْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْٓ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ. (آیت ۹۵، المائدہ)

ترجمہ: حلال ہے تمھارے لیے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمھارے اور مسافروں کے فائدے کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو اور اللہ سے ڈر جس کی طرف تمھیں اٹھنا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ آیت سے یہ مسئلہ بیان فرمایا گیا کہ محرم کے لیے دریا کا شکار حلال ہے اور خشکی کا حرام دریا کا شکار وہ ہے جس کی پیدائش دریا میں ہو اور خشکی کی پیدائش خشکی میں ہو۔

(آیت) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَ اِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ. (آیت ۱۰۱، المائدہ)

ترجمہ: اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمھیں بُری لگیں اور اگر انہیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی اللہ انہیں معاف کر چکا ہے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ احکام حضور کو مفوض ہے جو فرض فرمادیں وہ فرض ہو جائے نہ فرمائے نہ ہو۔

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس امر کی شرع میں ممانعت نہ آئی ہو وہ مباح ہے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہا حلال وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا، حرام وہ ہے جسے اس نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے سکوت وہ معاف تو کلفت میں نہ پڑو (خازن)۔

(آیت) قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰيَةً مِّنْكَ وَ ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ. (آیت ۱۱۴، المائدہ)

ترجمہ: عیسیٰ ابن مریم نے عرض کی اے اللہ اے رب ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ کی خاص رحمت نازل ہو اس دن عید منانا اور خوشیاں منانا عبادتیں کرنا شکر الٰہی بجالانا طریقہ صالحین ہے اور کچھ شک نہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہے اس لیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھ کر شکر الٰہی بجالانا اور اظہار فرح و سرور کرنا مستحسن و محمود اور اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔

(آیت) لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا فِيْهِنَّ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

(آیت ۱۲۰، المائدہ)

ترجمہ: اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی سلطنت اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ قدرت ممکنات سے متعلق ہوتی ہے نہ کہ محالات وواجبات سے تو معنی آیت کے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر امر ممکن الوجود پر قادر ہے۔ (جمل)

مسئلہ کذب وغیرہ عیوب وقبائح، اللہ سبحانہ تبارک وتعالیٰ کے لیے محال ہیں ان کو تحت قدرت بتانا اور اس آیت سے سند لانا غلط وباطل ہے۔

(آیت) قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهٰدَةً قُلِ اللّٰهُ شَهِیْدٌ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ وَ اُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ اِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ. (آیت ۱۹، الانعام)

ترجمہ: تم فرماؤ سب سے بڑی گواہی کس کی تم فرماؤ کہ اللہ گواہ ہے مجھ میں اور تم میں اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے کہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں اور جن جن کو پہنچے تو کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور خدا ہیں تم فرماؤ کہ میں یہ گواہی نہیں دیتا تم فرماؤ کہ وہ تو ایک ہی معبود ہے اور میں بیزار ہوں ان سے جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص اسلام لائے اس کو چاہیے کہ توحید ورسالت کی شہادت کے ساتھ اسلام کے ہر مخالف عقیدہ ودین سے بیزاری کا اظہار کرے۔

(آیت) وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ. (آیت ۶۸، الانعام)

ترجمہ: اور اے سننے والے جب تو انہیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں تو ان سے منہ پھیر لے جب تک اور بات میں پڑیں اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بے دینوں کی جس مجلس میں دین کا احترام نہ کیا جاتا ہو مسلمانوں کو وہاں بیٹھنا جائز نہیں، اس سے ثابت ہو گیا کہ کفار اور بے دینوں کے جلسے جن میں وہ دین کے خلاف تقریریں کرتے ہیں ان میں جانا سننے کے لیے شرکت کرنا جائز نہیں اور رد وجواب کے لیے جانا مجالست نہیں بلکہ اظہار حق ہے وہ ممنوع نہیں۔

(آیت) وَ مَا عَلَى الَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّ لٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ. (آیت ۶۹، الانعام)

ترجمہ: اور پرہیزگاروں پر ان کے حساب سے کچھ نہیں ہاں نصیحت دینا شاید وہ باز

آئیں۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ پند و نصیحت اور اظہار حق کے لیے ان کے پاس بیٹھنا جائز ہے۔

(آیت) اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ. (آیت۷۹۔الانعام)

ترجمہ: میں نے اپنا منھ اس کی طرف کیا جس نے آسمان و زمین بنائے ایک اسی کا ہوکر اور میں مشرکوں میں نہیں۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دین حق کا قیام و استحکام جب ہی ہو سکتا ہے جب کہ تمام ادیان باطلہ سے بیزاری ہو۔

(آیت) وَاِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَیُوْنُسَ وَلُوْطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِیْنَ. (آیت۸۶،الانعام)

ترجمہ: اور اسمٰعیل اور یسع اور یونس اور لوط کو اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے اس پر سند لائی جاتی ہے کہ انبیا، ملائکہ سے افضل ہیں کیوں کہ عالم، اللہ کے سوا تمام موجودات کو شامل ہے فرشتے بھی اس میں داخل ہیں تو جب تمام جہاں والوں پر فضیلت دی تو ملائکہ پر بھی فضیلت ثابت ہوگئی۔

(آیت) اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِیْنَ. (آیت۹۰،الانعام)

ترجمہ: یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم انہیں کی راہ چلو تم فرماؤ میں قرآن پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ علمائے دین نے اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ سید عالم ﷺ تمام انبیا سے افضل ہیں کیوں کہ خصال کمال و اوصاف شرف جو جدا جدا انبیا کو عطا فرمائے گئے تھے نبی کریم ﷺ کے لیے سب کو جمع فرمادیا اور آپ کو حکم دیا "فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِہ" تو جب آپ تمام انبیا کے اوصاف کمالیہ کے جامع ہیں تو بے شک سب سے افضل ہوئے۔

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ سید عالم ﷺ تمام خلق کی طرف مبعوث ہیں اور آپ کی دعوت تمام خلق کو عام اور کل جہان آپ کی امت۔(خازن)

آٹھواں پارہ

(آیت) وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ وَ اِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ. (آیت ۱۲۰، الانعام)

ترجمہ: اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا وہ تم سے مفصّل بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہوا مگر جب تمہیں اس سے مجبوری ہو اور بے شک بہتیرے اپنی خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں بے جانے بے شک تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ حرام چیزوں کا مفصّل ذکر ہوتا ہے اور ثبوتِ حُرمت کے لیے حکمِ حُرمت درکار ہے اور جس چیز پر شریعت میں حُرمت کا حکم نہ ہو وہ مباح ہے۔

(آیت) وَ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّ غَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّ النَّخْلَ وَ الزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَ الزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ. (آیت ۱۴۱، الانعام)

ترجمہ: اور وہی ہے جس نے پیدا کیے باغ کچھ زمین پر چھئے ہوئے اور کچھ بے چھئے اور کھجور اور کھیتی جس میں رنگ رنگ کے کھانے اور زیتون اور انار کسی بات میں ملتے اور کسی میں الگ کھاؤ اس کا پھل جب پھل لائے اور اس کا حق دو جس دن کٹے اور بے جا نہ خرچو بے شک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ لکڑی، بانس، گھانس کے سوا زمین کی باقی پیداوار میں اگر یہ پیداوار بارش سے ہو تو اس میں عُشر واجب ہوتا ہے اور اگر رہٹ وغیرہ سے ہو تو نصف عُشر۔

(آیت) قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. (آیت ۱۴۵، الانعام)

ترجمہ: تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا

حرام مگر یہ کہ مُردار ہویا رگوں کا بہتا خون یابد جانور کا گوشت وہ نجاست ہے یاوہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا تو جو ناچار ہوا نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ توجس چیز کی حُرمت شرع میں وارد نہ ہو اس کو ناجائز و حرام کہنا باطل، ثبوتِ حُرمت خواہ وحیِ قرآنی سے ہو یا وحیِ حدیث سے، یہی معتبر ہے۔

(آیت) قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ . (آیت ۱۲،الاعراف)

ترجمہ: فرمایا کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھے حکم دیا تھا بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امر وُجوب کے لیے ہوتا ہے اور سجدہ نہ کرنے کا سبب دریافت فرمانا توبیخ کے لیے ہے اور اس لیے کہ شیطان کی مُعانَدت اور اس کا کُفر و کبر اور اپنی اصل پر مُفتخِر ہونا اور حضرت آدم علیہ السلام کے اصل کی تحقیر کرنا ظاہر ہو جائے۔

(آیت) يٰبَنِىْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ .(آیت ۳۱،الاعراف)

ترجمہ: اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔(کنزالایمان)

مسئلہ اور سنّت یہ ہے کہ آدمی بہتر ہیئت کے ساتھ نماز کے لیے حاضر ہو کیونکہ نماز میں ربّ سے مُناجات ہے تو اس کے لیے زینت کرنا عِطر لگانا مُستحب جیسا کہ ستر، طہارت واجب ہے

مسئلہ آیت میں دلیل ہے کہ کھانے اور پینے کی تمام چیزیں حلال ہیں سوائے ان کے جن پر شریعت میں دلیلِ حُرمت قائم ہو کیونکہ یہ قاعدہ مقرّرہ مسلّمہ ہے کہ اصل تمام اشیاء میں اِباحت ہے مگر جس پر شارع نے مُمانَعت فرمائی ہو اور اس کی حُرمت دلیلِ مستقل سے ثابت ہو۔

(آیت) قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِىْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ.

(آیت ۳۲،الاعراف)

ترجمہ: تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی اور پاک رزق تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کے لیے ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاص انہیں کی ہے ہم یونہی مفصّل آیتیں بیان کرتے ہیں علم والوں کے لیے ۔(کنزالایمان)

مسئلہ آیت اپنے عُموم پر ہے ہر کھانے کی چیز اس میں داخل ہے کہ جس کی حُرمت پر نَص وارد نہ ہوئی ہو (خازن) تو جو لوگ توشۂ گیارہویں، میلاد شریف، بزرگوں کی فاتحہ عُرس، مجالسِ شہادت وغیرہ کی شیرینی، سبیل کے شربت کو ممنوع کہتے ہیں وہ اس آیت کے خلاف کرکے گناہ گار ہوتے ہیں اور اس کو ممنوع کہنا اپنی رائے کو دین میں داخل کرنا ہے اور یہی بِدعت وضَلالت ہے۔

(آیت) اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ. (آیت ۵۵۔الاعراف)

ترجمہ: اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ بے شک حد سے بڑھنے والے اُسے پسند نہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس میں عُلَما کا اختلاف ہے کہ عبادات میں اظہار افضل ہے یا اخفاء، بعض کہتے ہیں کہ اِخفاء افضل ہے کیونکہ وہ رِیا سے بہت دور ہے، بعض کہتے ہیں کہ اظہار افضل ہے اس لیے کہ اس سے دوسروں کو رغبتِ عبادت پیدا ہوتی ہے۔ ترمذی نے کہا کہ اگر آدمی اپنے نفس پر رِیا کا اندیشہ رکھتا ہو تو اس کے لیے اِخفاء افضل ہے اور اگر قلب صاف ہو اندیشۂ رِیا نہ ہو تو اظہار افضل ہے۔ بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ فرض عبادتوں میں اظہار افضل ہے، نمازِ فرض مسجد ہی میں بہتر ہے اور زکوٰۃ کا اظہار کرکے دینا ہی افضل ہے اور نفل عبادات میں خواہ وہ نماز ہو یا صدقہ وغیرہ ان میں اِخفاء افضل ہے۔ دعا میں حد سے بڑھنا کئی طرح ہوتا ہے اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بہت بلند آواز سے چیخے۔

(آیت) اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ. (آیت ۶۸،الاعراف)

ترجمہ: تمہیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا ہوں اور تمہارا معتمد خیر خواہ ہوں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اہلِ علم وکمال کو ضرورت کے موقع پر اپنے منصب و کمال کا اِظہار جائز ہے۔

نواں پارہ

(آیت) وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْۤا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. (آیت ۱۵۳۔الاعراف)

ترجمہ: اور جنہوں نے برائیاں کیں اور ان کے بعد توبہ کی اور ایمان لائے تو اس کے بعد تمہارا رب بخشنے والا مہربان ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ جب بندہ ان سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل ورحمت سے ان سب کو معاف فرماتا ہے۔

(آیت) وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ. (آیت ۱۸۰،الاعراف)

ترجمہ: اور اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام تو اسے ان سے پکارو اور انہیں چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں حق سے نکلتے ہیں وہ جلد اپنا کیا پائیں گے۔(کنزالایمان)

مسئلہ ایک تو یہ کہ اس کے ناموں کو کچھ بگاڑ کر غیروں پر اطلاق کرنا جیسے کہ مشرکین نے اِلٰہ کا لات اور عزیز کا عُزّٰی اور منان کا منات کر کے اپنے بتوں کے نام رکھے تھے، یہ ناموں میں حق سے تجاوز اور ناجائز ہے، دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ایسا نام مقرّر کیا جائے جو قرآن وحدیث میں نہ آیا ہو یہ بھی جائز نہیں جیسے کہ سخی یا رفیق کہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسماء توقیفیہ ہیں۔ تیسرے حسنِ ادب کی رعایت کرنا تو فقط یا ضار، یا مانع، یا خالق القِردۃ کہنا جائز نہیں بلکہ دوسرے اسما کے ساتھ ملا کر کہا جائے گا یا ضار، یا نافع اور یا مُعطی، یا خالقَ الخلق۔ چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی ایسا نام مقرّر کیا جائے جس کے معنیٰ فاسد ہوں یہ بھی بہت سخت ناجائز ہے جیسے کہ لفظ رام اور پرماتما وغیرہ۔ پنجم ایسے اسما کا اطلاق جن کے معنیٰ معلوم نہیں ہیں اور یہ نہیں جانا جاسکتا کہ وہ جلال الٰہی کے لائق ہیں یا نہیں۔

(آیت) وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ. (آیت ۲۰۴،الاعراف)

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس وقت قرآنِ کریم پڑھا جائے خواہ نماز میں یا خارجِ نماز، اس وقت سننا اور خاموش رہنا واجب ہے۔ جمہور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس طرف ہیں کہ یہ آیت

مقتدی کے سننے اور خاموش رہنے کے باب میں ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس میں خطبہ سننے کے لیے گوش بر آواز ہونے اور خاموش رہنے کا حکم ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے نماز و خطبہ دونوں میں بغور سُننا اور خاموش رہنا واجب ثابت ہوتا ہے۔ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی کی حدیث میں ہے آپ نے کچھ لوگوں کو سنا کہ وہ نماز میں امام کے ساتھ قرأت کرتے ہیں تو نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم اس آیت کے معنٰی سمجھو۔ غرض اس آیت سے قرأت خَلفَ الْاِمام کی ممانَعت ثابت ہوتی ہے اور کوئی حدیث ایسی نہیں ہے جس کو اس کے مقابل حُجّت قرار دیا جا سکے۔ قرأت خَلفَ الامام کی تائید میں سب سے زیادہ اعتماد جس حدیث پر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے۔ "لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ" مگر اس حدیث سے قرأت خَلفَ الاِمَامِ کا وجوب تو ثابت نہیں ہوتا صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ بغیر فاتحہ کے نماز کامل نہیں ہوتی تو جب کہ حدیث قِرَأۃُ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَاءۃٌ سے ثابت ہے کہ امام کا قرأت کرنا ہی مقتدی کا قرأت کرنا ہے تو جب امام نے قرأت کی اور مقتدی ساکت رہا تو اس کی قرأت حکمیہ ہوئی اس کی نماز بے قرأت کہاں رہی، یہ قرأت حکمیہ ہے تو امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے سے قرآن و حدیث دونوں پر عمل ہو جاتا ہے اور قرأت کرنے سے آیت کا اتّباع ترک ہوتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ وغیرہ کچھ نہ پڑھے۔

(آیت) وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِیْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ. (آیت ۲۰۵، الاعراف)

ترجمہ: اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو زاری اور ڈر سے اور بے آواز نکلے زبان سے صبح اور شام اور غافلوں میں نہ ہونا۔ (کنزالایمان)

مسئلہ ذکر بالجہر اور ذکر بالاخفاء دونوں میں نُصوص وارد ہیں، جس شخص کو جس قسم کے ذکر میں ذوق وشوق تام و اخلاص کامل مُیسّر ہو اس کے لیے وہی افضل ہے کذا فی ردّالمحتار وغیرہ۔

(آیت) قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ وَ اِنْ یَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِیْنَ. (آیت ۳۸، الانفال)

ترجمہ: تم کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے تو جو ہو گزرا وہ انہیں معاف فرما دیا جائے گا اور اگر پھر وہی کریں تو اگلوں کا دستور گزر چکا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافر جب کُفر سے باز آئے اور اسلام لائے تو اس کا پہلا کُفر اور مَعاصی مُعاف ہو جاتے ہیں۔

دسواں پارہ

(آیت) وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (آیت ۴۱، الانفال)

ترجمہ: تو جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور رسول و قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کا ہے اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر اور اس پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کے دن اتارا جس دن دونوں فوجیں ملیں تھیں اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے. (کنزالایمان)

مسئلہ مال غنیمت پانچ حصوں پر تقسیم کیا جائے اس میں سے چار حصے غانمین کے۔

مسئلہ غنیمت کا پانچواں حصہ پھر پانچ حصوں پر تقسیم ہو گا ان میں سے ایک حصہ جو کل مال کا پچیسواں حصہ ہوا وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے ہے اور ایک حصہ آپ کے اہل قرابت کے لیے اور تین حصے یتیموں اور مسکینوں، مسافروں کے لیے۔

مسئلہ رسول کریم ﷺ کے بعد حضور اور آپ کے اہل قرابت کے حصے بھی یتیموں مسکینوں اور مسافروں کو ملیں گے اور یہ پانچواں حصہ انہیں تین پر تقسیم ہو جائے گا۔ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

(آیت) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. (آیت ۴۵، الانفال)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب کسی فوج سے تمھارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کی یاد بہت کرو کہ تم مراد کو پہنچو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو ہر حال میں لازم ہے کہ وہ اپنے قلب و زبان کو ذکر الٰہی میں مشغول رکھے اور کسی سختی و پریشانی میں بھی اس سے غافل نہ ہو۔

(آیت) لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِیْمَاۤ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ (آیت ۶۸، الانفال)

ترجمہ: اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا تو اے مسلمانو تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا۔ (کنزالایمان)

مسئلہ سید عالم ﷺ کا اس دینی معاملہ میں صحابہ کی رائے دریافت فرمانا مشروعیت اجتہاد

کی دلیل ہے

(آیت) وَاِنۡ اَحَدٌ مِّنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ اسۡتَجَارَكَ فَاَجِرۡهُ حَتّٰى يَسۡمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبۡلِغۡهُ مَاۡمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَعۡلَمُوۡنَ. (آیت ۶، التوبہ)

ترجمہ: اور اے محبوب اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دو کہ وہ اللہ کا کلام سنے پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو یہ اس لیے کہ وہ نادان لوگ ہیں۔

مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ مستأمَن کو ایذا نہ دی جائے اور مدت گزرنے کے بعد اس کو دارالاسلام میں اقامت کا حق نہیں۔

(آیت) وَاِنۡ نَّكَثُوۡۤا اَيۡمَانَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ عَهۡدِهِمۡ وَطَعَنُوۡا فِىۡ دِيۡنِكُمۡ فَقَاتِلُوۡۤا اَئِمَّةَ الۡكُفۡرِ ۙ اِنَّهُمۡ لَاۤ اَيۡمَانَ لَهُمۡ لَعَلَّهُمۡ يَنۡتَهُوۡنَ. (آیت ۱۲، التوبہ)

ترجمہ: اور اگر عہد کر کے اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر منہ آئیں تو کفر کے سرغنوں سے لڑو بیشک ان کی قسمیں کچھ نہیں اس امید پر کہ شاید وہ باز آئیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو کافر ذمی دین اسلام پر ظاہر طعن کرے اس کا عہد باقی نہیں رہتا اور وہ ذمہ سے خارج ہو جاتا ہے اس کو قتل کرنا جائز ہے۔

(آیت) قَاتِلُوا الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوۡنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ وَلَا يَدِيۡنُوۡنَ دِيۡنَ الۡحَـقِّ مِنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ حَتّٰى يُعۡطُوا الۡجِزۡيَةَ عَنۡ يَّدٍ وَّهُمۡ صٰغِرُوۡنَ. (آیت ۲۹، التوبہ)

ترجمہ: لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دئے گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر۔ (کنزالایمان)

مسئلہ یہ جزیہ نقد لیا جاتا اس میں ادھار نہیں۔

مسئلہ جزیہ دینے والے کو خود حاضر ہو کر دینا چاہیے۔

مسئلہ پیادہ پالے کر حاضر ہو کر کھڑے ہو کر پیش کرے۔

مسئلہ قبول جزیہ میں ترک و ہندو وغیرہ اہل کتاب کے ساتھ ملحق ہیں سوا مشرکین عرب کے کہ ان سے جزیہ قبول نہیں۔

مسئلہ اسلام لانے سے جزیہ ساقط ہو جاتا ہے۔

(آیت) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ. (آیت ۳۴، التوبہ)

ترجمہ: اے ایمان والو بیشک بہت پادری اور جوگی لوگوں کا مال ناحق کھاجاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔ (کنزالایمان)

مسئلہ مال کا جمع کرنا مباح ہے مذموم نہیں جب کہ اس کے حقوق ادا کیے جائیں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت طلحٰہ وغیرہ اصحاب، مال دار تھے اور جو اصحاب کہ جمعِ مال سے نفرت رکھتے تھے وہ ان پر اعتراض نہ کرتے تھے۔

(آیت) اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ وَ اَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَ جَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِیْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ (آیت ۴۰، التوبہ)

ترجمہ: اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنا سکینہ اتارا اور ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں اور کافروں کی بات نیچے ڈالی اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت اس آیت سے ثابت ہے۔ حسن بن فضل نے فرمایا جو شخص حضرت صدیق اکبر کی صحابیت کا انکار کرے وہ نص قرانی کا منکر ہو کر کافر ہوا۔

(آیت) لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِیْبًا وَّ سَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَ لٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَیْهِمُ الشُّقَّةُ وَ سَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ یُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ.

(آیت ۴۲، التوبہ)

ترجمہ: اگر کوئی قریب مال یا متوسط سفر ہوتا تو ضرور تمھارے ساتھ جاتے مگر ان پر تو مشقت کا راستہ دور پڑ گیا اور اب اللہ کی قسم کھائیں گے کہ ہم سے بن پڑتا تو ضرور تمھارے ساتھ چلتے اپنی جانوں کو ہلاک کرتے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ وہ بیشک ضرور جھوٹے ہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جھوٹی قسمیں کھانا سبب ہلاکت ہے۔

(آیت) اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْعٰمِلِیْنَ عَلَیْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِی الرِّقَابِ وَالْغَارِمِیْنَ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِیْلِ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ.

(آیت ۶۰، التوبہ)

ترجمہ: زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لیے ہے محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گردنیں چھڑانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ زکوٰۃ کے مستحق آٹھ قسم کے لوگ قرار دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے مؤلفۃ القلوب باجماع صحابہ ساقط ہو گئے کیونکہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دیا تو اب اس کی حاجت نہ رہی۔ یہ اجماع زمانہ صدیق میں منعقد ہوا۔

مسئلہ فقیر وہ ہے جس کے پاس ادنیٰ چیز ہو اور جب تک اس کے پاس ایک وقت کے لیے کچھ ہو اس کو سوال حلال نہیں،

مسکین: وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ سوال کر سکتا ہے۔

عاملین: وہ لوگ ہیں جن کو امام نے صدقے تحصیل کرنے پر مقرر کیا ہو، انہیں امام اتنا دے جو ان کے اور ان کے متعلقین کے لیے کافی ہو۔

مسئلہ اگر عامل غنی ہو تو بھی اس کو لینا جائز ہے۔

مسئلہ عامل سید یا ہاشمی ہو تو وہ زکوٰۃ میں سے نہ لے۔ گردنیں چھڑانے سے مراد یہ ہے کہ جن غلاموں کو ان کے مالکوں نے مکاتب کر دیا ہو اور ایک مقدار مال کی مقرر کر دی ہو کہ اس قدر وہ ادا کر دیں تو آزاد ہیں، وہ بھی مستحق ہیں، ان کو آزاد کرانے کے لیے مال زکوٰۃ دیا جائے۔ قرضدار جو بغیر کسی گناہ کے مبتلائے قرض ہوئے ہوں اور اتنا مال نہ رکھتے ہوں جس سے قرض ادا کریں انہیں ادائے قرض میں مال زکوٰۃ سے مدد دی جائے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بے سامان مجاہدین اور نادار حاجیوں پر صرف کرنا مراد ہے۔ ابن سبیل سے وہ مسافر مراد ہیں جس کے پاس مال نہ ہو۔

مسئلہ زکوٰۃ دینے والے کو یہ بھی جائز ہے کہ وہ ان تمام اقسام کے لوگوں کو زکوٰۃ دے اور یہ بھی جائز ہے کہ ان میں سے کسی ایک ہی قسم کو دے۔

مسئلہ زکوٰۃ انہیں لوگوں کے ساتھ خاص کی گئی تو ان کے علاوہ اور دوسرے مصرف میں

خرچ نہ کی جائے گی، نہ مسجد کی تعمیر میں، نہ مردے کے کفن میں، نہ اس کے قرض کی ادا میں۔

مسئلہ زکوٰۃ بنی ہاشم اور غنی اور ان کے غلاموں کو نہ دی جائے اور نہ آدمی اپنی بی بی اور اولاد اور غلاموں کو دے۔ (تفسیر احمدی ومدارک)

(آیت) لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِیْنَ. (آیت ۶۶، التوبہ)

ترجمہ: بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر اگر ہم تم میں سے کسی کو معاف کریں تو اوروں کو عذاب دیں گے اس لیے کہ وہ مجرم تھے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ رسول کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کفر ہے جس طرح بھی ہو اس میں عذر قبول نہیں۔

(آیت) وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ. (آیت ۸۴، التوبہ)

ترجمہ: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بیشک اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کافر کے جنازے کی نماز کسی حال میں جائز نہیں اور کافر کی قبر پر دفن و زیارت کے لیے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے۔

مسئلہ فاسق کے جنازے کی نماز جائز ہے اس پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے اور اس پر علما صالحین کا عمل اور یہی اہل سنت وجماعت کا مذہب ہے۔

مسئلہ اس آیت سے مسلمانوں کے جنازے کی نماز کا جواز بھی ثابت ہوتا ہے اور اس کا فرض کفایہ ہونا حدیث مشہور سے ثابت ہے۔

مسئلہ جس شخص کے مومن یا کافر ہونے میں شبہ ہو اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھی جائے۔

مسئلہ جب کوئی کافر مر جائے اور اس کا ولی مسلمان ہو تو اس کو چاہیئے کہ بطریق مسنون غسل نہ دے بلکہ نجاست کی طرح اس پر پانی بہادے اور نہ کفن مسنون دے بلکہ اتنے کپڑے میں لپیٹ دے جس سے ستر چھپ جائے اور نہ سنت طریقہ پر دفن کرے اور نہ بطریق سنت قبر بنائے صرف گڑھا کھود کر دبادے۔

گیارہواں پارہ

(آیت) وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰہِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اَلَآ اِنَّھَا قُرْبَۃٌ لَّھُمْ سَیُدْخِلُھُمُ اللّٰہُ فِیْ رَحْمَتِہٖ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
(آیت۹۹، التوبہ)

ترجمہ: اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو خرچ کریں اسے اللہ کی نزدیکیوں اور رسول سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھیں ہاں ہاں وہ ان کے لیے باعث قرب ہے اللہ جلد انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ یہی فاتحہ کی اصل ہے کہ صدقہ کے ساتھ دعائے مغفرت کی جاتی ہے لہذا فاتحہ کو بدعت وناروابتانا قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔

(آیت) خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً تُطَھِّرُھُمْ وَتُزَکِّیْھِمْ بِھَا وَصَلِّ عَلَیْھِمْ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ. (آیت۱۰۳، التوبہ)

ترجمہ: اے محبوب ان کے مال میں سے زکوٰۃ تحصیل کرو جس سے تم انھیں ستھرا اور پاکیزہ کردو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو بیشک تمھاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ فاتحہ میں جو صدقہ لینے والے صدقہ پاکر دعا کرتے ہیں، یہ قرآن وحدیث کے مطابق ہے۔

(آیت) لَا تَقُمْ فِیْہِ اَبَدًا لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْہِ فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَھَّرُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّھِّرِیْنَ. (آیت۱۰۸، التوبہ)

ترجمہ: اس مسجد میں تم کبھی کھڑے نہ ہونا بیشک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ جو مسجد فخر وریا اور نمود ونمائش یا رضائے الٰہی کے سوا اور کسی غرض کے لیے یا غیر طیب مال سے بنائی گئی ہو وہ مسجد ضرار کے ساتھ لاحق ہے۔ (مدارک)

مسئلہ نجاست اگر جائے خروج سے متجاوز ہو جائے تو پانی سے استنجا واجب ہے ورنہ مستحب۔

مسئلہ ڈھیلوں سے استنجا سنت ہے نبی کریم ﷺ نے اس پر مواظبت فرمائی اور کبھی ترک بھی نہ کیا۔

(آیت) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ. (آیت ۱۱۹، التوبہ)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اجماع حُجّت ہے کیونکہ صادقین کے ساتھ رہنے کا حکم فرمایا، اس سے ان کے قول کا قبول کرنا لازم آتا ہے۔

(آیت) وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَ لِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ. (آیت ۱۲۲، التوبہ)

ترجمہ: اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس امید پر کہ وہ بچیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ علم دین حاصل کرنا فرض ہے جو چیزیں بندے پر فرض و واجب ہیں اور جو اس کے لیے ممنوع و حرام ہیں اس کا سیکھنا فرض عین ہے اور اس سے زائد علم حاصل کرنا فرض کفایہ ہے، طلب علم کے لیے سفر کا حکم حدیث شریف میں ہے جو شخص طلب علم کے لیے راہ چلے اللہ اس کے لیے جنت کی راہ آسان کرتا ہے۔ (ترمذی)

مسئلہ فقہ افضل ترین علوم ہے ۔ حدیث شریف میں ہے سید عالم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے لیے بہتری چاہتا ہے اس کو دین میں فقیہ بناتا ہے، میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ دینے والا۔ (بخاری و مسلم) حدیث میں ہے ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے۔ (ترمذی) فقہ احکامِ دین کے علم کو کہتے ہیں، فقہ مصطلح اس کا صحیح مصداق ہے۔

(آیت) قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ. (آیت ۵۹، یونس)

ترجمہ: تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو اللہ نے تمھارے لیے رزق اتارا اس میں تم نے اپنی طرف سے حرام و حلال ٹھہرالیا تم فرماؤ کیا اللہ نے اس کی تمہیں اجازت دی یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو اپنی طرف سے حلال یا حرام کرنا ممنوع اور خدا پر افترا ہے (اللہ کی پناہ) آج کل بہت لوگ اس میں مبتلا ہیں، ممنوعات کو حلال کہتے ہیں اور مباحات کو

حرام بعض سود کو حلال کرنے پر مصر ہیں بعض تصویروں کو بعض کھیل تماشوں کو، بعض عورتوں کی بے قیدیوں اور بے پردگیوں کو بعض بھوک ہڑتال کو جو خودکشی ہے مباح سمجھتے ہیں اور حلال ٹھہراتے ہیں اور بعض لوگ حلال چیزوں کو حرام ٹھہرانے پر مصر ہیں جیسے محفل میلاد کو، فاتحہ کو، گیارہویں کو اور دیگر طریقہ ہائے ایصال ثواب کو، بعض میلاد شریف وفاتحہ وتوشہ کی شیرینی و تبرک کو جو سب حلال و طیب چیزیں ہیں ناجائز و ممنوع بتاتے ہیں، اسی کو قرآن پاک نے خدا پر افترا کرنا بتایا ہے۔

(آیت) وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ. (آیت ۸۴، یونس)

ترجمہ: اور موسیٰ نے کہا اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے تو اسی پر بھروسہ کرو اگر تم اسلام رکھتے ہو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ پر بھروسہ کرنا کمال ایمان کا مقتضا ہے۔

(آیت) وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَاۤ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰۤى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ. (آیت ۸۸، یونس)

ترجمہ: اور موسیٰ نے عرض کی اے رب ہمارے تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو آرائش اور مال دنیا کی زندگی میں دیے اے رب ہمارے اس لیے کہ تیری راہ سے بہکاویں اے رب ہمارے ان کے مال برباد کردے اور ان کے دل سخت کردے کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کے لیے کفر پر مرنے کی دعا کرنا کفر نہیں ہے۔ (مدارک)

(آیت) قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (آیت ۸۹، یونس)

فرمایا تم دونوں کی دعا قبول ہوئی تو ثابت قدم رہو اور نادانوں کی راہ نہ چلو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ دعا کی نسبت حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام دونوں کی طرف کی گئی باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آمین کہنے والا بھی دعا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ آمین دعا ہے لہٰذا اس کے لیے اخفا ہی مناسب ہے۔ (مدارک)

بارہواں پارہ

(آیت) قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ .(آیت ۷۳، ہود)

ترجمہ: فرشتے بولے کیا اللہ کے کام کا اچنبھا کرتی ہو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم پر اس گھر والو بیشک وہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ بیبیاں اہل بیت میں داخل ہیں۔

(آیت) وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ . (آیت ۱۱۳، ہود)

ترجمہ: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں پھر مدد نہ پاؤ گے۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول، رسم وراہ، مودت ومحبت، ان کی ہاں میں ہاں ملانا، ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔

(آیت) وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ .(آیت ۱۱۴، ہود)

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔(کنزالایمان)

مسئلہ آیت سے معلوم ہوا کہ نیکیاں صغیرہ گناہوں کے لیے کفارہ ہوتی ہیں خواہ وہ نیکیاں نماز ہوں یا صدقہ یا ذکر واستغفار یا اور کچھ۔

(آیت) فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ .(آیت ۱۵، یوسف)

ترجمہ: پھر جب اسے لے گئے اور سب کی رائے یہی ٹھہری کہ اسے اندھے کنوئیں میں ڈال

دیں اور ہم نے اسے وحی بھیجی کہ ضرور تو انہیں ان کا یہ کام جتادے گا ایسے وقت کہ وہ نہ جانتے ہوں گے۔(کنزالایمان)

جب حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے بارادۂ فاسد کنواں میں ڈالا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بحکم الٰہی آپ کو پتھر پر بٹھادیا اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت ابرہیم علیہ السلام کا قمیص جو تعویذ بناکر آپ کے گلے میں ڈال دیا تھا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اسے کھول کر پہنادیا جس سے اندھیرے میں روشنی ہوگئی، سبحان اللہ۔

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ ملبوسات اور آثار مقبولان حق سے برکت حاصل کرنا شرع میں ثابت اور انبیاء کی سنت ہے۔

(آیت) وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ. (آیت ۵۰، یوسف)

ترجمہ: اور بادشاہ بولا کہ انہیں میرے پاس لے آؤ تو جب اس کے پاس ایلچی آیا کہا اپنے رب کے پاس پلٹ جا پھر اس سے پوچھ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے بیشک میرا رب ان کا فریب جانتا ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دفع تہمت میں کوشش کرنا ضروری ہے۔

تیرہواں پارہ

(آیت) قَالَ اجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ اِنِّیۡ حَفِیۡظٌ عَلِیۡمٌ. (آیت ۵۵، یوسف)

ترجمہ: یوسف نے کہا مجھے زمین کے خزانوں پر کردے بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں (کنزالایمان)

مسئلہ احادیث میں طلب امارت کی ممانعت آئی ہے، اس کے یہ معنی ہیں کہ جب ملک میں اہل موجود ہوں اور اقامت احکام الٰہی کسی ایک شخص کے ساتھ خاص نہ ہو اس وقت امارت طلب کرنا مکروہ ہے لیکن جب ایک ہی شخص اہل ہو تو اس کو احکام الٰہیہ کی اقامت کے لیے امارت طلب کرنا جائز بلکہ واجب ہے اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی حال میں تھے آپ رسول تھے، امت کے مصالح کے عالم تھے، یہ جانتے تھے کہ قحط شدید ہونے والا ہے جس میں خلق کو راحت و آسائش پہنچانے کی یہی سبیل ہے کہ عنان حکومت کو آپ اپنے ہاتھ میں لیں اس لیے آپ نے امارت طلب فرمائی۔

مسئلہ ظالم بادشاہ کی طرف سے عہدے قبول کرنا بہ نیت اقامت عدل جائز ہے۔

مسئلہ اگر احکام دین کا اجرا کافر یا فاسق بادشاہ کی تمکین کے بغیر نہ ہو سکے تو اس میں اس سے مدد لینا جائز ہے۔

مسئلہ اپنی خوبیوں کا بیان تفاخر و تکبر کے لیے ناجائز ہے لیکن دوسروں کو نفع پہنچانے یا خلق کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لیے اگر اظہار کی ضرورت پیش آئے تو ممنوع نہیں اسی لیے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بادشاہ سے فرمایا کہ میں حفاظت و علم والا ہوں۔

(آیت) فَبَدَاَ بِاَوۡعِیَتِهِمۡ قَبۡلَ وِعَآءِ اَخِیۡهِ ثُمَّ اسۡتَخۡرَجَهَا مِنۡ وِّعَآءِ اَخِیۡهِ كَذٰلِكَ كِدۡنَا لِیُوۡسُفَ مَا كَانَ لِیَاۡخُذَ اَخَاهُ فِیۡ دِیۡنِ الۡمَلِكِ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰهُ نَرۡفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَآءُ وَفَوۡقَ كُلِّ ذِیۡ عِلۡمٍ عَلِیۡمٌ. (آیت ۷۶، یوسف)

ترجمہ: تو اول ان کی خرجیوں سے تلاشی شروع کی اپنے بھائی کی خرجی سے پہلے پھر اسے اپنے بھائی کی خرجی سے نکال لیا ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی بادشاہی قانون میں اسے نہیں پہنچتا

تھا کہ اپنے بھائی کو لے لے مگر یہ کہ خدا چاہے ہم جسے چاہیں درجوں بلند کریں اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھائی علما تھے اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سے اعلم تھے۔

(آیت) اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَفَرِحُوْا بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا مَتَاعٌ. (آیت ۲۶،الرعد)

ترجمہ: اللہ جس کے لیے چاہے رزق کشادہ اور تنگ کرتا ہے اور کافر دنیا کی زندگی پر اترا گئے اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابل نہیں مگر کچھ دن برت لینا۔(کنزالایمان)

مسئلہ دولت دنیا پر اترانا اور مغرور ہونا حرام ہے۔

(آیت) وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ لِیُبَیِّنَ لَھُمْ فَیُضِلُّ اللّٰہُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ. (آیت ۴،ابراہیم)

ترجمہ: اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا کہ وہ انہیں صاف بتائے پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور وہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہے اور وہی عزت حکمت والا ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ عربی تمام زبانوں میں سب سے افضل ہے۔

چودھواں پارہ

(آیت)وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ فَسْــٴَـلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ. (آیت ۴۳۔النحل)

ترجمہ: اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد جن کی طرف ہم وحی کرتے تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے تقلید ائمہ کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔

(آیت) وَ مِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِیْلِ وَ الْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّ رِزْقًا حَسَنًاؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ. (آیت ۶۷،النحل)

ترجمہ: اور کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے کہ اس سے نبیذ بناتے ہو اور اچھا رزق بیشک اس میں نشانی ہے عقل والوں کو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ مویز اور انگور وغیرہ کا رس جب اس قدر پکا لیا جائے کہ دو تہائی جل جائے اور ایک تہائی باقی رہے اور تیز ہو جائے اس کو نبیذ کہتے ہیں یہ حد سکر تک نہ پہنچے اور نشہ نہ لائے تو شیخین کے نزدیک حلال ہے۔ اور یہی آیت اور بہت سی احادیث ان کی دلیل ہے۔

(آیت) وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُیُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُیُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا یَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَ یَوْمَ اِقَامَتِكُمْۙ وَ مِنْ اَصْوَافِهَا وَ اَوْبَارِهَا وَ اَشْعَارِهَاۤ اَثَاثًا وَّ مَتَاعًا اِلٰى حِیْنٍ. (آیت ۸۰،النحل)

ترجمہ: اور اللہ نے تمہیں گھر دیے بسنے کو اور تمھارے لیے چوپایوں کی کھالوں سے کچھ گھر بنائے جو تمہیں ہلکے پڑتے ہیں تمھارے سفر کے دن اور منزلوں پر ٹھہرنے کے دن اور ان کی اون اور ببری اور بالوں سے کچھ گرستی کا سامان اور برتنے کی چیزیں ایک وقت تک۔ (کنزالایمان)

مسئلہ یہ آیت اللہ کی نعمتوں کے بیان میں ہے مگر اس سے اشارۃً اون اور پشمینے اور بالوں کی طہارت اور ان سے نفع اٹھانے کی حلت ثابت ہوتی ہے۔

(آیت) اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِۚ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ. (آیت ۱۰۵،النحل)

ترجمہ: جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جھوٹے ہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جھوٹ کبیرہ گناہوں میں بدترین گناہ ہے۔

(آیت) مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَىٕنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَ لٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ. (آیت ۱۰۶، النحل)

ترجمہ: جو ایمان لاکر اللہ کا منکر ہو سوا اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جمع ہوا ہو ہاں وہ جو دل کھول کر کافر ہو ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ آیت سے معلوم ہوا کہ حالت اکراہ میں اگر دل ایمان پر جما ہوا ہو تو کلمۂ کفر کا اجرا جائز ہے جب کہ آدمی کو اپنے جان یا کسی عضو کے تلف ہونے کا خوف ہو۔

مسئلہ اگر اس حالت میں بھی صبر کرے اور قتل کر ڈالا جائے تو وہ ماجور اور شہید ہو گا۔

مسئلہ جس شخص کو مجبور کیا جائے اگر اس کا دل ایمان پر جما ہوا نہ ہو وہ کلمۂ کفر زبان پر لانے سے کافر ہو جائے گا۔

مسئلہ اگر کوئی شخص بغیر مجبوری کے تمسخر یا جہل سے کلمۂ کفر زبان پر جاری کرے کافر ہو جائے گا۔ (تفسیر احمدی)

(آیت) اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ. (آیت ۱۲۵، النحل)

ترجمہ: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو بیشک تمھارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے راہ والوں کو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دعوتِ حق اور اظہارِ حقانیتِ دین کے لیے مناظرہ جائز ہے۔

(آیت) وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَىٕنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ. (آیت ۱۲۶، النحل)

ترجمہ: اور اگر تم سزا دو تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی تھی اور اگر تم صبر کرو تو بیشک صبر والوں کو صبر سب سے اچھا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ مُثلہ یعنی ناک کان وغیرہ کاٹ کر کسی کی ہیئت کو تبدیل کرنا شرع میں حرام ہے۔ (مدارک)

پندرہواں پارہ

(آیت) وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا. (آیت ۲۳، بنی اسرائیل)

ترجمہ: اور تمھارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔ (کنزالایمان)

مسئلہ ماں باپ کو ان کا نام لے کر نہ پکارے یہ خلاف ادب ہے اور اس میں ان کی دل آزاری ہے لیکن وہ سامنے نہ ہوں تو ان کا ذکر نام لے کر کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ماں باپ سے اس طرح کلام کرے جیسے غلام وخادم آقا سے کرتا ہے۔

(آیت) وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا. (آیت ۲۴، بنی اسرائیل)

ترجمہ: اور ان کے لیے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دنوں نے مجھے چھٹپن میں پالا۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمان کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا جائز اور اسے فائدہ پہنچانے والی ہے مردوں کے ایصال ثواب میں بھی ان کے لیے دعائے رحمت ہوتی ہے لہذا اس کے لیے یہ آیت اصل ہے۔

مسئلہ والدین کافر ہوں تو ان کے لیے ہدایت و ایمان کی دعا کرے یہی ان کے حق میں رحمت ہے۔

(آیت) وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا.

(آیت ۲۶، بنی اسرائیل)

ترجمہ: اور رشتہ داروں کو ان کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو اور فضول نہ اڑا۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اگر وہ محارم میں سے ہوں اور محتاج ہو جائیں تو ان کا خرچ اٹھانا یہ بھی ان کا حق ہے اور صاحب استطاعت رشتہ دار پر لازم ہے۔

(آیت) وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ مَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّہٖ سُلْطٰنًا فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ اِنَّہٗ کَانَ مَنْصُوْرًا. (آیت ۳۳، بنی اسرائیل)

ترجمہ: اور کوئی جان جس کی حرمت اللہ نے رکھی ہے ناحق نہ مارو اور جو ناحق مارا جائے تو بیشک ہم نے اس کے وارث کو قابو دیا ہے تو وہ قتل میں حد سے نہ بڑھے ضرور اس کی مدد ہونی ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ آیت سے ثابت ہوا کہ قصاص لینے کا حق ولی کو ہے اور وہ بہ ترتیب عصبات ہیں۔

مسئلہ اور جس کا ولی نہ ہو اس کا ولی سلطان ہے۔

(آیت) اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّہِمُ الْوَسِیْلَۃَ اَیُّہُمْ اَقْرَبُ وَیَرْجُوْنَ رَحْمَتَہٗ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَہٗ اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ کَانَ مَحْذُوْرًا. (آیت ۵۷، بنی اسرائیل)

ترجمہ: وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تمھارے رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مقرب بندوں کو بارگاہ الٰہی میں وسیلہ بنانا جائز ہے اور اللہ کے مقبول بندوں کا یہی طریقہ ہے۔

(آیت) اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْہُوْدًا. (آیت ۷۸، بنی اسرائیل)

ترجمہ: نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک اور صبح کا قرآن بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ قرأت نماز کا رکن ہے۔

(آیت) وَمِنَ الَّیْلِ فَتَہَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا.

(آیت ۷۹ بنی اسرائیل)

ترجمہ: اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمھارے لیے زیادہ ہے قریب ہے کہ تمھیں تمھارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمھاری حمد کریں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ تہجد کی کم سے کم دو رکعتیں اور متوسط چار اور زیادہ آٹھ ہیں اور سنت یہ ہے کہ دو دو

رکعت کی نیت سے پڑھی جائیں۔

مسئلہ اگر آدمی شب کی ایک تہائی عبادت کرنا چاہے اور دو تہائی سونا تو شب کے تین حصّے کر لے درمیانی تہائی میں تہجد پڑھنا افضل ہے اور اگر چاہے کہ آدھی رات سوئے آدھی رات عبادت کرے تو نصف اخیر افضل ہے۔

مسئلہ جو شخص نماز تہجد کا عادی ہو اس کے لیے تہجد ترک کرنا مکروہ ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث شریف میں ہے۔(ردالمختار)

(آیت) وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا .(آیت ۱۰۹، بنی اسرائیل)

ترجمہ: اور ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے اور یہ قرآن ان کے دل کا جھکنا بڑھاتا ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت رونا مستحب ہے۔ ترمذی و نسائی کی حدیث میں ہے کہ وہ شخص جہنم میں نہ جائے گا جو خوف الٰہی سے روئے۔

(آیت) وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوْا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَا اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا .(آیت ۱۹، الکہف)

ترجمہ: اور یوں ہی ہم نے ان کو جگایا کہ آپس میں ایک دوسرے سے احوال پوچھیں ان میں ایک کہنے والا بولا تم یہاں کتنی دیر رہے کچھ بولے کہ ایک دن رہے یا دن سے کم دوسرے بولے تمھارا رب خوب جانتا ہے جتنا تم ٹھہرے تو اپنے میں ایک کو یہ چاندی لے کر شہر میں بھیجو پھر وہ غور کرے کہ وہاں کون سا کھانا زیادہ ستھرا ہے کہ تمھارے لیے اس میں سے کھانے کو لائے اور چاہیے کہ نرمی کرے اور ہرگز کسی کو تمھاری اطلاع نہ دے۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ اجتہاد جائز اور ظن غالب کی بنا پر قول کرنا درست ہے۔

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو خرچ ساتھ میں رکھنا طریقۂ توکل کے خلاف نہیں ہے چاہیے کہ بھروسہ اللہ پر رکھے

(آیت) وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰى

اَمۡرِهِمۡ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيۡهِمۡ مَّسۡجِدًا. (آیت ۲۱، الکہف)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے ان کی اطلاع کردی کہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شبہ نہیں جب وہ لوگ ان کے معاملہ میں باہم جھگڑنے لگے تو بولے ان کے غار پر کوئی عمارت بناؤ ان کا رب انہیں خوب جانتا ہے وہ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اہل ایمان کا قدیم طریقہ ہے اور قرآن کریم میں اس کا ذکر فرمانا اور اس کو منع نہ کرنا اس فعل کے درست ہونے کی قوی ترین دلیل ہے۔

مسئلہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جوار میں برکت حاصل ہوتی ہے اسی لیے اہل اللہ کے مزارات پر لوگ حصول برکت کے لیے جایا کرتے ہیں اور اسی لیے قبروں کی زیارت سنت اور موجب ثواب ہے۔

(آیت) قَالَ لَهٗ مُوۡسٰى هَلۡ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنۡ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمۡتَ رُشۡدًا. (آیت ۶۶، الکہف)

ترجمہ: اس سے موسیٰ نے کہا کیا میں تمہارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے نیک بات جو تمہیں تعلیم ہوئی۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو علم کی طلب میں رہنا چاہیے خواہ وہ کتنا ہی بڑا عالم ہو۔

مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ جس سے علم سیکھے اس کے ساتھ بتواضع و ادب پیش آئے۔ (مدارک)

(آیت) قَالَ فَاِنِ اتَّبَعۡتَنِىۡ فَلَا تَسۡـئَلۡنِىۡ عَنۡ شَىۡءٍ حَتّٰۤى اُحۡدِثَ لَكَ مِنۡهُ ذِكۡرًا.

(آیت ۷۰ الکہف)

ترجمہ: کہا تو اگر آپ میرے ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کو نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ شاگرد اور مسترشد کے آداب میں سے ہے کہ وہ شیخ و استاد کے افعال پر زبانِ اعتراض نہ کھولے اور منتظر رہے کہ وہ خود ہی اس کی حکمت ظاہر فرماویں۔

(مدارک و ابوالسعود)

سولھواں پارہ

(آیت) فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا. (آیت ۲۶، مریم)

ترجمہ: تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو کہہ دینا میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے تو آج ہرگز کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔ (کنزالایمان)

مسئلہ سفیہ کے جواب میں سکوت و اعراض چاہیئے۔ جواب جاہلاں باشد خموشی۔

مسئلہ کلام کو افضل شخص کی طرف تفویض کرنا اولیٰ ہے، حضرت مریم نے یہ بھی اشارہ سے کہا کہ میں کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔

(آیت) أُولٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَّ مِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرٰهِيمَ وَ إِسْرَآءِيلَ وَ مِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَّ بُكِيًّا. (آیت ۵۸، مریم)

ترجمہ: یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا غیب کی خبریں بتانے والوں میں سے آدم کی اولاد سے اور ان میں جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا اور ابراہیم اور یعقوب کی اولاد سے اور ان میں سے جنہیں ہم نے راہ دکھائی اور چن لیا جب ان پر رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتیں گر پڑتے سجدہ کرتے اور روتے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک بخشوع قلب سننا اور رونا مستحب ہے۔

(آیت) إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا. (آیت ۹۶، مریم)

ترجمہ: بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ان کے لیے رحمٰن محبت کردے گا۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مومنین صالحین و اولیائے کاملین کی مقبولیت عامہ ان کی محبوبیت کی دلیل ہے جیسے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سلطان نظام الدین دہلوی اور حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر حضرات اولیائے کاملین کی عام

مقبولیتیں ان کی محبوبیت کی دلیل ہیں۔

(آیت) قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰۤى اَثَرِیْ وَ عَجِلْتُ اِلَیْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى. (آیت ۸۴، طٰہٰ)

ترجمہ: عرض کی کہ وہ یہ ہیں میرے پیچھے اور اے میرے رب تیری طرف میں جلدی کرکے حاضر ہوا کہ تو راضی ہو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے اجتہاد کا جواز ثابت ہوا۔ (مدارک)

(آیت) قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَ اَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ (آیت ۸۵، طٰہٰ)

ترجمہ: فرمایا تو ہم نے تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو بلا میں ڈالا اور انہیں سامری نے گمراہ کردیا۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت میں اضلال یعنی گمراہ کرنے کی نسبت سامری کی طرف فرمائی گئی کیوں کہ وہ اس کا سبب و باعث ہوا۔ اس سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو سبب کی طرف نسبت کرنا جائز ہے اسی طرح کہہ سکتے ہیں کہ ماں باپ نے پرورش کی، دینی پیشواؤں نے ہدایت کی، اولیا نے حاجت روائی فرمائی، بزرگوں نے بلا دفع کی۔ مفسرین نے فرمایا ہے کہ امور ظاہر میں منشاو سبب کی طرف منسوب کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ حقیقت میں ان کا موجد اللہ تعالیٰ ہے اور قرآن کریم میں ایسی نسبتیں بکثرت وارد ہیں۔ (خازن)

(آیت) وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا یَخٰفُ ظُلْمًا وَّ لَا هَضْمًا.

(آیت ۱۱۲، طٰہٰ)

ترجمہ: اور جو کچھ نیک کام کرے اور ہو مسلمان تو اسے نہ زیادتی کا خوف ہوگا نہ نقصان کا۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ طاعت اور نیک اعمال سب کی قبولیت ایمان کے ساتھ مشروط ہے کہ ایمان ہو تو سب نیکیاں کارآمد ہیں اور ایمان نہ ہو تو یہ سب عمل بے کار۔

سترہواں پارہ

(آیت) وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ فَسْـٴَلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ. (آیت ۷، الانبیاء)

ترجمہ: اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد جنہیں ہم وحی کرتے تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمھیں علم نہ ہو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے تقلید کا وجوب ثابت ہوتا ہے، یہاں انہیں علم والوں سے پوچھنے کا حکم دیا گیا کہ ان سے دریافت کرو کہ اللہ کے رسول صورت بشری میں ظہور فرما ہوئے تھے یا نہیں، اس سے تمھارے تردد کا خاتمہ ہو جائے گا۔

(آیت) فَفَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَ وَكُلًّا اٰتَیْنَا حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَّ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ یُسَبِّحْنَ وَ الطَّیْرَ وَ كُنَّا فٰعِلِیْنَ. (آیت ۷۹۔ الانبیاء)

ترجمہ: ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا اور دونوں کو حکومت اور علم عطا کیا اور داؤد کے ساتھ پہاڑ مسخّر فرما دیئے کہ تسبیح کرتے اور پرندے اور یہ ہمارے کام تھے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ جن علما کو اجتہاد کی اہلیت حاصل ہو انہیں ان امور میں اجتہاد کا حق ہے جس میں وہ کتاب و سنت کا حکم نہ پاویں اور اگر اجتہاد میں خطا بھی ہو جاوے تو بھی ان پر مواخذہ نہیں۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب حکم کرنے والا اجتہاد کے ساتھ حکم کرے اور اس حکم میں مصیب ہو تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور اگر اجتہاد میں خطا واقع ہو جائے تو ایک اجر

اٹھارہواں پارہ

(آیت) فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ .(آیت ۷،المؤمنون)

ترجمہ: توجوان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ ہاتھ سے قضائے شہوت کرنا حرام ہے۔سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالی نے ایک امت کو عذاب کیا جو اپنی شرم گاہوں سے کھیل کرتے تھے۔

(آیت) وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ .(آیت ۴،النور)

ترجمہ: اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انہیں اسّی کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں۔(کنزالایمان)

مسئلہ جو شخص کسی پارسا مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگائے اور اس پر چار معائنہ کے گواہ پیش نہ کر سکے تو اس پر حد واجب ہو جاتی ہے اسی ۸۰ کوڑے۔آیت میں محصنات کا لفظ خصوص واقعہ کے سبب سے وارد ہوا یا اس لیے کہ عورتوں کو تہمت لگانا کثیر الوقوع ہے۔

مسئلہ اور ایسے لوگ جو زنا کی تہمت میں سزایاب ہوں اور ان پر حد جاری ہو چکی ہو مردود الشہادۃ ہو جاتے ہیں کبھی ان کی گواہی مقبول نہیں ہوتی۔پارسا سے مراد وہ ہیں جو مسلمان مکلف آزاد اور زنا سے پاک ہوں۔

مسئلہ زنا کی شہادت کا نصاب چار گواہ ہیں۔

مسئلہ حد قذف مطالبہ پر مشروط ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ مطالبہ نہ کرے تو قاضی پر حد قائم کرنا لازم نہیں۔

مسئلہ مطالبہ کا حق اسی کو ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ زندہ ہو اور اگر مر گیا ہو تو اس کے بیٹے پوتے کو بھی ہے۔

مسئلہ غلام اپنے مولی پر اور بیٹا باپ پر قذف یعنی اپنی ماں پر زنا کی تہمت لگانے کا دعوی نہیں کر سکتا۔

مسئلہ قذف کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ صراحۃً کسی کو زانی کہے یا یہ کہے کہ تو اپنے باپ سے نہیں ہے یا اس کے باپ کا نام لے کر کہے کہ تو فلاں کا بیٹا نہیں ہے یا اس کو زانیہ کا بیٹا کہہ کر پکارے اور ہو اس کی ماں پارسا تو ایسا شخص قاذف ہو جائے گا اور اس پر تہمت کی حد آئے گی۔

مسئلہ اگر غیر محصن کو زنا کی تہمت لگائی مثلاً کسی غلام کو یا کافر کو یا ایسے شخص کو جس کا کبھی زنا کرنا ثابت ہو تو اس پر حد قذف قائم نہ ہوگی بلکہ اس پر تعزیر واجب ہوگی اور یہ تعزیر تین[۳] سے انتالیس[۳۹] تک حسب تجویز حاکم شرع کوڑے لگانا ہے اسی طرح اگر کسی شخص نے زنا کے سوا اور کسی فجور کی تہمت لگائی اور پارسا مسلمان کو اے فاسق، اے کافر، اے خبیث، اے چور، اے بدکار، اے مخنث، اے بددیانت، اے لوطی، اے زندیق، اے دیّوث، اے شرابی، اے سود خوار، اے بدکار عورت کے بچے، اے حرام زادے، اس قسم کے الفاظ کہے تو بھی اس پر تعزیر واجب ہوگی۔

مسئلہ امام یعنی حاکم شرع کو اور اس شخص کو جسے تہمت لگائی گئی ہو ثبوت سے قبل معاف کرنے کا حق ہے۔

مسئلہ اگر تہمت لگانے والا آزاد نہ ہو بلکہ غلام ہو تو اس کو چالیس کوڑے لگائے جائیں گے۔

مسئلہ تہمت لگانے کے جرم میں جس کو حد لگائی گئی ہو اس کی گواہی کسی معاملہ میں معتبر نہیں چاہے وہ توبہ کرے لیکن رمضان کا چاند دیکھنے کے باب میں توبہ کرنے اور عادل ہونے کی صورت میں اس کا قول قبول کر لیا جائے گا کیوں کہ یہ درحقیقت شہادت نہیں ہے اسی لیے اس میں لفظ شہادت اور نصاب شہادت بھی شرط نہیں۔

(آیت) وَالْخٰمِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ. (آیت ۹، النور)

ترجمہ: اور پانچویں یوں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ جب مرد اپنی بی بی پر زنا کی تہمت لگائے تو اگر مرد و عورت دونوں شہادت کے اہل ہوں اور عورت اس پر مطالبہ کرے تو مرد پر لعان واجب ہو جاتا ہے اگر وہ لعان سے انکار کرے تو اس کو اس وقت تک قید رکھا جائے گا جب تک وہ لعان کرے یا اپنے جھوٹ کا مقر ہو اگر جھوٹ کا اقرار کرے تو اس کو حد قذف لگائی جائے گی جس کا بیان اوپر گزر چکا ہے اور اگر لعان کرنا چاہے تو

اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ وہ اس عورت پر زنا کا الزام لگانے میں سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہنا ہوگا کہ اللہ کی لعنت مجھ پر اگر میں یہ الزام لگانے میں جھوٹا ہوں، اتنا کرنے کے بعد مرد پر سے حد قذف ساقط ہوجائے گی اور عورت پر لعان واجب ہوگا انکار کرے گی تو قید کی جائے گی یہاں تک کہ لعان منظور کرے یا شوہر کے الزام لگانے کی تصدیق کرے اگر تصدیق کی تو عورت پر زنا کی حد لگائی جائے گی اور اگر لعان کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ مرد اس پر زنا کی تہمت لگانے میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہنا ہوگا کہ اگر مرد اس الزام لگانے میں سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ہو اتنا کہنے کے بعد عورت سے زنا کی حد ساقط ہوجائے گی اور لعان کے بعد قاضی کے تفریق کرنے سے فرقت واقع ہوگی بغیر اس کے نہیں اور یہ تفریق طلاق بائنہ ہوگی اور اگر مرد اہل شہادت میں سے نہ ہو مثلاً غلام ہو یا کافر ہو یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو تو لعان نہ ہوگا اور تہمت لگانے سے مرد پر حدِ قذف لگائی جائے گی اور اگر مرد اہل شہادت میں سے ہو اور عورت میں یہ اہلیت نہ ہو اس طرح کہ وہ باندی ہو یا کافرہ ہو یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو یا بچی ہو یا مجنونہ ہو یا زانیہ ہو اس صورت میں نہ مرد پر حد ہوگی اور نہ لعان۔

(آیت) لَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا ۙ وَّ قَالُوْا هٰذَاۤ اِفْكٌ مُّبِیْنٌ. (آیت ۱۲، النور)

ترجمہ: کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا اور کہتے یہ کھلا بہتان ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان پر بدگمانی کرنا ناجائز ہے اور جب کسی نیک شخص پر تہمت لگائی جائے تو بغیر ثبوت مسلمان کو اس کی موافقت اور تصدیق کرنا روا نہیں۔

(آیت) وَ لَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ. (آیت ۱۶، النور)

ترجمہ: اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سنا تھا کہا ہوتا کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں الٰہی پاکی ہے تجھے یہ بڑا بہتان ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی نبی کی بی بی بدکار ہوسکے اگرچہ اس کا مبتلائے کُفر ہونا ممکن ہے

کیونکہ انبیا کُفّار کی طرف مبعوث ہوتے ہیں توضروری ہے کہ جو چیز کُفّار کے نزدیک بھی قابلِ نفرت ہو اس سے وہ پاک ہوں اور ظاہر ہے کہ عورت کی بدکاری ان کے نزدیک قابلِ نفرت ہے۔ (کبیر وغیرہ)

(آیت) وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰی وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْم

(آیت ۲۲، النور)

ترجمہ: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمھاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر معلوم ہو کہ اس کا کرنا ہی بہتر ہے تو چاہیئے کہ اس کام کو کرے اور قسم کا کفارہ دے، حدیث صحیح میں یہی وارد ہے۔

مسئلہ اس آیت سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی اس سے آپ کی علوئے شان و مرتبت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولوالفضل فرمایا۔

(آیت) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ. (آیت ۲۷، النور)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کر لو یہ تمھارے لیے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ غیر کے گھر میں بے اجازت داخل نہ ہو اور اجازت لینے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ یا الحمد للہ یا اللہ اکبر کہے یا کھکارے جس سے مکان والوں کو معلوم ہو کہ کوئی آنا چاہتا ہے یا یہ کہے کہ کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے؟ غیر کے گھر سے وہ گھر مراد ہے جس میں غیر سکونت رکھتا ہو خواہ اس کا مالک ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ غیر کے گھر جانے والے کی اگر صاحبِ مکان سے پہلے ہی ملاقات ہو جائے تو اول سلام کرے پھر اجازت چاہے اور اگر وہ مکان کے اندر ہو تو سلام کے ساتھ اجازت چاہے اس طرح کہ کہے السلام علیکم کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے؟ حدیث شریف میں ہے کہ سلام

کو کلام پر مقدم کرو۔ حضرت عبداللہ کی قراءت بھی اسی پر دلالت کرتی ہے ان کی قراءت یوں ہے حَتّٰی تُسَلِّمُوْا عَلٰی اَهْلِهَا وَتَسْتَاذِنُوْا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلے اجازت چاہے پھر سلام کرے۔ (مدارک، کشاف احمد)

مسئلہ اگر دروازے کے سامنے کھڑے ہونے میں بے پردگی کا اندیشہ ہو تو دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہو کر اجازت طلب کرے۔

مسئلہ حدیث شریف میں ہے اگر گھر میں ماں ہو جب بھی اجازت طلب کرے۔ (موطا امام مالک)

(آیت) فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰی یُؤْذَنَ لَكُمْ وَاِنْ قِیْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰی لَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ. (آیت ۲۸، النور)

ترجمہ: پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو یہ تمھارے لیے بہت ستھرا ہے اللہ تمھارے کاموں کو جانتا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ کسی کا دروازہ بہت زور سے کھٹکھٹانا اور شدید آواز سے چیخنا خاص کر عُلَما اور بزرگوں کے دروازوں پر ایسا کرنا، ان کو زور سے پکارنا مکروہ و خلافِ ادب ہے۔

(آیت) قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰی لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ. (آیت ۳۰، النور)

ترجمہ: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے بہت ستھرا ہے بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ مرد کا بدن زیر ناف سے گھٹنے کے نیچے تک عورت ہے، اس کا دیکھنا جائز نہیں اور عورتوں میں سے اپنے محارم اور غیر کی باندی کا بھی یہی حکم ہے مگر اتنا اور ہے کہ ان کے پیٹ اور پیٹھ کا دیکھنا بھی جائز نہیں اور حرۂ اجنبیہ کے تمام بدن کا دیکھنا ممنوع ہے مگر بحالت ضرورت قاضی و گواہ کو اور اس عورت سے نکاح کی خواہش رکھنے والے کو چہرہ دیکھنا جائز ہے اور اگر کسی عورت کے ذریعہ سے حال معلوم کر سکتا ہو تو نہ دیکھے اور طبیب کو موضع مرض کا بقدر ضرورت دیکھنا جائز ہے

مسئلہ امرد لڑکے کی طرف بھی شہوت سے دیکھنا حرام ہے۔(مدارک واحمدی)

(آیت) وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآىٕهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآىٕهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآىٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ (آیت ۳۱، النور)

ترجمہ: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطے کہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔(کنزالایمان)

مسئلہ عورت اپنے غلام سے بھی مثل اجنبی کے پردہ کرے۔(مدارک وغیرہ)

مسئلہ ائمۂ حنفیہ کے نزدیک خصی اور عنین حرمتِ نظر میں اجنبی کا حکم رکھتے ہیں۔

مسئلہ اس طرح قبیح الافعال مخنث سے بھی پردہ کیا جائے جیسا کہ حدیث مسلم سے ثابت ہے

مسئلہ اسی لیے چاہیئے کہ عورتیں باجے دار جھانجھن نہ پہنیں حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی دعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں۔ اس سے سمجھنا چاہیئے کہ جب زیور کی آواز عدم قبول دعا کا سبب ہے تو خاص عورت کی آواز اور اس کی بے پردگی کیسی موجب غضب الٰہی ہوگی، پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے۔(تفسیر احمدی وغیرہ)

(آیت) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ وَ الَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِیْرَةِ وَمِنْ

بَعۡدِ صَلٰوةِ الۡعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوۡرٰتٍ لَّكُمۡ لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ وَلَا عَلَيۡهِمۡ جُنَاحٌۢ بَعۡدَهُنَّ طَوّٰفُوۡنَ عَلَيۡكُمۡ بَعۡضُكُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الۡاٰيٰتِ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ۔ (آیت۵۸،النور)

ترجمہ: اے ایمان والو! چاہیے کہ تم سے اذن لیں تمھارے ہاتھ کے مال غلام اور وہ جو تم میں ابھی جوانی کو نہ پہنچے تین وقت نمازِ صبح سے پہلے اور جب تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو دوپہر کو اور نماز عشاء کے بعد یہ تین وقت تمھاری شرم کے ہیں ان تین کے بعد کچھ گناہ نہیں تم پر نہ ان پر آمد ورفت رکھتے ہیں تمھارے یہاں ایک دوسرے کے پاس اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمھارے لیے آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ یعنی ان تین وقتوں کے سوا باقی اوقات میں غلام اور بچے بے اجازت داخل ہو سکتے ہیں۔

(آیت) لَيۡسَ عَلَى الۡاَعۡمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الۡاَعۡرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الۡمَرِيۡضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤى اَنۡفُسِكُمۡ اَنۡ تَاۡكُلُوۡا مِنۡۢ بُيُوۡتِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اٰبَآئِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اُمَّهٰتِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اِخۡوَانِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اَخَوٰتِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اَعۡمَامِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ عَمّٰتِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اَخۡوَالِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ خٰلٰتِكُمۡ اَوۡ مَا مَلَكۡتُمۡ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوۡ صَدِيۡقِكُمۡ لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَاۡكُلُوۡا جَمِيۡعًا اَوۡ اَشۡتَاتًا فَاِذَا دَخَلۡتُمۡ بُيُوۡتًا فَسَلِّمُوۡا عَلٰۤى اَنۡفُسِكُمۡ تَحِيَّةً مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ۔ (آیت۶۱،النور)

ترجمہ: نہ اندھے پر تنگی اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر روک اور نہ تم میں کسی پر کہ کھاؤ اپنی اولاد کے گھر یا اپنے باپ کے گھر یا اپنی ماں کے گھر یا اپنے بھائیوں کے یہاں یا اپنی بہنوں کے گھر یا اپنے چچاؤں کے یہاں یا اپنی پھوپھیوں کے گھر یا اپنے ماموؤں کے یہاں یا اپنی خالاؤں کے گھر یا جہاں کی کنجیاں تمھارے قبضہ میں ہیں یا اپنے دوست کے یہاں تم پر کوئی الزام نہیں کہ مل کر کھاؤ یا الگ الگ پھر جب کسی گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو ملتے وقت کی اچھی دعا اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ اللہ یوں ہی بیان فرماتا ہے تم سے آیتیں کہ تمہیں سمجھ ہو۔(کنزالایمان)

مسئلہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل کو سلام کرے اور ان لوگوں کو جو مکان میں ہوں بشرطیکہ ان کے دین میں خلل نہ ہو۔(خازن)

مسئلہ اگر خالی مکان میں داخل ہو جہاں کوئی نہیں ہے تو کہے "اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی وَ بَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصَّالِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الْبَیْتِ وَرَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی وَ بَرَکَاتُہٗ" حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ مکان سے یہاں مسجدیں مراد ہیں۔ نخعی نے کہا کہ جب مسجد میں کوئی نہ ہو تو کہے "اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم" (شفا شریف) ملا علی قاری نے شرح شفا میں لکھا کہ خالی مکان میں سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر سلام عرض کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اہل اسلام کے گھروں میں روح اقدس جلوہ فرما ہوتی ہے۔

(آیت) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَ اِذَا کَانُوْا مَعَہٗ عَلٰۤی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْھَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْہُ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَکَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللہِ وَ رَسُوْلِہٖ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْکَ لِبَعْضِ شَاْنِھِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْھُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَھُمُ اللہَ اِنَّ اللہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ (آیت ۶۲، النور)

ترجمہ: ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر یقین لائے اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام میں حاضر ہوئے ہوں جس کے لیے جمع کیے گئے ہوں تو نہ جائیں جب تک ان سے اجازت نہ لے لیں وہ جو تم سے اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر جب وہ تم سے اجازت مانگیں اپنے کسی کام کے لیے تو ان میں جسے تم چاہو اجازت دے دو اور ان کے لیے اللہ سے معافی مانگو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اماموں اور دینی پیشواؤں کی مجلس سے بھی بے اجازت نہ جانا چاہیئے۔ (مدارک)

انیسواں پارہ

(آیت) لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ وَكَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا .
(آیت۲۹،الفرقان)

ترجمہ: بیشک اس نے مجھے بہکادیا میرے پاس آئی ہوئی نصیحت سے اور شیطان آدمی کو بے مدد چھوڑ دیتا ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ بے دین اور بدمذہب کی دوستی اور اس کے ساتھ صحبت و اختلاط اور الفت و احترام ممنوع ہے۔

(آیت) وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوٰجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا .(آیت۷۴،الفرقان)

ترجمہ: اور وہ جوعرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوابنا۔(کنزالایمان)

مسئلہ بعض مفسّرین نے فرمایا کہ اس میں دلیل ہے کہ آدمی کو دینی پیشوائی اور سرداری کی رغبت وطلب چاہیئے ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے صالحین بندوں کے اوصاف ذکر فرمائے اس کے بعدان کی جزاذکر فرمائی جاتی ہے۔

(آیت) قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَ اتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ .(آیت۱۱۱،الشعراء)

ترجمہ: بولے کیاہم تم پرایمان لے آئیں اور تمھارے ساتھ کمینے ہوئے ہیں۔(کنزالایمان)

مسئلہ مومن کورذیل کہناجائزنہیں خواہ وہ کتناہی محتاج ونادار ہویاوہ کسی نسب کا ہو۔

بیسواں پارہ

(آیت) فَجَآءَتۡهُ اِحۡدٰىهُمَا تَمۡشِىۡ عَلَى اسۡتِحۡيَآءٍ قَالَتۡ اِنَّ اَبِىۡ يَدۡعُوۡكَ لِيَجۡزِيَكَ اَجۡرَ مَا سَقَيۡتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيۡهِ الۡقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفۡ نَجَوۡتَ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ۔
(آیت ۲۵، قصص)

ترجمہ: تو ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس آئی شرم سے چلتی ہوئی بولی میرا باپ تمہیں بلاتا ہے کہ تمہیں مزدوری دے اس کی جو تم نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے جب موسیٰ اس کے پاس آیا اور اسے باتیں کہہ سنائیں اس نے کہا ڈریے نہیں آپ بچ گئے ظالموں سے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ ایک شخص کی خبر پر عمل کرنا جائز ہے خواہ وہ غلام ہو یا عورت ہو اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اجنبیہ کے ساتھ ورع واحتیاط کے ساتھ چلنا جائز ہے۔ (مدارک)

(آیت) قَالَ اِنِّىۡۤ اُرِيۡدُ اَنۡ اُنۡكِحَكَ اِحۡدَى ابۡنَتَىَّ هٰتَيۡنِ عَلٰٓى اَنۡ تَاۡجُرَنِىۡ ثَمٰنِىَ حِجَجٍ ۚ فَاِنۡ اَتۡمَمۡتَ عَشۡرًا فَمِنۡ عِنۡدِكَ ۚ وَمَاۤ اُرِيۡدُ اَنۡ اَشُقَّ عَلَيۡكَ ؕ سَتَجِدُنِىۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۔ (آیت ۲۷، قصص)

ترجمہ: کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت کرو پھر اگر پورے دس برس کرلو تو تمھاری طرف سے ہے اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا، قریب ہے کہ انشاء اللہ تم مجھے نیکوں میں پاؤ گے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ عقد کے لیے صیغۂ ماضی ضروری ہے۔

مسئلہ اور ایسے ہی منکوحہ کی تعیین بھی ضروری ہے۔

مسئلہ آزاد مرد کا آزاد عورت سے نکاح کسی دوسرے آزاد شخص کی خدمت کرنے یا بکریاں چرانے کو مہر قرار دے کر جائز ہے۔

مسئلہ اور اگر آزاد مرد نے کسی مدت تک عورت کی خدمت کرنے کو یا قرآن کی تعلیم کو مہر قرار دے کر نکاح کیا تو نکاح جائز ہے اور یہ چیزیں مہر نہ ہو سکیں گی بلکہ اس صورت میں مہرِ مثل لازم ہو گا۔
(ہدایہ واحمدی)

(آیت) وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ. (آیت۸، قصص)

ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی ور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہانہ مان میری ہی طرف تمھارا پھرنا ہے تو میں بتادوں گا تمہیں جو تم کرتے تھے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ ایسی اطاعت کسی مخلوق کی جائز نہیں جس میں خدا کی نافرمانی ہو۔

اکیسواں پارہ

(آیت) وَلَا تُجَادِلُوْا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِالَّذِيْ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ .

(آیت۴۶،العنکبوت)

ترجمہ: اور اے مسلمانو! کتابیوں سے نہ جھگڑو مگر بہتر طریقہ پر مگر وہ جنہوں نے ان میں سے ظلم کیا اور کہو ہم ایمان لائے اس پر جو ہماری طرف اترا اور جو تمھاری طرف اترا اور ہمارا تمھارا ایک معبود ہے اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے کفار کے ساتھ دینی امور میں مناظرہ کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور ایسے ہی علم کلام سیکھنے کا جواز بھی۔

(آیت) الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ .

(آیت۳،روم)

ترجمہ: رومی مغلوب ہوئے پاس کی زمین میں اور اپنی مغلوبی کے بعد عنقریب غالب ہوں گے۔(کنزالایمان)

مسئلہ حضرت امام ابوحنیفہ وامام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک حربی کفار کے ساتھ عقود فاسدہ ربٰوا وغیرہ جائز ہیں۔(مدارک وخازن)

(آیت) فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ .(آیت۳۸،روم)

ترجمہ: تو رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو یہ بہتر ہے ان کے لیے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور انہیں کا کام بنا۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے محارم کے نفقہ کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ (مدارک)

(آیت) مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ

مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ وَ اللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَيَهْدِى السَّبِيْلَ. (آیت ۴،الاحزاب)

ترجمہ: اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہ رکھے اور تمھاری ان عورتوں کو جنہیں تم ماں کے برابر کہہ دو تمھاری ماں نہ بنایا اور نہ تمھارے لیے پالکوں کو تمھارا بیٹا بنایا یہ تمھارے اپنے منھ کا کہنا ہے اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ ظِہار سے نکاح باطل نہیں ہوتا لیکن کفّارہ ادا کرنا لازم ہو جاتا ہے اور کفّارہ ادا کرنے سے پہلے عورت سے علٰیحدہ رہنا اور اس سے تمتع نہ کرنا لازم ہے۔

مسئلہ ظِہار کا کفّارہ ایک غلام کا آزاد کرنا اور یہ میسّر نہ ہو تو متواتر دو مہینے کے روزے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

مسئلہ کفّارہ ادا کرنے کے بعد عورت سے قربت اور تمتُّع حلال ہو جاتا ہے۔ (ہدایہ)

(آیت) اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّا اَنْ تَفْعَلُوْا اِلٰى اَوْلِيَآئِكُمْ مَّعْرُوْفًا كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا. (آیت ٦،الاحزاب)

ترجمہ: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں اور رشتہ والے اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں بہ نسبت اور مسلمانوں اور مہاجروں کے مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر کوئی احسان کرو یہ کتاب میں لکھا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اولی الارحام ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں، کوئی اجنبی دینی برادری کے ذریعہ سے وارث نہیں ہوتا۔

(آیت) وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا. (آیت ۷،الاحزاب)

ترجمہ: اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح اور ابراہیم اور موسٰی اور عیسٰی بن مریم سے اور ہم نے ان سے گاڑھا عہد لیا۔ (کنزالایمان)

مسئلہ سید عالم ﷺ کا ذکر دوسرے انبیاء پر مقدم کرنا ان سب پر آپ کی افضلیت کے اظہار کے لیے ہے۔

(آیت) یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا. (آیت ۲۸، الاحزاب)

ترجمہ: اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ جس عورت کو اختیار دیا جائے وہ اگر اپنے زوج کو اختیار کرے تو طلاق واقع نہیں ہوتی اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو ہمارے نزدیک طلاق بائن واقع ہوتی ہے۔

(آیت) یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا. (آیت ۳۰، الاحزاب)

ترجمہ: اے نبی کی بیبیو جو تم میں صریح حیا کے خلاف کوئی جرأت کرے اس پر اوروں سے دونا عذاب ہوگا اور یہ اللہ کو آسان ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اسی لیے عالم کا گناہ جاہل کے گناہ سے زیادہ قبیح ہوتا ہے اور اسی لیے آزادوں کی سزا شریعت میں غلاموں سے زیادہ مقرر ہے اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیبیاں تمام جہان کی عورتوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں اس لیے ان کی ادنیٰ بات سخت گرفت کے قابل ہے۔

بائیسواں پارہ

(آیت) وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا .(آیت ۳۶،الاحزاب)

ترجمہ: اور کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی بہکا۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسول کریم ﷺ کی طاعت ہر امر میں واجب ہے اور نبی علیہ السلام کے مقابلہ میں کوئی اپنے نفس کا بھی خود مختار نہیں۔

مسئلہ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ امر وجوب کے لیے ہوتا ہے۔

(آیت) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا فَمَتِّعُوْهُنَّ وَ سَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا .

(آیت ۴۹،الاحزاب)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں بے ہاتھ لگائے چھوڑ دو تو تمھارے لیے کچھ عدت نہیں جسے گنو تو انہیں کچھ فائدہ دو اور اچھی طرح سے چھوڑ دو۔

(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر عورت کو قبل قربت طلاق دی تو اس پر عدت واجب نہیں۔

مسئلہ خلوت صحیحہ قربت کے حکم میں ہے تو اگر خلوتِ صحیحہ کے بعد طلاق واقع ہو تو عدت واجب ہوگی اگرچہ مباشرت نہ ہوئی ہو۔

مسئلہ یہ حکم مومنہ اور کتابیہ دونوں کو عام ہے لیکن آیت میں مومنات کا ذکر فرمانا اس طرف مشیر ہے کہ نکاح کرنا مومنہ سے اولیٰ ہے۔

مسئلہ یعنی اگر ان کا مہر مقرر ہو چکا تھا تو قبل خلوت طلاق دینے سے شوہر پر نصف مہر

واجب ہوگا اور اگر مہر مقرر نہیں ہوا تھا تو ایک جوڑا دینا واجب ہے جس میں تین کپڑے ہوتے ہیں۔

(آیت) یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِیْۤ اٰتَیْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَ مَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَیْكَ وَ بَنٰتِ عَمِّكَ وَ بَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَ بَنٰتِ خَالِكَ وَ بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِیْ هَاجَرْنَ مَعَكَ وَ امْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَیْهِمْ فِیْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ لِكَیْلَا یَكُوْنَ عَلَیْكَ حَرَجٌ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا. (آیت ۵۰، الاحزاب)

ترجمہ: اے غیب بتانے والے (نبی) ہم نے تمھارے لیے حلال فرمائیں تمھاری وہ بیبیاں جن کو تم مہر دو اور تمھارے ہاتھ کا مال کنیزیں جو اللہ نے تمہیں غنیمت میں دیں اور تمھارے چچا کی بیٹیاں اور پھپیوں کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تمھارے ساتھ ہجرت کی اور ایمان والی عورت اگر وہ اپنی جان نبی کی نذر کرے اگر نبی اسے نکاح میں لانا چاہے یہ خاص تمھارے لیے ہے امّت کے لیے نہیں ہمیں معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں پر مقرر کیا ہے ان کی بیبیوں اور ان کے ہاتھ کے مال کنیزوں میں یہ خصوصیت تمھاری اس لیے کہ تم پر کوئی تنگی نہ ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان۔ (کنزالایمان)

مسئلہ غنیمت میں ملنے کا ذکر بھی فضیلت کے لیے ہے کیونکہ مملوکات بملک یمین خواہ خرید سے ملک میں آئی ہوں یا ہبہ سے یا وارثت سے یا وصیت سے وہ سب حلال ہیں۔

مسئلہ نکاح بلفظ ہبہ جائز ہے۔

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ شرعاً مہر کی مقدار اللہ تعالی کے نزدیک مقرر ہے اور وہ دس درہم ہیں جس سے کم کرنا ممنوع ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

(آیت) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ وَ لٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَ لَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ وَ اللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْــٴَـلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ وَ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا. (آیت ۵۳، الاحزاب)

ترجمہ: اے ایمان والو نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ بیشک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمھارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمھارے دلوں اور ان کے دلوں کی اور تمہیں نہیں پہنچتا کہ رسول اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو بیشک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ گھر مرد کا ہوتا ہے اور اسی لیے اس سے اجازت حاصل کرنا مناسب ہے، شوہر کے گھر کو عورت کا گھر بھی کہا جاتا ہے اس لحاظ سے کہ وہ اس میں سکونت کا حق رکھتی ہے۔

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ بغیر دعوت کسی کے یہاں کھانے نہ جائے۔

(آیت) اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا. (آیت ۵۶، الاحزاب)

ترجمہ: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

مسئلہ درود شریف میں آل و اصحاب کا ذکر متوارث ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں۔

مسئلہ درود شریف کی بہت برکتیں اور فضیلتیں ہیں حدیث شریف میں ہے سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ جب درود بھیجنے والا مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ مسلم کی حدیث شریف میں ہے جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار بھیجتا ہے۔ ترمذی کی حدیث شریف میں ہے بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ درود نہ بھیجے

تیئیسواں پارہ

(آیت) فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ. (آیت ۸، الصّٰفّٰت)

ترجمہ: پھر کہا میں بیمار ہونے والا ہوں۔

مسئلہ علم نجوم حق ہے اور سیکھنے میں مشغول ہونا منسوخ ہو چکا۔

مسئلہ شرعاً کوئی مرض متعدّی نہیں ہوتا یعنی ایک شخص کا مرض بعینہ دوسرے میں نہیں پہنچ جاتا، مادوں کے فساد اور ہوا وغیرہ کی سمتوں کے اثر سے ایک وقت میں بہت سے لوگوں کو ایک طرح کے مرض ہو سکتے ہیں لیکن حدوث مرض کا ہر ایک میں جداگانہ ہے، کسی کا مرض کسی دوسرے میں نہیں پہنچتا۔

(آیت) قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ وَ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ قَلِیْلٌ مَّا هُمْ وَ ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ. (آیت ۲۴، ص)

ترجمہ: داؤد نے فرمایا بیشک یہ تجھ پر زیادتی کرتا ہے کہ تیری دُنبی اپنی دُنبیوں میں ملانے کو مانگتا ہے اور بیشک اکثر ساجھے والے ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور وہ بہت تھوڑے ہیں اب داؤد سمجھا کہ ہم نے یہ اس کی جانچ کی تھی تو اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا اور رجوع لایا۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں رکوع کرنا سجدہ تلاوت کے قائم مقام ہو جاتا ہے جب کہ نیت کی جائے۔

چوبیسواں پارہ

(آیت) اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِیًّا وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ. (آیت ۴۶، المومن)

ترجمہ: آگ جس پر صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی حکم ہوگا فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے عذاب قبر کے ثبوت پر استدلال کیا جاتا ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ ہر مرنے والے پر اس کا مقام صبح و شام پیش کیا جاتا ہے جنتی پر جنت کا اور دوزخی پر دوزخ کا اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے تاآنکہ روز قیامت اللہ تعالیٰ تجھ کو اس کی طرف اٹھائے۔

پچیسواں پارہ

(آیت) ذٰلِكَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ قُلْ لَّاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰى وَ مَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ـ

(آیت ۲۳، الشوریٰ)

ترجمہ: یہ ہے وہ جس کی خوش خبری دیتا ہے اللہ اپنے بندوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبّت اور جو نیک کام کرے ہم اس کے لیے اس میں اور خوبی بڑھائیں بیشک اللہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اہلِ قرابت سے کون کون مراد ہیں اس میں کئی قول ہیں، ایک تو یہ کہ مراد اس سے حضرت علی و حضرت فاطمہ و حسنین کریمین ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم، ایک قول یہ ہے کہ آلِ علی و آلِ عقیل و آلِ جعفر و آلِ عباس مراد ہیں، اور ایک قول یہ ہے کہ حضور کے وہ اقارب مراد ہیں جن پر صدقہ حرام ہے اور وہ مخلصینِ بنی ہاشم و بنی مطّلب ہیں، حضور کی ازواجِ مطہّرات حضور کے اہلِ بیت میں داخل ہیں

مسئلہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبّت اور حضور کے اقارب کی محبّت دین کے فرائض میں سے ہے۔ (جمل و خازن وغیرہ)

(آیت) وَ هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ. (آیت ۲۵، الشوریٰ)

ترجمہ: اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ توبہ ہر ایک گناہ سے واجب ہے اور توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی بدی و معصیّت سے باز آئے اور جو گناہ اس سے صادر ہوا اس پر نادم ہو اور ہمیشہ گناہ سے مجتنب رہنے کا پختہ ارادہ کرے، اور اگر گناہ میں کسی بندے کی حق تلفی بھی تھی تو اس حق سے بطریقِ شرعی عہدہ برآ ہو۔

(آیت) وَ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا فَیُوْحِیَ بِاِذْنِهٖ مَا یَشَآءُ اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَكِیْمٌ. (آیت ۵۲، الشوریٰ)

ترجمہ: اور کسی آدمی کو نہیں پہنچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر یا یوں کہ وہ بشر پردہ عظمت کے ادھر ہو یا کوئی فرشتہ بھیجے کہ وہ اس کے حکم سے وحی کرے جو وہ چاہے بیشک وہ بلندی و حکمت والا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کے لیے کوئی ایسا پردہ ہو جیسا جسمانیات کے لیے ہوتا ہے، اس پردہ سے مراد سامع کا دنیا میں دیدار سے محجوب ہونا ہے۔

(آیت) وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۔ (آیت ۲۴، الجاثیہ)

ترجمہ: اور بولے وہ تو نہیں مگر یہی ہماری دنیا کی زندگی مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ اور انہیں اس کا علم نہیں وہ تو نرے گمان دوڑاتے ہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ حوادث کو زمانہ کی طرف نسبت کرنا اور ناگوار حوادث رونما ہونے سے زمانہ کو بُرا کہنا ممنوع ہے، احادیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

چھبیسواں پارہ

(آیت) وَ وَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡهِ اِحۡسٰنًا حَمَلَتۡهُ اُمُّهٗ كُرۡهًا وَّ وَضَعَتۡهُ كُرۡهًا وَ حَمۡلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوۡنَ شَهۡرًا حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ بَلَغَ اَرۡبَعِیۡنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡكُرَ نِعۡمَتَكَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَ عَلٰى وَالِدَیَّ وَ اَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰهُ وَ اَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ اِنِّیۡ تُبۡتُ اِلَیۡكَ وَ اِنِّیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ. (آیت ۱۵، الاحقاف)

ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے یہاں تک کہ جب اپنے زور کو پہنچا اور چالیس برس کا ہوا عرض کی اے میرے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے اور میرے لیے میری اولاد میں صلاح رکھ میں تیری طرف رجوع لایا اور میں مسلمان ہوں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اقل مدّتِ حمل چھ ماہ ہے کیونکہ جب دودھ چھڑانے کی مدّت دو سال ہوئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا" حَوۡلَیۡنِ كَامِلَیۡنِ "تو حمل کے لیے چھ ماہ باقی رہے ، یہی قول ہے امام ابویوسف و امام محمّد رحمہما اللہ تعالیٰ کا اور حضرت امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس آیت سے رضاع کی مدّت ڈھائی سال ثابت ہوتی ہے۔

(آیت) فَاِذَا لَقِیۡتُمُ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا فَضَرۡبَ الرِّقَابِ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثۡخَنۡتُمُوۡهُمۡ فَشُدُّوا الۡوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّا بَعۡدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الۡحَرۡبُ اَوۡزَارَهَا ذٰلِكَ وَلَوۡ یَشَآءُ اللّٰهُ لَانۡتَصَرَ مِنۡهُمۡ وَ لٰكِنۡ لِّیَبۡلُوَا بَعۡضَكُمۡ بِبَعۡضٍ وَ الَّذِیۡنَ قُتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ فَلَنۡ یُّضِلَّ اَعۡمَالَهُمۡ ۔

(آیت ۴، محمد)

ترجمہ: تو جب کافروں سے تمہارا سامنا ہو تو گردنیں مارنا ہے یہاں تک کہ جب انہیں خوب قتل کر لو تو مضبوط باندھو پھر اس کے بعد چاہے احسان کرکے چھوڑ دو چاہے فدیہ لے لو یہاں تک کہ لڑائی اپنا بوجھ رکھ دے بات یہ ہے اور اللہ چاہتا تو آپ ہی ان سے بدلہ لیتا مگر اس

لیے کہ تم میں ایک کو دوسرے سے جانچے اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے اللہ ہرگز ان کے عمل ضائع نہ فرمائے گا۔(کنزالایمان)

مسئلہ مشرکین کے اسیروں کا حکم ہمارے نزدیک یہ ہے کہ انہیں قتل کیا جائے یا مملوک بنالیا جائے اور احساناً چھوڑنا اور فدیہ لینا، جو اس آیت میں مذکور ہے وہ سورۂ برأت کی آیت "اُقْتُلُوا الْمُشْرِکِیْنَ" سے منسوخ ہوگیا۔

(آیت) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ.(آیت ۳۳،محمد)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے عمل باطل نہ کرو۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت میں عمل کے باطل کرنے کی ممانعت فرمائی گئی تو آدمی جو عمل شروع کرے خواہ وہ نفل ہی ہو نماز یا روزہ یا اور کوئی لازم ہے کہ اس کو باطل نہ کرے۔

(آیت) قُلْ لِّلْمُخَلَّفِیْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ یُسْلِمُوْنَ فَاِنْ تُطِیْعُوْا یُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّیْتُمْ مِّنْ قَبْلُ یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا .(آیت ۱۶،الفتح)

ترجمہ: ان پیچھے رہ گئے ہوئے گنواروں سے فرماؤ عن قریب تم ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے کہ ان سے لڑو یا وہ مسلمان ہو جائیں پھر اگر تم فرمان مانو گے اللہ تمہیں اچھا ثواب دے گا اور اگر پھر جاؤ گے جیسے پہلے پھر گئے تو تمہیں دردناک عذاب دے گا۔(کنزالایمان)

مسئلہ یہ آیت شیخینِ جلیلین حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما کے صحتِ خلافت کی دلیل ہے کہ ان حضرات کی اطاعت پر جنّت کا اور انکی مخالفت پر جہنّم کا وعدہ دیا گیا۔

(آیت) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ.(آیت ۶،الحجرات)

ترجمہ: اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمھارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو کہ کہیں کسی قوم کو بے جانے ایذا نہ دے بیٹھو پھر اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ ایک شخص اگر عادل ہو تو اس کی خبر معتبر ہے۔

(آیت) وَ اِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَ اَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ. (آیت۹،الحجرات)

ترجمہ: اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ ان میں اصلاح کردو اور عدل کرو بیشک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ باغی گروہ کا یہی حکم ہے کہ اس سے قتال کیا جائے یہاں تک کہ وہ جنگ سے باز آئے۔

(آیت) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ. (آیت۱۱،الحجرات)

ترجمہ: اے ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کرلی ہو اس کو بعدِ توبہ اس برائی سے عار دلانا بھی اس نہی میں داخل اور ممنوع ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو کُتّا یا گدھا یا سور کہنا بھی اسی میں داخل ہے۔ بعض علما نے فرمایا کہ اس سے وہ القاب مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے القاب جو سچّے ہوں ممنوع نہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر کا لقب عتیق اور حضرت عمر کا فاروق اور حضرت عثمانِ غنی کا ذوالنورین اور حضرت علی کا ابوتراب اور حضرت خالد کا سیف اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہم اور جو القاب بمنزلۂ عَلم ہوگئے اور صاحبِ القاب کو ناگوار نہیں وہ القاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ اعمش، اعرج۔

(آیت) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا

تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ . (آیت ۱۲، الحجرات)

ترجمہ: اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہوجاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ مومنِ صالح کے ساتھ بُرا گمان ممنوع ہے، اسی طرح اس کا کوئی کلام سن کر فاسد معنٰی مراد لینا باوجود یہ کہ اس کے دوسرے صحیح معنٰی موجود ہوں اور مسلمان کا حال ان کے موافق ہو، یہ بھی گمانِ بد میں داخل ہے۔ سفیان ثوری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا گمان دو طرح کا ہے، ایک وہ کہ دل میں آئے اور زبان سے بھی کہہ دیا جائے، یہ اگر مسلمان پر بدی کے ساتھ ہے گناہ ہے، دوسرا یہ کہ دل میں آئے اور زبان سے نہ کہا جائے، یہ اگرچہ گناہ نہیں مگر اس سے بھی دل خالی کرنا ضرور ہے۔

مسئلہ گمان کی کئی قسمیں ہیں، ایک واجب ہے وہ اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا ایک مستحب وہ مومنِ صالح کے ساتھ نیک گمان ایک ممنوع حرام وہ اللہ کے ساتھ بُرا گمان کرنا اور مومن کے ساتھ بُرا گمان کرنا ایک جائز وہ فاسقِ معلن کے ساتھ ایسا گمان کرنا جیسے افعال اس سے ظہور میں آتے ہوں۔

مسئلہ غیبت بالاتفاق کبائر میں سے ہے، غیبت کرنے والے کو توبہ لازم ہے، ایک حدیث میں یہ ہے کہ غیبت کا کفّارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لیے دعائے مغفرت کرے۔

مسئلہ فاسقِ معلن کے عیب کا بیان غیبت نہیں، حدیث شریف میں ہے کہ فاجر کے عیب بیان کرو کہ لوگ اس سے بچیں۔

مسئلہ حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ تین شخصوں کی حرمت نہیں ایک صاحبِ ہوا (بدمذہب)، دوسرا فاسقِ معلن، تیسرا بادشاہ ظالم، یعنی ان کے عیوب بیان کرنا غیبت نہیں۔

(آیت) قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(آیت ۱۴، الحجرات)

ترجمہ: گنوار بولے ہم ایمان لائے تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع ہوئے اور ابھی ایمان تمھارے دلوں میں کہاں داخل ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو گے تو تمھارے کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ دے گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ محض زبانی اقرار جس کے ساتھ قلبی تصدیق نہ ہو معتبر نہیں، اس سے آدمی مومن نہیں ہوتا، اطاعت و فرمانبرداری اسلام کے لغوی معنیٰ ہیں اور شرعی معنیٰ میں اسلام اور ایمان ایک ہیں کوئی فرق نہیں۔

(آیت) مَا یَلۡفِظُ مِنۡ قَوۡلٍ اِلَّا لَدَیۡہِ رَقِیۡبٌ عَتِیۡدٌ. (آیت ۱۸،ق)

ترجمہ: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔

(کنزالایمان)

مسئلہ ان دونوں حالتوں (قضائے حاجت اور وقت جماع) میں آدمی کو بات کرنا جائز نہیں تاکہ اس کے لکھنے کے لیے فرشتوں کو اس حالت میں اس سے قریب ہونے کی تکلیف نہ ہو، یہ فرشتے آدمی کی ہر بات لکھتے ہیں بیماری کا کراہنا تک۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صرف وہی چیزیں لکھتے ہیں جن میں اجر و ثواب یا گرفت و عذاب ہو۔ امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ جب آدمی ایک نیکی کرتا ہے تو داہنی طرف والا فرشتہ دس لکھتا ہے اور جب بدی کرتا ہے تو داہنی طرف والا فرشتہ بائیں جانب والے فرشتے سے کہتا ہے کہ ابھی توقّف کر شاید یہ شخص استغفار کرلے۔ منکرینِ بعث کا رد فرمانے اور اپنے قدرت و علم سے ان پر حجّتیں قائم کرنے کے بعد انہیں بتایا جاتا ہے کہ وہ جس چیز کا انکار کرتے ہیں وہ عنقریب ان کی موت اور قیامت کے وقت پیش آنے والی ہے۔ اور صیغۂ ماضی سے ان کی آمد کی تعبیر فرماکر اس کے قرب کا اظہار کیا جاتا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

ستائیسواں پارہ

(آیت) مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی. (آیت۱۱، النجم)

ترجمہ: دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔ (کنزالایمان)

مسئلہ صحیح یہ ہی ہے کہ حضور ﷺ دیدارِ الٰہی سے مشرّف فرمائے گئے۔ مسلم شریف کی حدیثِ مرفوع سے بھی یہی ثابت ہے، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو بحر الامّۃ ہیں، وہ بھی اسی پر ہیں۔ مسلم کی حدیث ہے رَاَیْتُ رَبِّیْ بِعَیْنِیْ وَ بِقَلْبِیْ میں نے اپنے رب کو اپنی آنکھ اور اپنے دل سے دیکھا۔ حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ قسم کھاتے تھے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ نے شبِ معراج اپنے رب کو دیکھا۔ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں حدیثِ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قائل ہوں حضور نے اپنے رب کو دیکھا اس کو دیکھا اس کو دیکھا۔ امام صاحب یہ فرماتے ہی رہے یہاں تک کہ سانس ختم ہو گیا۔

(آیت) اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی . (آیت۳۲، النجم)

ترجمہ: وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے بیشک تمھارے رب کی مغفرت وسیع ہے وہ تمہیں خوب جانتا ہے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل تھے تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتاؤ وہ خوب جانتا ہے جو پرہیزگار ہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت میں ریا اور خود نمائی اور خود سرائی کی ممانعت فرمائی گئی لیکن اگر نعمتِ الٰہی کے اعتراف اور اطاعت و عبادت پُر مسرّت اور اس کے ادائے شکر کے لیے نیکیوں کا ذکر کیا جائے تو جائز ہے۔

(آیت) وَ اَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسٰنِ اِلَّا مَا سَعٰی . (آیت۳۹، النجم)

ترجمہ: اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے کہ میّت کو صدقات وطاعات سے جو ثواب پہنچایا جاتا ہے پہنچتا ہے اور اس پر علماءِ امّت کا اجماع ہے اور اسی لیے مسلمانوں میں معمول ہے کہ وہ اپنے اموات کو فاتحہ، سوم، چہلم، برسی، عرس وغیرہ میں طاعات وصدقات سے ثواب پہنچاتے رہتے ہیں یہ عمل احادیث کے بالکل مطابق ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ یہاں انسان سے کافر مراد ہے اور معنٰی یہ ہیں کہ کافر کو کوئی بھلائی نہ ملے گی بجز اس کے جو اس نے کی ہو کہ دنیا ہی میں وسعتِ رزق یا تندرستی وغیرہ سے اس کا بدلہ دے دیا جائے گا تاکہ آخرت میں اس کا کچھ حصّہ باقی نہ رہے۔ اور ایک معنٰی آیت کے مفسرین نے یہ بھی بیان کیے ہیں کہ آدمی بمقتضائے عدل وہی پائے گا جو اس نے کیا ہو اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جو چاہے عطا فرمائے۔ اور ایک قول مفسّرین کا یہ بھی ہے کہ مومن کے لیے دوسرا مومن جو نیکی کرتا ہے وہ نیکی خود اسی مومن کی شمار کی جاتی ہے جس کے لیے کی گئی ہو کیونکہ اس کا کرنے والا مثل نائب ووکیل کے اس کا قائم مقام ہوتا ہے۔

(آیت) اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ. (آیت ۴۹، القمر)

ترجمہ: بیشک ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی۔ (کنزالایمان)

یہ آیت قدریوں کے رد میں نازل ہوئی جو قدرت الٰہی کے منکر ہیں اور حوادث کو کواکب وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

مسئلہ احادیث میں انہیں اس امّت کا مجوس فرمایا گیا اور ان کے پاس بیٹھنے اور ان کے ساتھ کلام شروع کرنے اور وہ بیمار ہوجائیں تو ان کی عیادت کرنے اور مرجائیں تو ان کے جنازے میں شریک ہونے کی ممانعت فرمائی گئی اور انہیں دجّال کا ساتھی فرمایا گیا، وہ بدترین خَلق ہیں۔

(آیت) لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ. (آیت ۷۹۔ الواقعہ)

ترجمہ: اسے نہ چھوئیں مگر باوضو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ جس کو غسل کی حاجت ہو یا جس کا وضو نہ ہو یا حائضہ عورت یا نفاس والی ان میں سے کسی کو قرآنِ مجید کا بغیر غلاف وغیرہ کسی کپڑے کے چھونا جائز نہیں ہے بے وضو کو یاد پر قرآن شریف پڑھنا جائز ہے لیکن بے غسل اور حیض والی کو یہ بھی جائز نہیں۔

(آیت) ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَ قَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ اٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ وَ جَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّ رَحْمَةً وَ رَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ. (آیت ۲۷، الحدید)

ترجمہ: پھر ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسٰی بن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل عطا فرمائی اور اس کے پیروؤں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی اور راہب بننا تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی پھر اسے نہ نباہا جیسا اس کے نباہنے کا حق تھا تو ان کے ایمان والوں کو ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور ان میں سے بہتیرے فاسق ہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بدعت یعنی دین میں کسی بات کا نکالنا اگر وہ بات نیک ہو اور اس سے رضائے الٰہی مقصود ہو تو بہتر ہے، اس پر ثواب ملتا ہے، اور اس کو جاری رکھنا چاہیے ایسی بدعت کو بدعتِ حسنہ کہتے ہیں البتہ دین میں بُری بات نکالنا بدعتِ سیّئہ کہلاتا ہے، وہ ممنوع اور ناجائز ہے اور بدعتِ سیّئہ حدیث شریف میں وہ بتائی گئی ہے جو خلافِ سنّت ہو اس کے نکالنے سے کوئی سنّت اٹھ جائے اس سے ہزار ہا مسائل کا فیصلہ ہو جاتا ہے جن میں آج کل لوگ اختلاف کرتے ہیں اور اپنی ہوائے نفسانی سے ایسے امورِ خیر کو بدعت بتا کر منع کرتے ہیں جن سے دین کی تقویّت و تائید ہوتی ہے اور مسلمانوں کو اخروی فوائد پہنچتے ہیں اور وہ طاعات و عبادات میں ذوق و شوق کے ساتھ مشغول رہتے ہیں ایسے امور کو بدعت بتانا قرآنِ مجید کی اس آیت کے صریح خلاف ہے۔

اٹھائیسواں پارہ

(آیت) اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔىْ وَلَدْنَهُمْ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ. (آیت ۲، المجادلہ)

ترجمہ: وہ جو تم میں اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہیں اور وہ بیشک بُری اور نِری جھوٹ بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ ضرور معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ دودھ پلانے والیاں بسبب دودھ پلانے کے ماؤں کے حکم میں ہیں اور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات بسبب کمال حرمت مائیں بلکہ ماؤں سے اعلیٰ ہیں۔

(آیت) وَ الَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ. (آیت ۳، المجادلہ)

ترجمہ: اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے تو ان پر لازم ہے ایک بردہ آزاد کرنا قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ تمھارے کاموں سے خبر دار ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ باندیوں سے ظہار نہیں ہوتا اگر اس کو محرمات سے تشبیہ دے تو مظاہر نہ ہوگا۔

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اس کفارہ کے دینے سے پہلے وطی اور اس کے دواعی حرام ہیں

(آیت) فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ. (آیت ۴، المجادلہ)

ترجمہ: پھر جسے بردہ نہ ملے تو لگاتار دو مہینے کے روزے قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں پھر جس سے روزے بھی نہ ہو سکیں تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا یہ اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ روزوں سے جو کفارہ دیا جائے اس کا بھی جماع اور دواعی جماع سے مقدم ہونا ضروری ہے، جب تک وہ روزے پورے ہوں خاوند، بیوی میں سے کوئی کسی کو ہاتھ نہ لگائیں۔ کفارہ ظہار میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، مگر اس کفارہ میں یہ شرط نہیں کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے قبل ہو حتیٰ کہ اگر کھانا کھلانے کے درمیان میں شوہر اور بیوی میں قربت واقع ہوئی تو نیا کفارہ لازم نہ ہوگا۔

(آیت) لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَ یُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ. (آیت ۲۲، المجادلہ)

ترجمہ: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کُنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے (آگاہ ہو جاؤ) اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔ (کنزالایمان، سورہ مجادلہ، آیت ۲۲)

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بددینوں اور بدمذہبوں اور خدورسول کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے مودت اور اختلاط جائز نہیں۔

(آیت) لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ یَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ. (آیت ۸، الحشر)

ترجمہ: ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لیے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ و رسول کی مدد کرتے وہی سچّے ہیں۔ (کنزالایمان)

(آیت) وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ. (آیت ۱۰، الحشر)

ترجمہ: اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے رب ہمارے بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ جس کسی کے دل میں کسی صحابی کی طرف سے بُغض یا کدورت ہو اور وہ ان کے لیے دعائے رحمت و استغفار نہ کرے وہ مومنین کے اقسام سے خارج ہے، کیوں کہ یہاں مومنین کی تین قسمیں بیان فرمائی گئیں (۱) مہاجرین (۲) انصار (۳) ان کے بعد والے جو ان کے تابع ہوں اور ان کی طرف سے دل میں کوئی کدورت نہ رکھیں اور ان کے لیے دعائے مغفرت کریں تو جو صحابہ سے کدورت رکھے رافضی ہو یا خارجی وہ مسلمان کی ان تینوں قسموں سے خارج ہے۔ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگوں کو حکم تو یہ دیا گیا کہ صحابہ کے لیے استغفار کریں اور کرتے ہیں یہ کہ گالیاں دیتے ہیں۔

(آیت) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِهِنَّ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ یَحِلُّوْنَ لَهُنَّ وَ اٰتُوْهُمْ مَّاۤ اَنْفَقُوْا وَ لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ وَ لَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَ سْــٴَـلُوْا مَاۤ اَنْفَقْتُمْ وَ لْیَسْــٴَـلُوْا مَاۤ اَنْفَقُوْا ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ یَحْكُمُ بَیْنَكُمْ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ. (آیت ۱۰، الممتحنہ)

ترجمہ: اے ایمان والو جب تمھارے پاس مسلمان عورتیں کفرستان سے اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا امتحان کرو اللہ ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے پھر اگر وہ تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کو واپس نہ دو نہ یہ انہیں حلال نہ وہ انہیں حلال اور ان کے کافر شوہروں کو دے دو جو ان کا خرچ ہوا اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان سے نکاح کر لو جب ان کے مہر انہیں دو اور کافرنیوں کے نکاح پر جمے نہ رہو اور مانگ لو جو تمھارا خرچ ہوا اور کافر مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا یہ اللہ کا حکم ہے وہ تم میں فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (کنزالایمان، سورہ ممتحنہ، آیت ۱۰)

مسئلہ عورت مسلمان ہو کر، کافر مرد کی زوجیت سے خالی ہو گئی۔

مسئلہ اور یہ مہر دینا اس صورت میں ہے جب کہ عورت کا، کافر شوہر اس کو طلب کرے اور

اگر نہ طلب کرے تو اس کو کچھ نہ دیا جائے گا۔

مسئلہ اسی طرح اگر کافر نے اس مہاجرہ کو مہر نہیں دیا تھا تو بھی وہ کچھ نہ پائے گا۔

مسئلہ واحتج بہ ابو حنیفة علیٰ ان لا عدة علی المهاجرہ فیجوز لها التزوج من غیر عدة خلافاً لهما۔

مسئلہ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ان عورتوں سے نکاح کرنے پر نیا مہر واجب ہوگا ان کے شوہروں کو جو ادا کر دیا گیا وہ اس میں مجرا و محسوب نہ ہوگا۔

مسئلہ اگر مسلمان کی عورت (معاذ اللہ) مرتد ہو جائے تو اس کے قید نکاح سے باہر نہ ہوگی۔ (علیہ الفتوی زجراو تیسیرا)

(آیت) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ. (آیت ۹، الجمعہ)

ترجمہ: اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی اذان ہوتے ہی خرید و فروخت حرام ہو جاتی ہے، اور دنیا کے تمام مشاغل جو ذکر الٰہی سے غفلت کا سبب ہوں اس میں داخل ہیں اذان ہونے کے بعد سب کو ترک کرنا لازم ہے۔

مسئلہ اس آیت سے نماز جمعہ کی فرضیت اور بیع وغیرہ مشاغل دنیویہ کی حرمت اور سعی یعنی اہتمام نماز کا وجوب ثابت ہوا اور خطبہ بھی ثابت ہوا۔

مسئلہ جمعہ مسلمان مرد مکلف آزاد تندرست مقیم پر شہر میں واجب ہوتا، نابینا اور لنگڑے پر واجب نہیں ہوتا صحت جمعہ کے لیے سات شرطیں ہیں (۱) شہر، جہاں فیصلہ مقدمات کا اختیار رکھنے والا کوئی حاکم موجود ہو، یا فناء شہر، جو شہر سے متّصل ہو اور اہل شہر اس کو اپنے حوائج کے کام میں لاتے ہوں۔ (۲) حاکم (۳) وقت ظہر (۴) خطبہ وقت کے اندر (۵) خطبہ کا قبل نماز ہونا اتنی جماعت میں جو جمعہ کے لیے ضروری ہے۔ (۶) جماعت اور اس کی اقل مقدار تین مرد ہیں سوائے امام کے۔ (۷) اذن عام کہ نمازیوں کو مقام نماز میں آنے سے روکا نہ جائے۔

(آیت) وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ا انْفَضُّوْۤا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ. (آیت ۱۱، الجمعہ)

ترجمہ: اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے اور تمہیں خطبہ میں کھڑا چھوڑ گئے تم فرماؤ وہ جو اللہ کے پاس ہے کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ کا رزق سب سے اچھا۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ خطیب کو کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا چاہیے۔

(آیت) يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا. (آیت ۱، الطلاق)

ترجمہ: اے نبی جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اپنے رب اللہ سے ڈرو عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں اور یہ اللہ کی حدّیں ہیں اور جو اللہ کی حدّوں سے آگے بڑھا بیشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تمہیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ غیر مدخول بہا پر عدت نہیں، باقی تینوں قسم کی عورتیں (صغیرہ، آئسہ، حاملہ) انہیں ایام نہیں ہوتے تو ان کی عدت حیض سے شمار نہ ہوگی

مسئلہ غیر مدخول بہا کو حیض میں طلاق دینا جائز ہے۔ آیت میں جو حکم دیا گیا اس سے مراد ایسی مدخول بہا عورتیں مراد ہیں جن کی عدت حیض سے شمار کی جائے انہیں طلاق دینا ہو تو ایسے طہر میں طلاق دیں جس میں ان سے جماع نہ کیا گیا ہو پھر عدت گزرنے تک اس سے تعرض نہ کریں اس کو طلاق احسن کہتے ہیں۔ طلاق حسن غیر موطوءہ عورت یعنی جس سے شوہر نے قربت نہ کی ہو اس کو ایک طلاق دینا حسن ہے خواہ یہ طلاق حیض میں ہو اگر موطوءہ عورت صاحب حیض ہو تو اس کو تین طلاقیں ایسے تین طہروں میں دینا جس میں اس سے قربت نہ کی ہو طلاق حسن ہے۔ اور اگر

موطوءہ صاحب حیض نہ ہو تو اس کو تین طلاقیں تین مہینوں میں دینا طلاق حسن ہے۔ طلاق بدعی، حالت حیض میں طلاق دینا یا ایسے طہر میں طلاق دینا جس میں قربت کی گئی ہو طلاق بدعی ہے۔ ایسے ہی ایک طہر میں تین یا دو طلاقیں یکبارگی یا دو مرتبہ میں دینا طلاق بدعی ہے اگرچہ اس طہر میں وطی نہ کی گئی ہو۔

مسئلہ طلاق بدعی مکروہ ہے مگر واقع ہو جاتی ہے اور ایسی طلاق دینے والا گنہگار ہوتا ہے۔

مسئلہ عورت کو عدت شوہر کے گھر پوری کرنا لازم ہے شوہر کو جائز ہے کہ مطلقہ کو عدت میں گھر سے نکالے نہ ان عورتوں کو وہاں سے خود نکلنا روا (جائز) ہے۔

مسئلہ اگر عورت فحش بکے اور گھر والوں کو ایذا (تکلیف) دے تو اس کو نکالنا جائز ہے کیوں کہ وہ ناشزہ کہ حکم میں ہے۔

مسئلہ جو عورت طلاق رجعی یا بائن کی عدت میں ہو اس کو گھر سے نکلنا بالکل جائز نہیں اور جو موت کی عدت میں ہو حاجت پڑے تو دن میں نکل سکتی ہے لیکن رات گذارنا اس کو شوہر کے گھر ہی میں ضروری ہے۔

مسئلہ جو عورت طلاق بائن کی عدت میں ہو اس کے اور شوہر کے درمیان پردہ ضروری ہے اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ کوئی اور عورت ان دونوں کے درمیان حائل ہو۔

مسئلہ اگر شوہر فاسق ہو یا مکان بہت تنگ ہو تو شوہر کو اس مکان سے چلا جانا بہتر ہے۔

(آیت) فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ اَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَ اَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ذٰلِكُمْ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا. (آیت ۲، الطلاق)

ترجمہ: تو جب وہ اپنی میعاد تک پہنچنے کو ہوں تو انہیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا بھلائی کے ساتھ جدا کر دو اور اپنے میں دو ثقہ کو گواہ کر لو اور اللہ کے لیے گواہی قائم کرو اس سے نصیحت فرمائی جاتی ہے اسے جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا۔ (کنزالایمان، سورہ طلاق)

مسئلہ اس سے استدلال کیا جاتا ہے کہ کفار شرائع و احکام کے ساتھ مخاطب نہیں۔

(آیت) وَ الّٰٓـِٔیْ یَىٕسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآىٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّ الّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا. (آیت ۴، الطلاق)

ترجمہ: اور تمھاری عورتوں میں جنھیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنھیں ابھی حیض نہ آیا اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جَن لیں اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے کام میں آسانی فرمادے گا۔ (کنزالایمان)

مسئلہ حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے خواہ وہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی

(آیت) اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَ لَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَیِّقُوْا عَلَیْهِنَّ وَ اِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَیْهِنَّ حَتّٰى یَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ وَ اْتَمِرُوْا بَیْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ وَ اِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى. (آیت ۶، الطلاق)

ترجمہ: عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر اور انہیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو اور اگر حمل والیاں ہوں تو انہیں نان و نفقہ دو یہاں تک کہ ان کے بچّہ پیدا ہو پھر اگر وہ تمھارے لیے بچّہ کو دودھ پلائیں تو انہیں اس کی اجرت دو اور آپس میں معقول طور پر مشورہ کرو پھر اگر باہم مضائقہ کرو تو قریب ہے کہ اسے اور دودھ پلانے والی مل جائے گی۔ (کنزالایمان)

مسئلہ طلاق دی ہوئی عورت کو تاعدّت رہنے کے لیے اپنے حسبِ حیثیت مکان دینا شوہر پر واجب ہے اور اس زمانہ میں نفقہ دینا بھی واجب ہے۔

مسئلہ نفقہ جیسا حاملہ کو دینا واجب ہے ایسا ہی غیرِ حاملہ کو بھی خواہ اس کو طلاق رجعی دی ہو یا بائن۔

مسئلہ بچّہ کو دودھ پلانا ماں پر واجب نہیں، باپ کے ذمّہ ہے کہ اجرت دے کر دودھ پلوائے لیکن اگر بچّہ ماں کے سوا کسی اور عورت کا دودھ نہ پیئے یا باپ فقیر ہو تو اس حالت میں ماں پر دودھ پلانا واجب ہو جاتا ہے، بچّے کی ماں جب تک اس کے باپ کے نکاح میں ہو یا طلاقِ رجعی کی عدّت میں ایسی حالت میں اس کو دودھ پلانے کی اجرت لینا جائز نہیں بعدِ عدّت جائز ہے۔

مسئلہ کسی عورت کو معیّن اجرت پر دودھ پلانے کے لیے مقرّر کرنا جائز ہے۔

مسئلہ غیر عورت کی بہ نسبت اجرت پر دودھ پلانے کی ماں زیادہ مستحق ہے۔

مسئلہ اگر ماں زیادہ اجرت طلب کرے تو پھر غیر زیادہ اولیٰ۔

مسئلہ دودھ پلائی پر بچے کو نہلانا، اس کے کپڑے دھونا، اس کے تیل لگانا، اس کی خوراک کا انتظام رکھنا لازم ہے لیکن ان سب چیزوں کی قیمت اس کے والد پر ہے۔

مسئلہ اگر دودھ پلائی نے بچے کو بجائے اپنے بکری کا دودھ پلایا یا کھانے پر رکھا تو وہ اجرت کی مستحق نہیں۔

(آیت) قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ وَ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ.

(آیت ۲، التحریم)

ترجمہ: بیشک اللہ نے تمھارے لیے تمھاری قسموں کا اتار مقرر فرمادیا اور اللہ تمھارا مولیٰ ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حلال کو اپنے اوپر حرام کرلینا یمین یعنی قسم ہے

انتیسواں پارہ

(آیت) وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْۤ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ.

ترجمہ: اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ تکلیف کا مدار اَدِلّہ سمعیّہ و عقلیّہ دونوں پر ہے اور دونوں حجتیں ملزمہ ہیں۔

(آیت) فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ .(آیت ۳۱،المعارج)

ترجمہ: توجوان دو کہ سوا اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے متعہ، لواطت، جانوروں کے ساتھ قضاءِ شہوت اور ہاتھ سے استمتاع کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔

(آیت) اِنَّ رَبَّكَ یَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآىٕفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَكَ وَ اللّٰهُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَیْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى وَ اٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اٰخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ.(آیت ۲۰،المزمّل)

ترجمہ بے شک تمھارا رب جانتا ہے کہ تم قیام کرتے ہو کبھی دو تہائی رات کے قریب کبھی آدھی رات کبھی تہائی اور ایک جماعت تمھارے ساتھ والی اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے اسے معلوم ہے کہ اے مسلمانوں تم سے رات کا شمار نہ ہوسکے گا تو اس نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے اللہ کا فضل تلاش کرنے اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے تو جتنا قرآن میسّر ہو پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو اور اپنے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے اور اللہ سے بخشش مانگو بے

شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔(کنزالایمان، سورہ مزمل۔آیت ۲۰)

مسئلہ اس آیت سے نماز میں مطلق قراءت کی فرضیّت ثابت ہوئی۔

مسئلہ اقل درجۂ قراءت مفروض ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں ہیں۔

(آیت) اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ .(آیت ۲۳،القیامہ)

ترجمہ: اپنے رب کو دیکھتے۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ آخرت میں مومنین کو دیدارِ الٰہی میسّر آئے گا، یہی اہلِ سنت کا عقیدہ و قرآن و حدیث و اجماع کے دلائلِ کثیرہ اس پر قائم ہیں اور یہ دیدار بے کیف اور بے جہت ہوگا۔

تیسواں پارہ

(آیت) كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ. (آیت۱۵،المطففین)

ترجمہ: ہاں ہاں بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ مومنین کو آخرت میں دیدارِ الٰہی کی نعمت میسّر آئے گی کیونکہ محرومی دیدار سے کفّار کی وعید میں ذکر کی گئی اور جو چیز کفّار کے لیے وعید و تہدید ہو وہ مسلمان کے حق میں ثابت ہو نہیں سکتی تو لازم آیا کہ مومنین کے حق میں یہ محرومی ثابت نہ ہو، حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب اس نے اپنے دشمنوں کو اپنے دیدار سے محروم کیا تو دوستوں کو اپنی تجلّی سے نوازے گا اور اپنے دیدار سے سرفراز فرمائے گا۔

(آیت) وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ .(آیت۲۱،الانشقاق)

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے سجدہ نہیں کرتے۔(کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ سجدۂ تلاوت واجب ہے سننے والے پر اور حدیث سے ثابت ہے کہ پڑھنے والے سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہوجاتا ہے۔قرآنِ کریم میں سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں جن کو پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہوجاتا ہے، خواہ سننے والے نے سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

مسئلہ سجدۂ تلاوت کے لیے بھی وہی شرطیں ہیں جو نماز کے لیے مثلِ طہارت اور قبلہ رو ہونے اور سترِ عورت وغیرہ کے۔

مسئلہ سجدہ کے اوّل وآخر اللہ اکبر کہنا چاہیے۔

مسئلہ امام نے آیتِ سجدہ پڑھی تو اس پر اور مقتدیوں پر اور جو شخص نماز میں نہ ہو اور سن لے اس پر سجدہ واجب ہے۔

مسئلہ سجدہ کی جتنی آیتیں پڑھی جائیں گی، اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے، اگر ایک ہی آیت ایک مجلس میں بار بار پڑھی گئی تو ایک ہی سجدہ واجب ہوا۔ والتفصیل فی کتب الفقہ۔(تفسیر احمدی)

(آیت) وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى .(آیت۱۵،الاعلیٰ)

ترجمہ: اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اس آیت سے تکبیر افتتاح ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ نماز کا جزو نہیں ہے کیونکہ نماز کا اس پر عطف کیا گیا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ افتتاح نماز کا اللہ تعالیٰ کے ہر نام سے جائز ہے اس آیت کی تفسیر میں یہ کہا گیا ہے کہ تزکّی سے صدقۂ فطر دینا اور رب کا نام لینے سے عید گاہ کے راستہ میں تکبیریں کہنا اور نماز سے نمازِ عید مراد ہے۔ (تفسیر مدارک واحمدی)

(آیت) وَالضُّحٰى. (آیت ۱، الضحیٰ)

ترجمہ: چاشت کی قسم۔ (کنزالایمان)

مسئلہ چاشت کی نماز سنّت ہے اور اس کا وقت آفتاب کے بلند ہونے سے قبل زوال تک ہے۔ امام صاحب کے نزدیک چاشت کی نماز دو رکعتیں ہیں یا چار ایک سلام کے ساتھ۔ بعض مفسّرین نے فرمایا ہے کہ ضحیٰ سے دن مراد ہے۔

(آیت) وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ. (آیت ۷، الماعون)

ترجمہ: اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ علما نے فرمایا کہ مستحب ہے کہ آدمی اپنے گھر میں ایسی چیزیں اپنی حاجت سے زیادہ رکھے جن کی ہمسایوں کو حاجت ہوتی ہے اور انہیں عاریۃً دیا کرے۔

(آیت) وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ. (آیت ۴، الفلق)

ترجمہ: اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ گنڈے بنانا اور ان پر گرہ لگانا آیاتِ قرآن یا اسماءِ الٰہیہ دم کرنا جائز ہے جمہور صحابہ و تابعین اسی پر ہیں اور حدیثِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہے کہ جب حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضور معوّذات پڑھ کر اس پر دم فرماتے۔

فہرست

فروغِ اہلِ سنت کے لیے امامِ اہلِ سنت کا

دس نکاتی پروگرام

(۱)- عظیم الشان مدارس کھولے جائیں، باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔

(۲)- طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نخواہی گرویدہ ہوں۔

(۳)- مدرسوں کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کارروائیوں پر دی جائیں۔

(۴)- طبائع طلبہ کی جانچ ہو، جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے، معقول وظیفہ دے کر اس میں لگایا جائے۔

(۵)- ان میں جو تیار ہوتے جائیں، تنخواہیں دے کر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریراً و تقریراً و وعظاً و مناظرۃً اشاعتِ دین و مذہب کریں۔

(۶)- حمایتِ مذہب و ردِّ بد مذہباں میں مفید کتب و رسائل، مصنفوں کو نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں۔

(۷)- تصنیف شدہ اور نو تصنیف شدہ رسائل عمدہ اور خوش خط چھاپ کر ملک میں مف تقسیم کیے جائیں۔

(۸)- شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں، جہاں جس قسم کے واعظ، مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو، آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبیِ اعدا کے لیے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔

(۹)- جو ہم میں قابلِ کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں، وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انھیں مہارت ہو، لگائے جائیں۔

(۱۰)- آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کی حمایتِ مذہب میں مضامین تمام ملک میں بہ قیمت و بلا قیمت روزانہ یا کم از کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ "آخر زمانے میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا" اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام ہے۔

(ماخوذ، از: فتاویٰ رضویہ)

Published By-
Jamia Fatimatuz Zahra
Donar Cowk, Darbhanga (Bihar)